

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب ”ک“

لغات الحدیث

تألیف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ جات لغات و سعی مالا کلام

بہ اہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

چند بار طبع ہوا، پیرائے نیاں ۸-۱۰
تکمیل و تصحیح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب "ک"

کَکَاؤُکَ اور تَکَاؤُکَ - مشقت کے ساتھ کسی کام کو کرنا۔

کَکَاؤُکَ - شاق ہونا۔

اَکُوْثًا اَدَّ - بڑھاپے سے ریشہ ہو جانا۔

کَاَدَاؤُکَ - سختی، رنج، اندھیری رات۔

وَلَا یَتَّکِلْ عَلَیْکَ عَفْوٌ عَنْ مِّثْلَ نَبِیٍّ - تجھ پر کسی گنہگار کو معاف کرنا سخت نہیں ہے (بلکہ بہت آسان ہے)۔
عَقَبَةُ کَوْوَدٍ یا عَقَبَةُ کَاَدَاؤُکَ - سخت دشوار گزار گھاٹی۔

اِنَّ اَمَامَکُمْ رِیَاسَۃً بَیْنَ اَیْدِیْنَا عَقَبَةٌ - کَوْوَدًا لَا یَجُوْزُهَا اِلَّا السَّجْلُ الْمَخِیْتُ - ہمارے سامنے ایک سخت اور دشوار گزار گھاٹی ہے، اُس کے پار فری جا سکتا ہے جو ہلکا پھلکا ہو (دنیا کے زیادہ تعلقات نہ رکھتا ہو)۔

وَيَکَادُ نَاضِقُ الْمَضْجَعِ - ہم کو خواب گاہ کی تنگی تنگ کرے گی۔ (یعنی قبر کی ضیق)۔

مَا کَادَنِي شَيْءٌ مَّا کَادَتْ نِي خُطْبَةِ الْکَلَامِ

یہ حروفِ تہجی میں سے بائیسواں حرف ہے۔ حسابِ جمل میں اس کا عدد بیس ہے ک جازہ اور غیر جازہ ہوتا ہے اور تشبیہ اور تعلیل اور استعلاء اور مبادرت اور تاکید کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی زائد ہوتا ہے، جیسے کَیْسٌ کَمِثْلِهِ شَیْءٌ۔

باب الکاف مع الهمزة

کَکَابٌ یا کَاکَبَةٌ - رنج اور غم، دل شکستگی۔

اَکَاکِبٌ - رنجیدہ ہونا، ہلاکت میں پڑنا، رنجیدہ کرنا۔

کَاکَبًا - رنج اور غم۔

اَکَتِ کَاکِبٌ - رنجیدہ ہونا۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کَاکِبَةِ الْمُنْقَلَبِ - یا اللہ تیری پناہ

سفر سے رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے (اس طرح کہ سفر سے

جو مقصد ہو وہ پورا نہ ہو یا راستے میں لٹ پٹ جائے یا وطن

میں آتے تو اپنے عزیزوں کو مردہ یا بیمار پائے، گھر تباہ دیکھے

کَاکِبَةِ الْمُنْظَرِ - نگاہ کے رنج سے کسی چیز کو دیکھ کر

رنجیدہ ہونے سے)۔

کَاَدَاؤُکَ - رنجیدہ ہونا۔

معد پر کوئی چیز اتنی دشوار نہیں ہے جتنا نکاح کا خطبہ دشوار ہے۔
لَا يَنْتَكِحُ ذَاكَ مُنْعُ قُلِّي ع۔ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کا
بنانا دشوار نہیں ہے۔

سکا سس۔ پیالہ، گلاس جب اس میں شراب یا پانی ہو۔
(نہیں تو اس کو زجاجہ یا اناء یا قدح کہیں گے۔ اس کی
جمع آگوسس اور گوسوس اور کاسات ہے)۔
سکا سس۔ شراب کو بھی کہتے ہیں۔

سکا سکا۔ پیچے پٹنا، نامرد ہونا، ناتوان ہونا، جمع ہونا
(جیسے نکاسو ہے)۔

مَا لَكُمْ تَكَاكُمُ عَلَيَّ تَكَاكُوكُمْ عَلَيَّ
ذِي جَنَّةٍ اِفْرَانِعُوا عَنِّي۔ تم کو کیا ہوا ہے میرے گرد
اس طرح اکٹھا ہو گئے ہو جیسے دیوالے شخص پر اکٹھا ہو جاتے
ہیں جلو میرے پاس سے دور ہو (یہ عیسیٰ بن مرے نے کہا، جب
ایک روز وہ گدھے پر سے گر گئے اور لوگ ان پر جمع ہو گئے)۔
خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ تَكَاكَأَ النَّاسُ عَلَيَّ اَخِيهِ
يَعْنِي اَنْ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ لَوْ حَدَّثَ الشَّيْطَانُ لَتَكَاكَأَ
النَّاسُ عَلَيْهِ۔ حکیم بن عتیبہ ایک بار گھر سے نکلے دیکھا تو ان کے
بھائی عمران پر لوگ جمع ہیں انہوں نے کہا سبحان اللہ اگر شیطان
حدیث بیان کرنے تو لوگ اس پر بھی اکٹھا ہو جائیں گے۔
سکا سس۔ (اصل میں کاکین تھا یعنی کتنا)۔

سکا سس تعدون سورۃ الاحزاب۔ تم سورۃ احزاب
کو کتنی سمجھتے ہو (مخبط میں ہے کہ کاکین میں اور لغت بھی
یہ ککین اور کاکین اور سکا سس اور سکا سس اور یہ ایک مرکب
لفظ ہے کاف تشبیہ اور آتی ہے)۔

باب الکاف مع الباء

اکب۔ اوندھا دینا، منہ کے بل گرانا، بیماری ہونا۔

نکبیب۔ کباب بنانا۔

اکبب۔ پچاڑنا، لازم کر لینا، جھک پڑنا۔

نکبیب۔ بیماری سے گر جانا۔

انکباب۔ لازم کر لینا۔

کباب۔ وہ گوشت جو آگ پر بھونا جائے۔

کبابہ۔ کباب جینی۔

کاکبوا روا حاکمہم علی الطريق۔ انہوں نے اپنے
اونٹوں کو راستے پر لگا دیا درات دن ان کو چلانا شروع کیا۔ نہا
میں ہے کہ صحیح ککبوا ہے یعنی راستہ ان کے لئے لازم کر لیا
حرب لوگ کہتے ہیں: ککت الرجل یکت علی عین۔ اس نے یہ
یہ کام کرنا لازم کر لیا (برابر کے جاتا ہے اس کو چھوڑتا نہیں)۔

فَلَمَّا رَأَى النَّاسُ الْمِيْضَاةَ تَكَاكَبُوا عَلَيْهَا جَب
لوگوں نے وضو کا لٹا دیکھا تو اس پر جھک پڑے (جمع ہو گئے)
فَلَمَّا يَبْدُو اَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً تَكَاكَبُوا عَلَيْهَا۔
لوگ پانی دیکھتے ہی اس پر جھک پڑے۔

خَشِيَةَ اَنْ يَكْتَبَهُ اللَّهُ۔ اس ڈر سے کہ کہیں
اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ میں) اوندھا نہ کرے (اگر اس کو
کچھ نہ دیا جائے تو اسلام سے پھر جاتے یا اللہ کے رسول کو
بخیل سمجھے، ہر حال میں وہ دوزخ میں گرے گا)۔

اَخْرَجَ كَبَّةً مِّنْ شَعْبِ۔ بالوں کا ایک گچھا نکالا۔
اِنَّهُ رَأَى جَمَاعَةً ذَهَبَتْ فَرَجَعَتْ فَقَالَ اِيَّاهُمْ
وَكَبَّةَ الشَّرْقِ فَاَتَاهَا كَبَّةُ الشَّيْطَانِ۔ تم بازار کے ختول
سے بچے رہو وہ شیطان کا جتھا ہے (اس میں بھوٹ فریب
ہوتا ہے، بے کار باتیں بنائی جاتی ہیں)۔

لَا تَكْمُلُوْا لِقُلُوبِكُمْ حَوْلًا قَلْبًا اِنْ وُقِيَ كَبَّةَ النَّارِ
(معاویہ رضی اللہ عنہ نے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا، خدا میری
گردن بدلو! تم ایسے شخص کی گردن بدلو گی جو بہت چالاک
اور عیار ہے اگر دوزخ کے صدمہ سے بچا یا جائے (یعنی میں بہت
چتر اور عاقل ہوں لیکن یہ چترائی اور عقلمندی سب بے کار
ہے اگر دوزخ میں ڈالا جاؤں)۔ ایک روایت میں کبۃ
الناسیہ ہے یعنی آگ کا داغ)۔

وَأَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِشْرَکُؤُا۟ فِي
دَمِ الْمُؤْمِنِينَ لَا يَكْفِيهِمُ اللَّهُ فِي النَّارِ. اگر آسمان اور زمین
والے سب لوگ ایک مومن کے ناحق خون میں شریک ہوں،
وَاللّٰهُ تَعَالٰی اُن سب کو دوزخ میں گر ادے گا مالاںکہ آسمان
اور زمین میں کتنے نیک اور صالح اور مابد لوگ ہیں، مگر خون
ناحق ایسا سخت گناہ ہے کہ کوئی نیکی کام نہیں آئے گی اور دوزخ
میں جانا لازم ہوگا۔

وَهَلْ يَكْتُبُ النَّاسُ فِي النَّارِ عَلَىٰ مَنْ خَرَجُوا مِنْهَا
حَتَّىٰ يَمُوتُوا أَلَيْسَتْ لَهُمْ. لوگوں کو دوزخ میں لوگوں کے بل اور
کون چیز گراے گی؟ یہی بات جو ان کی زبان سے نکلتی ہے۔
(معلوم ہوا کہ زبان بڑی آفت کی چیز ہے اسی سے کفر کے کلمے
اور گناہ کی باتیں نکلتی ہیں اور اکثر لوگ اسی زبان کی وجہ سے
آفت میں پڑیں گے۔)

يَأْتِي بِكُمْ الْقِيَامَةُ مِثْلُ الْكَبَةِ فَتَذَنُّ فِي ظَهْرِ الْمُؤْمِنِ
فَتَذَنُّ خِلَ الْعَبَةِ. قیامت کے دن ایک چیز آئے گی وہ مومن کی
پیٹھ کو ڈھکیے گی (رد مکارے گی) اس کو بہشت میں پہنچا دے گی
پھر کہا جائے گا یہ ماں باپ سے عمدہ سلوک ہے۔
وَلَا تُحَا۟نَا عَلَيْهِ كَمَا تَكْتَبُهُ. ہم نے اس آگ پر گوشت
ڈالا اس کو کباب کر رہے تھے۔

کَبْتُ. بچھاڑنا، ذلیل کرنا، پھیر دینا، توڑ ڈالنا، ہلاک کرنا،
آزادھا کرنا۔
مُكْتَبْتُ. رنجیدہ۔

کَبُوْتُ. ایک کسلی جو کپڑوں کے اوپر پہنی جاتی ہے (اس
کی جمع کباییت ہے)

اِنَّهٗ رَاٰی طَلْعَةَ حَزْرِيْنَا مَكْبُوْتًا. اپنے طلوع نہ کو رنجیدہ
اور سخت غمگین دیکھا بعضوں نے کہا اصل میں یہ مَكْبُوْدًا
تھا معنی دُہی میں)

اِنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ. اللہ تعالیٰ کافر کو کچھاڑ دیا
اپنی رحمت سے ناامید کر دیا ہے۔

کَبْتُ. رنجیدہ کرنا۔

کَبْتُ. متغیر ہونا، بدبودار ہونا۔

کَبْتُ الشَّيْئَةَ. کشتی کو خشکی کی طرف موڑا یا اس کا
سامان دوسری کشتی میں لے گیا۔

کَبْتُ. پیلو کا پٹا ہوا پھل (جس کو عرب لوگ کھاتے
ہیں)۔

کَبْتُ. بدبودار، سڑا (جیسے مَكْبُوْتُ ہے)۔

کَبْتُ بَحْتِي الْكَبَاتِ. ہم پیلو کے پچے پچے پھل جیتے تھے
(کھانے کے لئے بعضوں نے کَبَات کے معنی پیلو کے پتے کئے

ہیں)۔

کَبْتُ. کھینچنا، پھیر دینا، مارنا۔

مَكْبَحَةٌ. آپس میں گالی گلوچ کرنا۔

وَهُوَ يَكْتُمُ سِرَّ اِحِلَّتِهِ. وہ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچ رہا تھا
(تاکہ آہستہ چلے دوڑے نہیں)۔

کَبَحَ الدَّائِبَةُ بِاللَّجَامِ. جانور کی لگام کھینچی تاکہ ٹھہر جائے
کَبْتُ. جگر پر مارنا، قصد کرنا، شاق ہونا، تنگ کرنا۔

کَبْتُ اور مَكْتُ. رنجیدہ ہونا۔

کَبْتُ فَلَانٌ. اس کا جگر بیمار ہو گیا۔

تَكْبِيْدُ الشَّمْسِ. سورج کا بیچ آسمان میں آجانا۔

مَكْبَدَةٌ اور يَكْبَدُ. مشقت اٹھانا تکلیف کھینچنا۔

تَكْبِيْدُ الشَّمْسِ. سورج کا بیچ آسمان میں آجانا۔

تَكْبَدُ. جگر تک پہنچنا، قصد کرنا، جم جانا، دی بجانا

اَدْنْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فَلَمَّ يَاتِ أَحَدٌ فَقَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهُمْ فَقُلْتُ

كَبَدَ هُمُ الْبُؤْسُ. (بلال رضی اللہ عنہ) ایک سردی کی

رات میں میں نے اذان دی لیکن کوئی (مسجد میں جماعت

میں شریک ہوئے کو) نہیں آیا۔ آل حضرت نے مجھ سے

پوچھا لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا ان کو سردی نے تنگ

کر دیا ہے (یا سردی نے ان کے کلیجے پر اثر کیا ہے) کلیجہ

میں تو خون بنتا ہے وہاں سخت گرمی ہے جب سردی بہت شدت کی ہو تب ہی اُس کا اثر کلیجہ تک پہنچتا ہے)

الْكِبَادُ مِنَ الْعَبَثِ - کلیجہ میں درد غٹ غٹ پانی پینے سے ہوتا ہے (یعنی ایک دم پانی پینا لے سے)۔

قَوْضَعٌ يَدَاكَ عَلَى كَيْدٍ مِّمِّي - آپ نے اپنا ہاتھ میرے کلیجے پر رکھا (یعنی پہلو پر جس طرف جگر ہے)۔

وَتَلْفِي الْأَرْضَ مِنْ أَفْلاذِ كَيْدِهَا - زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال کر ڈال دے گی (یعنی کانیں اور خزانے زمین کے سب نکالے جاتے گے)۔

فِي كَيْدِ جَبَلٍ - پہاڑ کے جگر یعنی اس کے جوف میں سوراخ یا گھاٹی۔

قَوْجَدَاكَ عَلَى كَيْدِ الْبَحْرِ - حضرت موسیٰ ؑ نے حضرت خضرؑ کو دریا کے درمیانی حصے میں پایا (یعنی کنارے سے وسط میں)۔

لَوْ دَخَلَ فِي كَيْدِ جَبَلٍ لَدَا خَلَّتَهُ ذَلِكَ الزَّيْجُ - اگر پہاڑ کے کلیجے میں گھس جائے تو یہ ہوا وہاں بھی گھسے گی۔

فَعَرَضَتْ كَيْدًا شَدِيدًا - زمین کا ایک سخت ٹکڑا نمودار ہوا (عرب لوگ کہتے ہیں: اَرْضٌ كَيْدٌ وَمَوْ قَوْسٌ)

كَيْدٌ اِيعْنِي سَخْتِ زَمِينٍ اَوْ سَخْتِ كَمَانٍ - ایک روایت میں معرّ کُدِيَّةٌ نہایت میں ہے کہ یہی محفوظ ہے اس کے معنی آگے آئیں گے)

كَيْدُ الْقَوْسِ - کمان کا درمیانی حصہ یعنی چلہ میں جہاں تیر رکھ کر مارتے ہیں۔

فِي كُلِّ كَيْدٍ رَطْبَةٌ آجَدٌ - ہر تازے کلیجے میں ثواب کا (یعنی ہر جان دار کو آرام دینے سے اُس کو پانی پلانے سے)

يُؤْشِرُ أَنَّ يَغْفِرَ النَّاسُ الْكِبَادَ الْاِلَاسِلَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْهَيْدَانَةِ - وہ

زمانہ قریب ہے جب لوگ اونٹوں کے جگر ماریں گے دودھ دودھ کے ملکوں سے اُن پر سوار ہو کر آئیں گے، پھر وہ اُس زمانہ میں

مدینہ کے عالم سے بڑا عالم نہ پائیں گے دیکھتے ہیں اس حدیث میں آں حضرتؑ نے امام مالکؒ کے پیدا ہونے کی بشارت

دی۔ آپ اپنے زمانہ میں بڑے عالم اور مجتہد گزرے ہیں اور آپ کی کتاب موطا حدیث کی سب کتابوں سے زیادہ مستبر اور صحیح ہے چونکہ آپ سے لے کر آنحضرتؐ تک کبھی وہی واسطے ہوتے ہیں)۔

يُكَايِدُ مَصَابِيحَ الدُّنْيَا وَشَدَائِدَ الْآخِرَةِ - دنیا کی مصیبتیں اور آخرت کی سختیاں جھیلتا ہے (یہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن بصری نے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِي كَبَدٍ

لَا يَزَالُ يُكَايِدُ مُسَاخَةً يُفَارِقُ الدُّنْيَا اَدَى مُسَلْسَلٍ دُنْيَا مِثْلُ نَخْلٍ اَوْ تَكْلِيفٍ اُطْهَأَ رَهْتًا ہے یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہوتا ہے۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ يُفَارِقُ الشَّمْسَ اِذَا زَرَّتْ وَاِذَا كَبَدَتْ - شیطان سورج کے نزدیک ہو جاتا ہے جب وہ نکلتا ہے اور جب بیچ آسمان میں آتا ہے (یعنی طلوع اور استواء کے وقت)۔

عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ عِنْدَ كَيْدِ السَّمَاءِ سورج ڈالنے کے وقت جب وہ آسمان کے جگر پر ہوتا ہے۔

كَيْدُ النُّجُومِ السَّمَاءِ - ستارہ آسمان کے بیچ میں آگیا لیکن کبید حَرَاءَ آجَدٌ ہر جگر کو ٹھنڈا کرنے میں ثواب ملے گا (آدمی ہو جائے یہاں تک کہ پیلے کتے کو بھی پانی پلانے میں)

اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ اِبْرَادَ الْكَيْدِ الْحَرَاءِ - اللہ تعالیٰ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرنا (پیا سے کو پانی پلانا پسند کرتا ہے)۔

مَنْ وَجَدَ بَرْدَ حَيْثُنَا عَلَى كَيْدٍ فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ جو شخص ہماری محبت کی خنکی اپنے جگر پر پائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے۔

غَلَطَتْ كَيْدًا - اس کا دل سخت ہو گیا۔

كَيْدٌ وَاَعْدُوْنَا يَا لَوْ سَاعَ يَنْعَشُكُمْ اللَّهُ اَنْهَوُ لَ اِنِّ تَقْوَى اور پرہیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلایا

نے اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلایا

نے اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلایا

نے اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلایا

نے اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلایا

اللہ تعالیٰ اور جہ بلند کرے۔

لَا تَعْبُوا السَّمَاءَ فَإِنَّهُ يُوْدِتُ الْكِبَادَ۔ پانی کو

غٹ غٹ ایک دم نہ پی جاؤ، اس سے بگڑ کا درد پیدا ہوتا

ہے (بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے دم لے لیکر پیو جیسے چوتے ہیں)۔

کَبْرٌ بڑھ جانا۔

کَبْرٌ اور کَبْرٌ اور مَكْبَرٌ۔ معمر ہونا۔

کَبْرٌ اور کَبْرٌ اور کَبَادٌ۔ بڑا ہونا اور عظیم

اور جہیم ہونا۔

کَبْرٌ اور کَبْرٌ اور کَبَارٌ۔ عمر میں بڑا ہونا۔

کَبْرٌ اور کَبَارٌ۔ اللہ اکبر کہنا۔

مَكَابِرَةٌ۔ غلبہ چاہنا، عناد کرنا۔ اصطلاح میں

مکابره اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے بحث و مباحثہ کریں نہ اظہار

حق کے لئے بلکہ خصم کو الزام دینے اور اس کو ذلیل کرنے کے

لئے۔

کَابٌ۔ بڑا شریف۔

کَبْرٌ۔ بڑائی، شرف۔

کَبْرٌ بڑا

مُتَكَبِّرٌ اور کَبْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کے نام ہیں۔ یعنی بڑی

عظمت اور بزرگی والا یا مخلوقات کی صفات سے برتر اور

پاک (بعضوں نے کہا مُتَكَبِّرٌ کے معنی یہ ہیں کہ مغروروں پر

جابر اور قاهر اور بڑائی کرنے والا)۔

کَبْرِيَاءٌ۔ عظمت اور سلطنت یا کمال ذات اور وجود

اور یہ صفت خاص ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یعنی سوا اللہ

تعالیٰ کے دوسرے کسی کو ذوالکبریا نہیں کہیں گے۔ ہیت

ذُو الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَالْجَبَرُوتِ۔ بڑی باؤشا

اور عظمت اور حکومت والا۔

اللَّهُ أَكْبَرُ۔ اللہ بڑا ہے (تو آگے بڑھ کر) کَبْرٌ

ہے یا اللہ ہر چیز سے بڑا ہے یا وہ اس سے برتر ہے کہ کوئی

اس کی کنہ اور حقیقت دریافت کر سکے۔ اس تاویل کی وجہ

یہ ہے کہ اکبر کا استعمال بغیر الف لام یا اضافت کے نہیں ہو سکتا

اذان اور نماز میں اکبر کی را کو ساکن پڑھنا چاہئے اور ضمہ نہ

جائز نہیں)۔

كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا۔

آنحضرت جب نماز شروع کرتے تو فرماتے 'اللہ اکبر کبیرا'۔

کَبِيرًا منصوب ہے باضار فعل یعنی اُكْبَرُ کَبِيرًا میں بڑے

کی بڑائی کرتا ہوں۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا۔ یعنی حمد اکثر۔

يَوْمَ النِّجْمِ الْأَكْبَرِ۔ حج اکبر کا دن (یعنی عرفہ کا دن

یا یوم النحر۔ اور حج اکبر حج کو کہتے ہیں، عمرے کو حج اصغر

کہتے ہیں۔ اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن

آئے تو وہ حج اکبر ہے، اس کی اصل صحیح احادیث سے معلوم

نہیں ہوئی۔ لیکن ملا علی قاری نے اپنی مناسک میں کچھ ضعیف

حدیثیں اس حج کی فضیلت میں نقل کی ہیں جس میں عرفہ جمعہ

کے دن آئے)۔

إِنْ سَاحَلًا مَاتَ وَكَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَقَالَ

إِذْ فَعَوْا مَالَهُ إِلَى أَكْبَرِ خِزَاعَةٍ۔ ایک شخص (قبیلہ خزاعہ

کا) مر گیا۔ اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ آل حضرت نے فرمایا

اس کا مال خزاعہ قبیلہ میں سے اس شخص کو دیدہ و جو سب سے

بڑا ہو دھا ہو (کیونکہ وہ بہ نسبت دوسروں کے جدا علی

سے زیادہ قریب ہوگا)۔

أَوَّلَ كَلَامٍ يُكْرَمُ۔ غلام کو بڑی کا ترکہ خاندان کے بڑے

شخص کو ملے گا مثلاً زید مر گیا اس نے دو بیٹے عمر و اور عمر

چھوڑے اب دونوں ولار کے وارث ہوں گے۔ لیکن اگر عمر و

مر گیا اور خالد اپنے بیٹے کو چھوڑا تو خالد کو ولار میں سے اپنے

باپ کا حصہ نہ ملے گا بلکہ کل ولار خالد کے چچا یعنی بکر کو ملے

گی۔ (ذاتی النہایہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں: خُلَانٌ کَبْرٌ قومہ

فلان شخص اپنی قوم کا بڑا ہے یعنی جدِ اعلیٰ تک بہ نسبت

دوسروں کے وہ کم و سایل رکھتا ہے)۔

یہ ہے کہ اکبر کا استعمال بغیر الف لام یا اضافت کے نہیں ہو سکتا

اذان اور نماز میں اکبر کی را کو ساکن پڑھنا چاہئے اور ضمہ نہ

جائز نہیں)۔

كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا۔

آنحضرت جب نماز شروع کرتے تو فرماتے 'اللہ اکبر کبیرا'۔

کَبِيرًا منصوب ہے باضار فعل یعنی اُكْبَرُ کَبِيرًا میں بڑے

کی بڑائی کرتا ہوں۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا۔ یعنی حمد اکثر۔

يَوْمَ النِّجْمِ الْأَكْبَرِ۔ حج اکبر کا دن (یعنی عرفہ کا دن

یا یوم النحر۔ اور حج اکبر حج کو کہتے ہیں، عمرے کو حج اصغر

کہتے ہیں۔ اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن

آئے تو وہ حج اکبر ہے، اس کی اصل صحیح احادیث سے معلوم

نہیں ہوئی۔ لیکن ملا علی قاری نے اپنی مناسک میں کچھ ضعیف

حدیثیں اس حج کی فضیلت میں نقل کی ہیں جس میں عرفہ جمعہ

کے دن آئے)۔

إِنْ سَاحَلًا مَاتَ وَكَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَقَالَ

إِذْ فَعَوْا مَالَهُ إِلَى أَكْبَرِ خِزَاعَةٍ۔ ایک شخص (قبیلہ خزاعہ

کا) مر گیا۔ اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ آل حضرت نے فرمایا

اس کا مال خزاعہ قبیلہ میں سے اس شخص کو دیدہ و جو سب سے

بڑا ہو دھا ہو (کیونکہ وہ بہ نسبت دوسروں کے جدا علی

سے زیادہ قریب ہوگا)۔

أَوَّلَ كَلَامٍ يُكْرَمُ۔ غلام کو بڑی کا ترکہ خاندان کے بڑے

شخص کو ملے گا مثلاً زید مر گیا اس نے دو بیٹے عمر و اور عمر

چھوڑے اب دونوں ولار کے وارث ہوں گے۔ لیکن اگر عمر و

مر گیا اور خالد اپنے بیٹے کو چھوڑا تو خالد کو ولار میں سے اپنے

باپ کا حصہ نہ ملے گا بلکہ کل ولار خالد کے چچا یعنی بکر کو ملے

گی۔ (ذاتی النہایہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں: خُلَانٌ کَبْرٌ قومہ

فلان شخص اپنی قوم کا بڑا ہے یعنی جدِ اعلیٰ تک بہ نسبت

دوسروں کے وہ کم و سایل رکھتا ہے)۔

لَا تَكُنْ كَإِسْرَافِ قَوْمِهِ. حضرت عباسؓ اپنی قوم یعنی بنی ہاشم میں سب سے بڑے تھے (ہاشم تک ان کے واسطے سب سے کم تھے)۔

اَلْكَبَرُ الْكَبَرُ۔ بڑے کو پہلے بات کرنے دے، بڑائی کو خیال رکھ (ایک روایت میں كَبَرٌ وَالْكَبَرُ ہے یعنی بڑے کو مقدم کرو۔ ایک روایت میں اَلْكَبَرُ الْكَبَرُ ہے مطلب وہی ہے)۔

فَقِيلَ لِي كَبَرٌ۔ مجھ سے کہا گیا پہلے اس کو مسواک دے جو عمر میں بڑا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ کھانے پینے سوا ہونے سب کاموں میں اس کو مقدم کرنا چاہیے جو عمر میں بڑا ہو یہ اس وقت ہے جب سب ملے جملے ہوں اگر ترتیب سے بیٹھے ہوں تو داہنے ہاتھ والے کو مقدم کرنا چاہیے)۔

اَنْ كَبَرٌ۔ پہلے بڑے کو دے۔ وَجُعِلَ الْكَبَرُ مِمَّا يَلِي الْقَبْلَةَ۔ (اگر ایک قبر میں کئی آدمی دفن کئے جائیں تو) جو عمر میں بڑا ہو اس کو قبلے سے قریب رکھیں۔ بعضوں نے کہا اگر سے مراد یہاں وہ ہے جو افضل ہو، اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو۔

فَلَمَّا اَبْرَزَ عَنْ رُبُضِهِمْ دَعَا بِكَبَرٍ فَتَقَرَّرُوا اِلَيْهِ جب عبد اللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کا پایہ کیوں ڈالا تو بوڑھے بوڑھے شخصوں کو بلایا، انہوں نے اس کی طرف دیکھا۔ بُعِثَتْ جِيٍّ مِّنْ مُّضَرَ يَدْعُو بَيْنَ اللّٰهِ الْكَبَرِ ایک پیغمبر قبیلے میں سے بھیجا گیا جو دین کے بڑے بڑے احکام کی دعوت دیتا ہے۔

اِنْبَا الْاِحْدَى الْكَبَرِ۔ قیامت تو ایک بڑی چیزوں میں سے ہے (یہ جیج کی بڑائی کی)۔

وَسَمَّيْتُهُ كَابِرًا عَن كَابِرٍ۔ بہ مال و دولت تو میرا کابیر ہے میں نے اس کو ایک بڑے سے دوسرے بڑے کی طرف منتقل ہو کر حاصل کیا ہے (یعنی میرے آباؤ اجداد جو شرافت اور بزرگی

والے تھے ان میں سے ایک کو دوسرے کے بعد یہ ٹاپہاں لگ کر مجھ کو پہنچا)

لَا تَكَايَرُ وَالصَّلَاةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيحِ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ۔ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد اس قدر تسبیح (اور تہلیل وغیرہ) اسی مقام میں نہ کرو جو نماز سے بڑھ جائے (مثلاً اگر اسی جگہ جہاں نماز پڑھی ہے کچھ تسبیح اور تہلیل کرو تو مختصر کرو جو نماز سے بڑھنے نہ پائے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں جو تسبیح کہی جاتی ہے یعنی رکوع اور سجدے میں اس کو نماز سے مت بڑھاؤ۔ یعنی نماز سے زیادہ لمبی مت کرو بلکہ نماز لمبی رکھو)۔

كَبِيرٌ۔ جمع ہے کبیرہ کی یہ لفظ متعدد حدیثوں میں وارد ہے۔ کبیرہ وہ گناہ ہے جس کی ممانعت شریعت میں سختی کے ساتھ وارد ہے مثلاً ناحق خون کرنا، زنا کاری، کافروں کے مقابلے سے بھاگنا بعضوں نے کہا وہ گناہ جس پر حد واجب ہوتی ہے یا جس پر عاص کوئی وعید وارد ہے سب کبیرہ گناہوں میں شرک بہت بڑا گناہ ہے، پھر اس کے بعد درجہ ہیں ایک دوسرے سے کم ہے۔

وَالَّذِي تَوَلَّى كِبَرًا۔ جس نے اس طوفان کا بڑا حصہ لیا (جو حضرت عائشہؓ پر کیا گیا تھا یا اس گناہ عظیم کو اپنے سر لیا)۔

اِنَّ حَسَانَ كَانَ مِمَّنْ كَبَرَتْ عَلَيْهِمَا۔ حسان بن ثابتؓ نے اس طوفان کے بڑے حصہ کو لیا تھا (وہ بھی ان لوگوں میں تھے جو اس طوفان کے بانی مبنائی اور بہت مشہور کرنے والے تھے)۔

اَهُمَا لِيَعْدَّ بَانَ وَمَا يُعَدُّ بَانَ فِي كِبَرٍ۔ ان کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کے نزدیک ان کا گناہ کچھ بڑا نہ تھا (گو واقع میں وہ بڑا گناہ تھا اس لئے کہ پیشاب سے لمہارت نہ کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ اسی طرح جغل خیزی سے فساد اور خون خرابہ ہوتا ہے مگر یہ دونوں شخص ان گناہوں

کو حقیر اور چھوٹا سمجھتے تھے معلوم ہوا کہ وہ دونوں مسلمان تھے ورنہ عذاب کی شخصیت کی امید ان کے لئے کیوں کی جاتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ پہلے آں حضرت نے ان گناہوں کو بڑا نہ سمجھا پھر اللہ تعالیٰ نے وہی بھیجی تو فرمایا وہ بڑے گناہ ہیں۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَوْفٍ
یعنی کبیر بہشت میں وہ شخص نہیں جائے گا جس کے دل میں رانی کے برابر کبر ہو یعنی کفر اور شرک میں مبتلا ہو۔ بعضوں نے کہا مطلق غرور اور تکبر مراد ہے اور ایسا شخص اگر مسلمان ہو تو بہشت میں نہ جائے گا مطلب یہ ہے کہ اولین و ہلہ میں دوسرے بہشتیوں کے ساتھ نہیں جائے گا یا جب بہشت میں جائے گا کہ کبر و غرور اس کے دل سے نکال لیں گے اس کا دل صاف کر دیں گے۔

وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ - غرور یہ ہے کہ آدمی حق بات کو قبول کرنے سے کنیائے اور اپنی خطا کا قائل نہ ہو بان بوجھ کر کہ میں ناحق پر ہوں، اپنی بات کی تصحیح کرے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عمدہ کھانا کھانا یا عمدہ لباس پہننا یا عمدہ لباس سے محبت رکھنا یہ کبر نہیں ہے بلکہ اچھا اگر اس نیت سے ہو کہ اللہ کی نعمتوں کا اثر اس پر معلوم ہو اور اس کی ہر باتوں کا شکریہ دل سے نکلے، البتہ دوسرے بندگان خدا کو ذلیل اور حقیر جاننا ان سے نفرت کرنا، یہ کبر اور غرور ہے۔

أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُوَدَّةِ الْكِبْرِ يَا مُؤَدِّ الْكِبْرِ يَا اللَّهُ
تیری پناہ خراب بڑھی عمر سے جب ہوش و حواس میں فرق آجائے، یا کبر و غرور کی بڑائی سے۔

إِنَّهُ أَخَذَ خُذًا فِي مَنَامِهِ لِيَتَّخِذَ مِنْهُ كِبْرًا -
انہوں نے خواب میں ایک کڑی لی کہ اس کا طبلہ بنائیں نماز کے لئے، اس کو سجا کر لوگوں کو بلایا کریں۔

سُئِلَ عَنِ التَّعْوِذِ يُعَلَّقُ عَلَى الْحَائِضِ فَقَالَ إِنَّ

۱۵ جیسے فرمایا و نزعنا ما فی صد و دم من غل - ۱۱

كَانَ فِي كِبَرٍ فَلَا يَأْسَ بِهِ - عطا سے پوچھا گیا حائضہ عورت پر اگر تعویذ (جس میں اسمائے الہی یا آیات قرآنی ہوں) لٹکا جائے تو کیسا ہے؟ انہوں نے کہا اگر چھوٹے طبلہ کے اندر ہو نہ بڑے کا خلاف بنا کر یا سیسے کا یا تانبے کا یا چاندی کا) تو کچھ قباحت نہیں (اسی طرح موم کا خلاف بنا کر۔ ایک روایت میں فی قصبۃ ہے یعنی ایک بانس میں یا نرکل میں)

سَجَدَ أَحَدُ الْأَكْبَرِينَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ
ابوبکر یا عمرؓ نے إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ میں سجدہ کیا یعنی سجدہ تلاوت۔

حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا - جب آنحضرتؐ کی عمر زیادہ ہو گئی (وفات سے ایک سال پہلے) تو آپ تہجد کی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھنے لگے۔

يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ - بڑھے ہوئے بعد کہتے تھے۔
وَقَدْ كَانَ سَفِينَةً كَبِرَ - سفینہ بڑھے ہوئے تھے۔

فَقَدْ أَطْعَمَ آتَشُ بَعْدَ مَا كَبِرَ - آتش بڑھے ہو جانے کے بعد روزوں کے بدل مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔

فَكَبِرَ ذَا لِكَ عَلَى - یہ امر (یعنی اُبی) کا انکار کرنا مجھ پر شاق گزرا (اُبی نے اس بات کا انکار کیا کہ جو کوئی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے تو دوزخ اس پر حرام ہے کیونکہ دوسری حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ گنہگار مومنین بھی بعضہ دوزخ میں جائیں گے تو دوزخ کے حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا حرام ہے یعنی کسی نہ کسی وہ دوزخ سے ضرور نکالا جائے گا۔)

فَكَبِرَ عَلَيْهِمَا - اُن پر شاق گزرا۔
الْجَمَاعَةُ الْكُبْرَى - یعنی حجرہ عقبہ جس کو عام حاجی لوگ بڑا شیطان کہتے ہیں۔

يَرَى مَا لَا يُعْجِبُهُ كِبَرًا وَغَيْرَكَ - وہ دیکھے جو اُس کو

پسند نہیں ہے جیسے بڑھاپا یا اور کوئی چیز (جیسے بد خلقی)۔

مکتبہ کتبہ۔ ہم نے اس کو بڑا سمجھا، یا اللہ اکبر کیا۔

قَلْبُ الْكِبَرِ شَابٌ فِي حُبِّ اَمْتَيْنِ۔ بڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے۔

يَكْبُرُ ابْنُ اَدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ اَتْنَانُ۔ آدمی بڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں (وہ جوان ہوتی جاتی ہیں)۔

فَكَبُرَ ذَالِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔ مسلمانوں پر یہ شاق گزرا

(ہو حکم اس آیت میں ہے وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالنَّهْسَ لَا يَجْعَلِ اللّٰهُ لِيَاكُم مِّنْ عَمَلِكُمْ مَّغْنًا يَوْمَ الْحَسَابِ)۔ آخر تک کیونکہ وہ سمجھے جو شخص کچھ روپیہ اکٹھا کر کے رکھے گا، وہ اس وعید میں داخل ہے۔ آں حضرت نے بیان فرمادیا کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ کمز نہیں ہے۔

لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمًّا۔ دنیا کو ہمارا اہم (دبھاری) مقصد مت کر کہ رات دن دنیا کی فکر میں رہیں، آخرت کو بھول جائیں، تھوڑی فکر دنیا کی کرنا جس سے روٹی کپڑا چلے منع نہیں ہے۔ لیکن اس میں غرق ہو جانا اس طرح کہ خدا کی عبادت اور سجاوڑی احکام کا خیال نہ رہے نہایت مذموم اور قبیح ہے۔

عَائِلٌ مُّتَكَبِّرٌ۔ عیال دار ہو کر مغرور ہو (اپنے غرور کی وجہ سے نہ زکوٰۃ لے نہ صدقہ محنت مشقت کر کے کھانے میں شرم کرے، کیونکہ وہ اپنی عیال کو نقصان پہنچاتا ہے)۔

اَلْكِبَرُ يَلُو سَادَاتِي۔ کبریا (یعنی بزرگی اور عظمت یا کمال ذات اور وجودیہ) میری چادر ہے (دوسرا کوئی اس کو ہتھمال نہیں کر سکتا گو وہ دنیا کا بادشاہ اور رئیس ہو)۔

مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبَرُ۔ اس کو کبر اور غرور ہی نے روکا۔

اَلَا سَادَاتِي جَنَّةُ عَدْنٍ۔ جنت عدن میں بزرگی کی چادر اٹھا دی جائے گی جمال الہی دکھائی دے گا۔

مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كِبَرًا۔ میں نے بہشت کے لیے کچھ بڑا سامان تیار نہیں کیا ہے۔ بلکہ اللہ اور اس کے رسول نے

محبت رکھتا ہوں)۔

فَكَبُرَ ذَالِكَ فِي ذُرْعِي۔ یہ امر مجھ کو بھاری معلوم ہوا (گراں گزرا)

فَكَبُرَ ثَنَيْنِ دَعَشَيْنِ تَكْبِيرًا۔ بامیں تکبیریں کہیں (یعنی چار کتنی نمازیں)۔

اُمُرُنَا يَكْسِبُ الْكِبَارَةَ۔ ہم کو طلبہ کے قدر ڈالنے کا حکم ہوا۔

وَيَكْبُرُ الْمُسْكِبُ مِنَّا فَلَا يُمْسِكُ عَلَيْهِ۔ کوئی عرفات میں تکبیر کتنا لبتیک کے بدلے، اس پر اعتراض نہ کیا جاتا (کو حاجی کو عرفات میں لبتیک کہنا سنت ہے)۔

سُئِلَ عَنِ الْكِبَارِ اَهَى سَبْعٌ فَقَالَ هِيَ اِلَى السَّبْعِ عَشَرَ آفَ ب۔ ابن عباس سے پوچھا گیا کیا کبیرہ گناہ سات ہیں؟ انھوں نے کہا سات سو کے قریب ہیں (ایک روایت میں ابن عباس سے یوں منسوب ہے کہ کبیرہ گناہ گیارہ ہیں، چار تو سر میں ہیں۔ شرک کرنا، پاکدامن عورت کو تہمت لگانا، جھوٹی قسم کھانا، جھوٹی گواہی دینا اور تین بیٹ میں ہیں، سوڈ کھانا، شراب پینا، یتیم کا مال کھا جانا۔ اور ایک پاؤں میں ہے، کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا۔ اور ایک شرمگاہ میں ہے وہ زنا ہے۔ اور ایک دونوں ہاتھوں میں، وہ ناحق خون کرنا ہے۔ اور ایک تمام بدن میں، وہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے)۔

مَنِ اجْتَنَبَ الْكِبَارَ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوبَهُ۔ امام جعفر صادق نے فرمایا۔ جو شخص کبیرہ گناہوں سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دے گا۔

لَمْ يَزَلْ يَنْوِي اِسْمَاعِيلَ وَ لَآ اَلْبَيْتَ يُعْمَدُونَ لِلنَّاسِ تَحْمِيْدًا وَ اَمْرًا يَنْهَاهُمُ عَنْ اَرْكَوْنَهُ كَابِرًا عَنْ سَكَابِدِ حَتَّى كَانَ زَمَانُ عَدْنَانَ۔ اسماعیل کی اولاد ہمیشہ کعبہ کی متولی رہی، لوگوں کو حج کراتی تھی، دین کی باتیں بتلاتی تھی، ان میں کا ہر ایک بڑا شخص دوسرے بڑے شخص کا

ان کاموں میں قائم مقام ہوتا یہاں تک کہ مدنان کا زمانہ آگیا (جو قریش کا جدِ اعلیٰ تھا)۔

کِبْرُیْت - گندھک۔

اَلْمُوْمِنِ اَعَزُّ مِنْ اَلْکِبْرِیْتِ الْاَحْمَرِ - مومن ستر گندھک سے زیادہ عزت والا ہے (ستر گندھک ایک نایاب چیز ہے)۔

کَبْسٌ - بھر دینا، پاٹ دینا، چھپانا، داخل کرنا، ناگہاں هجوم کرنا، گھیر لینا، ایک بار جماع کرنا، سال میں ایک دن بڑھا دینا۔

کَبْسٌ - عادت کرانا۔

کَبْسٌ - پٹ جانا۔

فَاَسْتَحْرَجَتْهُ مِنْ کَبْسٍ - (قریش کے لوگوں نے ابوطالب سے کہا، تمہارے بھتیجے یعنی آلِ حضرت نے ہم کو تکلیف دے رکھی ہے، یعنی وہ ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے ہیں ہم کو ستاتے ہیں۔ ابوطالب نے عقیل سے کہا ذرا محمدؐ کو میرے پاس بلا لاؤ! میں گیا) میں نے آلِ حضرت کو ایک چھوٹی ٹوکھری سے نکالا (ایک روایت میں مِنْ کَبْسٍ ہے) نون سے - یعنی ہرن کے رہنے کا گھر جو چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے)۔

فَاکْتَبَسُوْا فَاَلْقَوْا عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ - (انھوں نے چند لوگوں کو دیکھا جن کو دوزخ کی آگ نے بالکل کھا لیا ہے) صرف چہرہ باقی ہے جس سے ان کی پہچان ہوتی ہے) انھوں نے اپنا سر کپڑوں میں چھپا لیا پھر بہشت کے دروازے پر ڈال دیئے گئے (عرب لوگ کہتے ہیں: کَبَسَ السَّجْلُ رَأْسَهُ آدمی نے اپنا سر چھپا لیا)۔

یَكْبِسُ رَجُلٌ اُخْرًا - اُن کے پاؤں دابتا تھا۔

فَاَمْنَتْ لَهُ اِلٰی مَخْرَجٍ وَهُوَ مُکْبَسٌ - (وحشی نے کہا میں حضرت حمزہ رضی کو قتل کرنے کے لئے) ایک پتھر کی آڑ میں چھپ گیا، حمزہ رضی اس وقت لوگوں پر حملہ کر رہے تھے

اُن کو چھپا کر نیست و نابود کر رہے تھے اور نر اُونٹ کی طرح بڑبڑا رہے تھے (ان کے منہ سے کف نکل رہا تھا اور آواز آرہی تھی جو شجاعت اور بہادری کی علامت ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاعًا یَّکْبِئُشْنَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلِ - ایک شخص اس درخت میں سے کھجور کے چند خوشے لے کر آیا۔

کَبِئُشْنَ اَللَّوْءُ السَّطْبُ - تازے موتیوں کے خوشے۔

یَا مَنْ کَبَسَ الْاَرْضَ عَلٰی الْمَاءِ - اے وہ خدا! جس نے زمین کو پانی میں کھسیڑ دیا یا چھپا دیا۔

اِنَّا کَبَسْنَا الزَّیْتِ وَ السَّمْنِ نَطْلُبُ فِیْهِ الْحَبَّ - ہم تیل اور گھی سوداگری کرنے کے لئے جمع کر رکھتے ہیں۔

کَا بُؤْسٍ - ایک دماغی بیماری ہے جو مرگی کا مقدمہ الجیش ہے۔

کَبِیْسَةٌ - وہ سال جو شمسی حساب پورا کرنے کے لئے ایک دن زیادہ کا ہوتا ہے۔ یہ ہر چوتھے برس ہوتا ہے (پس سال - اس میں ماہِ فروری کا ایک دن زیادہ ہوتا ہے یعنی بجائے ۲۸ کے ۲۹ دن)۔

کَبْسٌ - لڑنے والا مینڈھا اور قوم کا سردار (اس کی جمع اَکْبَسٌ اور کَبَاشٌ اور اَکْبَاشٌ ہے)۔

لَقَدْ اَمَرَ اَمْرًا بَنُیْ کَبَشَةً - (ابوسفیان نے کہا جب وہ کافر تھے) اب تو ابوکبشہ کے بیٹے (یعنی آنحضرتؐ) کا کام بڑا ہو گیا (ان کا درجہ بڑھ گیا) اتنا کہ روم کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے۔ کہتے ہیں ابوکبشہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ کا جس نے بتوں کی پرستش میں قریش کی مخالفت کی اور شرعی ستارے کی پوجا شروع کی، تو آلِ حضرتؐ کو جو دین میں قریش کے مخالف تھے اس سے تشبیہ دی۔ بعضوں نے کہا ابوکبشہ آلِ حضرتؐ کے انھیالی رشتہ دار تھے یا رضاعی رشتہ رکھتے تھے بہر حال ابوسفیان نے تحقیر کی راہ سے آنحضرتؐ کو ابوکبشہ کا بیٹا کہا)۔

هُوَ أَبُو الْإِسْلَامِ الْكَاشِي الْأَزْبَعِي. مروان چارمینڈھو
 کا باپ ہے دیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مروان کے چاروں بیٹے
 عبد الملک اور عبد الغزیز، بشر اور محمد سب نے خلافت حاصل
 کی ادھر امر تاریخ میں نہیں ملتا کہ مروان کے بیٹوں کے سوا اور
 دوسرے چار بھائیوں نے خلافت کی ہو۔
 کبکبہ۔ جماعت، اٹل دینا، پچھاڑنا، غار میں پھینک دینا۔
 کبکبہ۔ لپٹ جانا۔
 کبکبہ۔ مجتمع الخاق۔
 حَتَّى مَرَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَبْكَبَةٍ مِنْ بَنِي
 إِسْرَائِيلَ فَأَعْجَبَتْهُنَّ. یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل
 کی ایک گھنی جماعت لے کر گزرے۔
 کبکبہ۔ ملی ہوئی گھنی جماعت۔
 إِنَّهُ نَظَرَ إِلَى كَبْكَبَةٍ قَدْ أَقْبَلَتْ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ
 فَقَالُوا ابْنُ دَاوُدَ. آپ نے ایک گھنی ہوئی جماعت
 دیکھی، پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے کہا داؤد بن داؤد قبیلے
 کے لوگ ہیں۔
 فَكَبْكَبُوا فِيهَا. اُس میں ایک کے اوپر ایک ڈال
 دیے جائیں گے۔
 کبکبہ۔ بیری ڈال کر قید کرنا، اسے قرض کے لئے جہالت دینا۔
 مَکَابِلَہُ۔ پیچھے کرنا، روک رکھنا، ایک گہر کی خریداری میں
 دیر کرنا یہاں تک کہ دوسرا خرید لے، پھر شفیعہ کا دعویٰ کر کے
 اس سے لے لینا۔ اس کو لوگوں نے مکر وہ سمجھا ہے۔
 تَکْبِيلٌ۔ قید کرنا۔
 تَکْبِلٌ۔ قید ہونا۔
 کبکبہ۔ چھوٹا۔
 مَکْبُولٌ اور مَکْبِلٌ۔ قیدی۔

فَحَكَّتْ مِنْ قَوْمٍ يُؤْتِي إِلَيْهِمْ إِلَى الْجَنَّةِ فِي كَبَدٍ
 الْحَدِيدِ. محمد کو ان لوگوں پر ہنسی آگئی جو لوہے کی بیڑیوں میں
 جکڑے ہوئے بہشت میں لائے جا رہے ہیں۔
 فَحَكَّتْ عَنْهُ أَكْبَابُهُ. اس کی بیڑیاں نکالیں۔
 مَتَّكِمٌ إِشْرَاهَا لَمْ يُفَدَّ مَكْبُولٌ. اُس کی محبت
 میں گرفتار رہے کوئی فدیہ دے کر چھڑانا بھی نہیں قید ہے۔
 إِذَا وَقَعَتِ الشُّهُمَانُ فَلَا مَکَابِلَہُ. جب جائداد
 کی تقسیم ہو کر ہر ایک شریک کی حد بندی کر دی جائے تو اب
 شفیعہ کا حق نہیں رہے گا کوئی شریک دوسرے کی جائداد
 پر شفیعہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا اس کو غیر کے ہاتھ بچنے سے
 روک نہیں سکتا، یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو شفیعہ
 کا حق صرف مشترکہ جائداد میں رکھتے ہیں یعنی جب سب
 کے حق ملے جملے ہوں، لیکن جن لوگوں کے نزدیک ہمسایہ
 کو بھی حق شفیعہ ہے وہ کہتے ہیں مَکَابِلَہُ کے معنی یہ ہیں کہ
 ایک ہمسایہ اپنا مکان بیچے اور دوسرا ہمسایہ اس کو لینا
 چاہتا ہو، پر صرف اس وجہ سے دیر کرے کہ دوسرا شخص
 لے لے اُس کے بعد حق شفیعہ کا دعویٰ کرے یہ مکر وہ ہے۔
 لَا مَکَابِلَہُ إِذَا حَلَّتِ الْحُدُودُ وَلَا شَفْعَاءُ
 جب حد بندی ہو جائے تو پھر نہ مَکَابِلَہُ ہے نہ شفیعہ۔
 إِنَّهُ كَانَ يَلْبَسُ الْفَرْدَ وَالْكَبْلَ. وہ بڑی پوسٹیں
 پہنتے تھے (لذا فی النہایہ۔ محیط میں ہے کہ کبکبہ بہت
 بال والی پوسٹیں)۔
 کَبْنٌ یا کَبُونٌ۔ ہلکا ڈورنا کپڑا موڑ کر سینا غائب
 کرنا، عدول کرنا، ہمسایے کو چھوڑ کر دوسرے سے
 سلوک کرنا، تھم جانا۔
 اِکْبَانٌ۔ روکنا۔

لہ یہ صحیح نہیں، سوائے عبد الملک کے مروان کے کسی بیٹے نے خلافت نہیں کی بلکہ وہ صوبوں کے حاکم اور گورنر تھے مثلاً عبد الغزیز مصر کا گورنر
 تھا۔ بشر کو ذہ اور بصرہ کا حاکم تھا اور محمد جزیرہ اور آرمینیا کا۔ البتہ عبد الملک بن مروان کے چار بیٹوں نے خلافت کی ہے۔ یعنی ولید،
 سلیمان، یزید اور ہشام۔ پھر اس کے پوتوں اور پردوٹوں نے خلافت کی۔ (صحیح)

اِکْبَانٌ سَمْتُ جَانَا۔

گھٹن۔ بخیل۔

گُبْنَةُ سُوءِ رُوحٍ۔

مکبُونُ۔ جس کو کُبان کا عارضہ ہو رہا ہو اور نہ

کی ایک بیماری ہے۔

مکبُونُ الْاَصَابِعِ۔ جس کی انگلیاں پر گوشت ہو

مکبُونُ۔ وہ گھوڑا جس کے پاؤں چھوٹے اور بے

بڑا ہو۔

وَقَدْ كُنَّ صَغِيرَ قَبِيهِ وَشَدَّ هُمَا بِنَصَاحِ۔

اپنی چوٹیوں کو موڑ کر ان کو ایک دھاگے سے بندھ دیا۔

يَكْبُنُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً۔ کبھی

آہستہ دھڑکرا دھڑکراتا ہے، کبھی ادھر اس کو کہیں قرار

اور استقلال نہیں ہے۔ یہ منافق کی صفت بیان فرمائی

گِبْنَةُ پِشَانِي (اصل میں جَبْنَةُ تھا لیکن بعض لوگ

جیم کو کاف کی طرح نکالتے ہیں)۔

وَهُوَ عَرِيضُ الْكِبْنَةِ۔ رَجَالُ كِبْنَةٍ۔

کَبُو۔ یا کَبُو۔ آوندھا کرنا، چھماق کا آگ نہ دینا، گرا دینا

بند ہونا، راکھ اور آجانا اندر آگ نہ دینا۔

اِكْبَاءُ۔ چھماق کا آگ نہ دینا، بدل دینا۔

تَكْبِيٌّ اور اِكْتِبَاءُ۔ کپڑا ڈال کر گرنا، دھواں لینا۔

کِبَاءُ۔ خود۔

کِبَاءُ۔ بلند۔

کِبَا۔ گھورا مزبلہ (جیسے کَبْہ ہے)۔

مَا عَرَضْتُ اِلَّا سَلَامًا عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا كَانَتْ

عِنْدَكَ لَهُ كِبْوَةٌ غَيْرُ اَنِّي بَكْرٍ فَاِنَّهُ لَحَمِيٌّ تَلَعْتُمْ

(اں حضرت فرماتے ہیں) میں نے جس سے مسلمان ہو جانے

کو کہا وہ جھجکا (اُس نے تامل کیا برا سمجھ کر) مگر ابو بکر رضی

اسلام لائے میں دیر نہیں کی (فوراً بلا تامل مسلمان ہو گئے

کہتے ہی قبول کر لیا)۔

كَبَاكَ نَدُّ۔ چھماق نے آگ نہیں دی۔

قَالَتْ لِعُثْمَانَ لَا تَقْدَحْ بِزَنْدٍ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَاهَا۔ بنی امی سلمہ نے

حضرت عثمان رضی کو نصیحت کی، تم اس چھماق سے آگ مت

نکالو۔ جس کو اں حضرت نے غالی چھوڑ دیا تھا (اس سے آگ

نہیں نکالی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ شے سے کام مت کرو جو

اں حضرت نے نہیں کئے تھے)۔

اِنَّ قَسَائِشًا جَعَلُوا امَثَلًا مِّثْلَ نَخْلَةٍ فِي كِبْوَةٍ

مِنَ الْاَرْضِ۔ (حضرت عباس رضی لے کہا) یا رسول اللہ

قریش نے آپ کی مثال یوں دی ہے جیسے ایک کھجور کا درخت

کچرے کوڑے میں آگے۔

اِنَّا نَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ اِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ

نَبَتَتْ فِي كِبَا۔ انصاری لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم

آپ کی قوم والوں قریش کے لوگوں سے آپ کی یہ مثال سننے

ہیں جیسے ایک کھجور کا درخت گھوڑ (کوڑے کچرے) میں

آگاہ ہو۔

اِنَّ نَدًّا قَدْ اِنْبَكَ قَالَ عِنْدَ قَرِيطِنَا عُثْمَانَ بَنِي

مَطْعُونٍ۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے صاحبزادے

کو کہاں دفن کریں؟ فرمایا ہمارے پیش خیمہ (جو قافلے آگے

جاتا ہے پانی لکڑی وغیرہ کا بندوبست کر لے کو) عثمان بن

مطعون رضی کی قبر کے پاس۔

وَكَانَ قَبْرُ عُثْمَانَ عِنْدَ كِبَا بَنِي عُمَيْرٍ وَبَنِي عَوْفٍ

عثمان بن مطعون کی قبر بنی عمر بن عوف کے گھوڑے (کوڑے

کچرے کے ڈھیر) کے پاس تھی۔ جہاں وہ کچرا کوڑا ڈال کر لے

تھے۔

لَا تَشْبَهُوْا بِالْمُؤَدِّ بِجَمْعِ الْاَكْبَاءِ فِي دُورِهَا

یہودیوں کی مشابہت مت کرو گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع

کر کے (بلکہ کوڑا کچرا جھاڑ کر مکان کو اور صحن کو پاک صاف

رکھو)۔

فَخَسَّ عَلَيْهِ حَتَّى كَبَا وَجْهَهُ۔ اُس پر شاق گزرا یہاں
ہم کہ اُس کا منہ پھول گیا دغھے سے۔ عرب لوگ کہتے
ہیں:

كَبَا الْقَرْنُ يَكْبُو۔ گھوڑے کی سانس پھول گئی، دم
چڑھنے لگا۔

كَبَا الْغُبَارُ خَبَارٌ مُبْدِيٌّ۔

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَالشَّيْءَ مِنَ الزَّبَدِ الْجَعْدَاءُ وَ
الْمَاءُ الْكَبَا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو پانی کے اُس پھین سے
بنایا جو ادر آجاتا ہے اور ادر ادر حرجم کر غلیظ ہو جاتا ہے اس
حدیث سے یہ نکتہ ہے کہ پانی سب مخلوقات سے پہلے تھا جیسے
قرآن میں ہے کہ آسمان زمین پیدا ہونے سے پہلے پروردگار
کا تخت پانی پر تھا پانی نے جو بخار اٹھا اس سے نوا پیدا
ہوئی جو حرجم کر غلیظ ہو گیا اُس سے مٹی بنی، ہواؤں کی رگڑے
آگ پیدا ہوئی، غرض تمام مخلوقات کی اصل پانی ہے ایک
جماعت فلاسفہ کا بھی یہی مذہب ہے مگر جدید تحقیقات سے
معلوم ہوا کہ پانی دو گیسوں سے مرکب ہے تو پہلے یہ دونوں گیسیں
پیدا ہوئی ہوں گی۔ یعنی آکسیجن اور ہائیڈروجن۔ واللہ اعلم
بِكُودِهِ۔ گر پڑنا۔

إِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَكْبُو وَإِنَّ الزَّنَادَ قَدْ يَخْبُو
کبھی عمدہ ذات والا گھوڑا اٹھو کر کہا کر گر پڑتا ہے اور کبھی
چمقاں آگ نہیں دیتی۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ التَّاءِ

كَتَبَ يَكْتُبُ يَكْتُبُهُ يَكْتُبُهُ۔ لکھنا، لکھنا، لکھنا،
ناک میں چھڑانا۔

كَتَبْتُ۔ لکھنا، لکھائی سکھانا، فوجیں تیار کرنا۔

مَكْتُوبٌ۔ باہم خط و کتابت کرنا، کسی کے ساتھ لکھنا،
غلام یا لونڈی کی کچھ رقم اپنے ذمہ لینا کہ جب وہ اس کو آدا
کر دے تو آزاد ہو جائے۔

اِكْتَتَبَ۔ کتابت سکھانا، لکھو ادینا، ڈاٹ لگانا۔
تَكْتُبُ۔ جمع ہونا۔

تَكْتُبُ۔ باہم خط و کتابت کرنا

اِكْتَتَبَ۔ دفتر میں نام لکھوانا، رُک جانا۔

اِسْتَكْتَبَ۔ لکھنے کی درخواست کرنا یا لکھوانے کی۔

مَكْتُبَةٌ۔ کتب خانہ۔ (کُتُبٌ اور مَكْتُبَةٌ جمع ہے)

اِكْتَتَبَ کی۔

اِنْتِي كَاتِبٌ حَاسِبٌ۔ میں منشی ہوں حساب دال۔

مَكْتُبٌ۔ کتابت سکھانے والا۔

لَا فَضْلَ لَكَ بِكِتَابِ اللَّهِ۔ میں تمہارا

فیصلہ اللہ کے احکام کے موافق کروں گا جو اُس نے اپنی

کتاب میں اتارے ہیں (یہاں کتاب اللہ سے قرآن مراد

نہیں ہے کیونکہ نفی اور رحم کا حکم قرآن میں نہیں ہے اصل

میں کِتَابٌ مصدر ہے یعنی لکھنا۔ پھر مَكْتُوبٌ کو بھی کہنے

لگے۔ نو ذی نے کہا کتاب اللہ سے اس حدیث میں قرآن

بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ رحم کی آیت قرآن میں انہی

تھی گو اس کی تلاوت موقوف ہو گئی۔ یعنی اَلْقَيْنِ وَالْقَيْنِ

اِذَا زَنَبًا فَأَنزِلْنَاهُمَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ)۔

كِتَابُ اللَّهِ اَلْقِصَاصُ۔ اے اُنس الشری کتاب

قصاص کا حکم دیتی ہے (یعنی اَلْقِصَاصُ بِاللَّسَنِ وَالْجَوْشَمِ

قِصَاصٌ يَا وَارِثُ عَاقِبَتِهِمْ فَعَاقِبَةُ امْرَأَتِهِمَا

عَوَقِبَتُهُمْ بِهِ)۔

مِنْ اِشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ۔

جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ کے موافق نہ ہو بلکہ

اللہ اور رسول کے حکم اور قانون کے خلاف ہو، وہ لغو

ہے اگرچہ سو بار ایسی شرط لگائے (یہ آں حضرت نے اس

وقت فرمایا جب بزرگہ رض کے مالک اس کی ولایت مانگے تھے

حالانکہ ولایت کا ذکر اللہ کی کتاب میں نہیں ہے، مگر اللہ

کی کتاب میں یہ حکم ہے کہ پیغمبر کی اطاعت کرو تو تمام

احادیثی احکام گویا قرآن کے احکام ٹھہرے اور حدیث میں صاف مذکور ہے کہ غلام لونڈی کی دلا، اس کے آزاد کرنے والے کو ملے گی۔

مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَكَأَنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ۔ جو شخص دوسرے مسلمان بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھے گویا وہ دوزخ کی آگ کو دیکھ رہا ہے (جیسے آگ سے پرہیز کرنا لازم ہے ویسے ہی دوسرے کا خط دیکھنے سے۔ غیر کے نام کا لفظ بھی چاک کرنا جان بوجھ کر منع ہے اور قابل سزا ہے۔ بعضوں نے کہا آگ کو دیکھنے کا یہ مطلب ہے کہ دوزخ کی آگ سے اُس کی آنکھ کو سزا دی جائے گی جیسے کہ اُس کو نہ سنانا چاہتے ہوں) یہ حدیث عام ہے ہر قسم کی خط و کتابت کو شامل ہے۔ بعضوں نے کہا وہ خط مراد ہے جس میں کچھ راز کی باتیں ہوں، جن کا افشاء کرنا مکتوب الیہ پسند نہ کرتا ہو۔

لَا تَكْتُبُوا عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ۔ قرآن کے سوا اور کچھ میرا کلام مت لکھو (یہ حدیث منسوخ ہے اوائل اسلام میں آپ نے یہ حکم دیا تھا پھر اس کے بعد لکھنے کی اجازت دی اور خود حدیث لکھوائی اور تمام امت کا اُس کے جواز پر اجماع ہو گیا۔ امام بخاری نے ایک باب قائم کیا ہے ”باب کتاب العلم“ اور صحیح حدیث سے کتابت حدیث کا جواز ثابت کیا ہے۔) بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کو ملا کر ایک جگہ مت لکھو ایسا نہ ہو حدیث قرآن کے ساتھ مُلتبِس ہو جائے۔ بعضوں نے کہا یہ مانعت اس شخص کے لئے ہے جس کا حافظہ قوی ہو بھول جانے کا ڈر نہ ہو اور لکھنے میں یہ ڈر ہو کہ کتابت پر اعتماد کر کے یاد رکھنا چھوڑ دے گا۔ یا مراد یہ ہے کہ قرآن اُترنے وقت حدیث مت لکھو تاکہ لوگوں کو شبہ نہ ہو۔

إِن أَمْرًا نِي خَرَجْتَ حَاجَةً وَإِنِّي أَكْتُبُ فِي

غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا۔ میری عورت حج کے لئے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں لڑائی کے مجاہدین میں لکھا گیا ہے۔

مَنْ أَكْتُبَ فِيمَنَا بَعَثَهُ اللَّهُ فِيمَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص جہاد سے جان پُر کر رہا نہ کر کے معذوروں یا بچوں میں اپنا نام لکھوائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو معذور اور اپاہج ہی کر کے اٹھائے گا۔

قَدْ بَعَثْتُ إِلَيْكُمْ كَاتِبًا مِنْ أَصْحَابِي۔ میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک لکھا پڑھا (ذی علم) شخص تمہارے پاس بھیجا ہے۔

إِنَّمَا جَاءَتْ تَسْتَعِينُ بِعَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا بِرَبِّهَا عَائِشَةَ فَكَانَ اس آئی اپنے بدلے کتابت کی ادائیگی میں اُن سے مدد چاہتی تھی (کتابت کے معنی ادھر گزر چکے ہیں یعنی غلام کچھ مال باقسط قبول کرے اور مالک سے یہ ٹھہرائے کہ جب یہ مال میں سب ادا کر دوں گا اُس وقت آزاد ہو جائیگا) بَعَثْتُ عَنْ كِتَابَتِي۔ میں اپنا کتابت کا روپیہ ادا کرنے سے عاجز ہو گیا ہوں۔

نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ وَكِتَابَةُ الْإِسْلَامِ۔ ہم اللہ کے مددگار ہیں اور اسلام کا لشکر ہیں۔

كَتَابَتٌ لَا تُؤْتَى۔ (معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جب امام حسن فوج عظیم لے کر ان کے مقابلے کو آئے) میں دیکھتا ہوں یہ فوجیں تو منہ موڑنے والی نہیں دیہاں تک کہ دشمن کی فوج پیٹھ نہ موڑے یا اس کی جگہ پر قابض نہ ہو جائے۔

وَقَدْ تَكْتُبُ يَزْنَ فِي قَوْمِهِ۔ اُس نے کمر پٹ

باندھا یا اپنے کپڑے پہنے اپنی قوم میں جو بن والا ہوا یہ لکھتے السقاء سے ماخوذ ہے یعنی میں نے مشک کو ٹانگا (الکتابت) اُکٹھا عَنَوَلَا دَفِيهَا صَلَحَ وَكِتَابَةُ (جو ایک موضع کا نام ہے خیبر میں) اس کا اکثر حصہ بزور فتح ہوا اور کچھ صلح سے بھی۔

ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

تین آدمیوں کو دہرا ثواب ملے گا۔ ایک تو اس شخص کو جو اہل کتاب میں سے ہو (یعنی یہودی یا نصرانی۔ بعضوں نے کہا صرف نصرانی مراد ہے کیونکہ شریعت عیسوی نے شریعت موسوی کو منسوخ کر دیا تھا۔ میں کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا عمل اسی شریعت موسوی پر تھا اور انجیل مقدس میں ہے کہ میں موسیٰ کی شریعت منسوخ کرنے کو نہیں آیا ہوں)۔

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ اِلَّا كِتَابُ اللَّهِ رَسِيْلُهُ
علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ کے پاس اللہ کی کتاب (قرآن) کے علاوہ اور بھی کوئی کتاب ہے (جو آنحضرتؐ نے خاص طور سے آپ کو دی ہو۔ جیسے بعض شیعہ حضرات گمان کرتے ہیں، کہ آں حضرتؐ نے دو کتابیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دی تھیں ایک کتاب الجفر و دوسری کتاب الجامع اور یہ کتابیں در پشت ائمہ اہل بیت کے پاس رہیں)۔

مَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَكْبَرُ مِنْ اَنَا مَتَّى اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ و فَاتَهُ كَاَنْ يَكْتُبُ وَلَا اَكْتُبُ۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (کہتے ہیں) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی صحابی نے مجھ سے زیادہ حدیثیں روایت نہیں کیں، مگر شاید عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی ہوں تو کی ہوں وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث لکھ لیتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔ مترجم کہتا ہے باوجود اس کے کہ ابو ہریرہ لکھتے نہ تھے اور عبداللہ بن عمرو لکھتے تھے اس پر بھی ابو ہریرہ کی حدیثیں عبداللہ بن عمروؓ سے بہت زیادہ ہیں کیونکہ عبداللہ بن عمروؓ کی مرویات سات سو سے زیادہ نہیں ہیں۔ اور ابو ہریرہؓ نے پانچ ہزار تین سو حدیثیں روایت کی ہیں، اور اسی کثرت روایت کی وجہ سے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کو ابو ہریرہؓ کی روایات میں شبہ پیدا ہوتا۔

اَيُّوْنِي بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا

بَعْدَہُ۔ آں حضرتؐ نے عرض من موت میں وفات سے تین روز پیشتر فرمایا، میرے پاس لکھنے کا سامان (دوات قلم کاغذ) ملے کر آؤ! میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں، اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو (یعنی اس کے موافق میری وفات کے بعد عمل کرو گے تو تم میں اختلاف پیدا نہ ہوگا اور راہ راست سے نہ بھٹکو گے۔ یہ حدیث القرقطاس کہلاتی ہے)۔

لَا تَأْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَامِ وَبِكُتُبِ الرِّسَالِ
حام میں قرآن شریف پڑھنا یا حدیث لکھنا منع نہیں ہے۔

اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ۔ میں تیری کتاب یعنی قرآن یا نام آسمانی کتابوں پر ایمان لایا۔

لَمْ يَصْلِحْ مَا كَتَبَ لَهُ۔ پھر جو اس کی تقدیر میں لکھی ہے وہ ناسخ ہو گئی (جمعہ کی فرض اور سنت)۔
سَكَتَبُ وَكَانَ حَذًا وَظَلَمُوْہُ۔ آنحضرتؐ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، تم اپنے مالک سے کتابت کر لو (یعنی کچھ روپیہ با قساط اس سے ٹھہرا لو جب اتنا روپیہ آدا کر دو تو تم آزاد ہو جاؤ گے۔ حالانکہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ آزاد تھے مگر ظلم سے غلام بنائے گئے تھے)۔

لَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكُتِبَ۔ حالانکہ آں حضرتؐ بھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے مگر آپؐ نے لکھ دیا، یہ آپ کا ایک معجزہ تھا کیونکہ آپ اُمی تھے یعنی پڑھے لکھے نہ تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ادب اور تعظیم اور عشق پیغمبرؐ کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے رسول کا لفظ مٹانا گوارا نہ کیا حالانکہ آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ رسول اللہ کا لفظ مٹا کر ابن عبداللہ لکھ دیں)۔

دَعَا اِلَّا نَصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ۔
آپؐ نے انصاری لوگوں کو بلا یا کہ بحرین کے ملک میں ان کو قلعے دے کر سندیں لکھوا دیں۔

فِي كِتَابِ عَمَلِہُ۔ پھر اس بچہ کا عمل لکھا جاتا ہے کہ دُنیا میں آکر کیسے کیسے کام کرے گا اچھے یا بُرے حالانکہ

تقدیر الہی میں روز ازل سے اُس کے اعمال مقرر ہو چکے تھے مگر اُس وقت فرشتہ کو وہ معلوم کرائے جاتے ہیں اور اُس کو لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

کُتِبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی ہے (اسی کے مطابق دنیا میں ظہور ہوتا ہے) کُتِبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَكَ فَوْقَ الْعَرْشِ۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی وہ اُسی کے پاس ہے اس کے تحت ہر اس میں یہ ہے کہ میرا رحم و کرم میرے غضب پر غالب ہوگا (اس حدیث میں متاخرین منکلمین اور جمعیہ اور معتزلہ نے بے فروغ تاویل کی ہے اور اہل حدیث اس کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہیں)۔ کَا تَبَّتْ أُمِّيَّةُ بْنُ خَلْفٍ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُمیہ بن خلف سے کتابت کی تھی (حضرت بلال اس کے غلام تھے۔ وہ مردود آپ کو سخت تکلیفیں دیا کرتا صرف اس وجہ سے کہ آپ مسلمان ہو گئے تھے آخر جنگ بدر میں خود بلال کی شرکت سے واصل جہنم ہوا)۔

فَكُتِبَ مَا قَتَلْنَا۔ یہود کے اس گروہ نے لکھا ہم نے اس کو قتل نہیں کیا۔

إِنَّمَا أَنْتَ آخِي فِي دِينِ اللَّهِ وَكِتَابِهِ۔ (اے حضرت) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب انھوں نے کہا کہ عائشہ تو آپ کی بھینسی ہے، آپ اس سے کیونکر نکاح کر سکتے ہیں؟ تم تو میری دینی بھائی ہو اللہ کی کتاب کے موافق (لَا نَمَّا أَلْمُؤْمِنُونَ) اِخْوَةٌ نَبِيٍّ بھائی نہیں ہو، تو تمھاری بیٹی میرے لئے درست ہے۔

کُتِبَ الْحَسَنَاتِ شُمُّ بَيْنَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے نیک باتوں کو لکھا پھر ان کو بیان فرمایا (یعنی اے حضرت کی زبان پر معلوم ہوا کہ حسن اور صبح شرعی میں نہ کہ عقلی)۔

يُعَلِّمُ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يَعْلَمُ الْكِتَابَ الْبَهْرُ۔ ان کلموں کو اس طرح سکھاتے تھے (اہتمام اور احتیاط کے ساتھ) جس طرح قرآن سکھاتے تھے۔

لَمَّا اسْتُخْلِفَ الْعَبْدُ يُقُ كُتِبَ لَهُ كِتَابُ الزُّكَاةِ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے انھوں کے لئے زکوٰۃ کی کتاب لکھ دی (جس میں زکوٰۃ کے مسائل اور نصایات اور مقادیر مذکور تھے)۔

مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَفَس۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ حرف لکھے ہوں گے (بہ قلم قدرت) ک، ف۔ یعنی یہ کافر ہے مومن پر یہ حرف ظاہر ہو جائیں گے اور کافر اور شقی پر پوشیدہ رہیں گے۔ بعضوں نے کہا ان حرفوں کے لکھے ہونے سے یہ مراد ہے کہ مومن اس کا چہرہ دیکھتے ہی پہچان لے گا کہ یہ وہی کافر مردود و دجال ہے جس کی نشانیاں آنحضرتؐ نے بیان فرمادی ہیں۔ اول تو وہ کانام ہوگا جو ایک بڑا عیب ہے۔ دوسرے کھانا، پیتا، موتنا، ہنگنا ہوگا ایسا شخص خدا نہیں ہو سکتا، وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا)۔

فَيُكْتَبَانِ۔ پھر دونوں باتیں لکھی جاتی ہیں یعنی یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید۔

لَيَكُنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اُس کا نام جھوٹ میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں وہ جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے) حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا۔ کوئی آدمی سچ کہنا لازم کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا نام سچوں میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں سچا مشہور ہو جاتا ہے۔ مصنف لوگ کتابوں میں اس کو سچا لکھتے ہیں یا فرشتوں اور عالم بالا میں اس کا نام سچوں میں لکھا جاتا ہے یا مخلوق کے دلوں پر اس کی سچائی نقش ہو جاتی ہے، سب لوگ اُس کو راست باز سمجھتے ہیں)۔

کُتِبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلْقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَجَحْمُسَيْنِ۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنانے سے پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھ دی۔ (جو سمجھ ہونے والا تھا وہ لوح محفوظ میں لکھ دیا یا پچاس ہزار

برس سے ایک مدت دراز مراد ہے ورنہ آسمان زمین کے پیدا ہونے سے پہلے برس کا وجود کیونکر ہو سکتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَامٍ أُنْزِلَتْ مِنْهُ آيَاتٍ. اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب یعنی لوح محفوظ زمین آسمان پیدا ہونے سے دو ہزار برس پہلے لکھی، اس میں سے دو آیتیں اُتری ہیں یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ لوح محفوظ سب ایک بار نہیں لکھی گئی، ممکن ہے کہ پچاس ہزار برس پہلے ان کا لکھنا شروع کیا ہو اور دو ہزار برس پہلے بھی اس کا کوئی حصہ لکھا ہو، دوسرے کہ پچاس ہزار یا دو ہزار برس سے امداد اور شمار مراد نہیں ہیں بلکہ ایک مدت دراز مراد ہے جیسے ادھر گزر چکا۔

خَرَجَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهِ كِتَابَانِ. آں حضرت ۳ ایک بار برآمد ہوئے آپ کے دونوں ہاتھ میں ایک ایک کتاب تھی (ایک میں ہستی لوگوں کے نام، ان کے باپ دادا اور قبیلوں کے نام مذکور تھے دوسری میں دوزخ والوں کے نام، ان کے باپ دادا قبیلوں کے ساتھ درج تھے یہ کتابیں گویا آپ بہ طور کشف دیکھ رہے تھے اور انھوں میں لے ہوئے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے لکھ دیا ہے کہ کون ہستی ہے کون دوزخی)۔

فِيهَا كِتَابٌ كُلُّ مَوْلُودٍ وَتُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ. اُس شب میں سال بھر تک جو لوگ پیدا ہونے والے ہیں، وہ لکھے جاتے ہیں (اسی طرح اس سال جو لوگ مرنے والے ہیں) ان کے اعمال بھی جو اس سال اُٹھنے والے ہوتے ہیں، وہ بھی لکھے جاتے ہیں۔

كِتَابُ كَلْبٍ بِمِثْلٍ. (جو شخص کوئی وظیفہ پڑھتا ہے یا دوسرا کوئی نیک کام کرتا ہے لیکن بیماری کی وجہ سے نہ کر سکے تو) اُس کے لئے اتنا ہی ثواب لکھا جائے گا جتنا اس کے کرنے میں لکھا جاتا تھا۔ اس لئے کہ وہ معذور ہے بیماری

کی وجہ سے مجبور ہے اگر تندست ہوتا تو ضرور اپنا معین و نصیب پڑھتا یا وہ نیک کام کرتا)۔

كِتَابٌ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَطَّةٌ مِنَ الزَّيْنَةِ. ہر آدمی پر اُس کے زنا کا حصہ لکھا گیا ہے (آنکھ ملی ہے، دل ملا ہے، شرمگاہ ملی ہے پورا زنا یہ ہے کہ آدمی اجنبی عورت سے جماع کرے اور اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ آنکھ سے برہوت اجنبی عورت کو دیکھے یا دل میں اس کی طرف میلان پیدا ہو)۔

لَا أَتَطَهَّرُ إِلَّا صَلَّيْتُ مَا كَتَبَ اللَّهُ. جب میں وضو کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جتنی نماز میری قسمت میں لکھی ہے اس کو ادا کرتا ہوں۔

الْأَشْرَافُ الْكُتُبُ. تم لکھنے والے فرشتوں کو آرام نہیں دیتے (برابر باتیں کئے جاتے ہو یا اعتدال سے زیادہ عمل کرتے ہو تو لکھنے والے فرشتوں کو فرست ہی نہیں ملتی، اس حدیث کا یہ مقصود ہے کہ کام میں اعتدال اور میانہ روی عمدہ بات ہے)۔

تَوَلَّى مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَانٌ. اگر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ نہ ہوتا (یعنی لعان کی آیت) تو میں اُس عورت کو کچھ کر کے بتلاتا کہ کیونکہ بظاہر حال بچہ کی صورت اور شکل دیکھ کر یہ صاف یقین ہوتا ہے کہ اس نے زنا کر لیا اور وہ سنگسار کرنے کے لائق ہے مگر اس صورت میں جب گواہ نہ ہوں اللہ تعالیٰ نے لعان کا حکم اتنا رہا ہے اور لعان کر لینے سے زنا کی حد ساقط ہو جاتی ہے)۔

مُعَاوِيَةُ وَصِيٍّ كَاتِبِهِ. معاویہؓ کے باب میں جو آل حضرت عائشہؓ سسرالی رشتہ رکھتے تھے (اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہؓ کے بھائی تھے) اور آپ کے منشی تھے۔

يَكْتُبُ اللَّهُ رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. اللہ تعالیٰ اپنی رضا مندی قیامت تک اس کے لئے لکھ دیتا ہے (اس کو دنیا کے فتنوں اور قبر اور آخرت کے ہول اور عذاب سے بچاتا ہے)۔

مَكْتُوبٌ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى يَدُ قَنْ مَعَهُ أَخْخَرَتْ
کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ دفن
ہوں گے (قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ ۴ آسمان سے
اُتریں گے تو دجال کو مار کر چالیں برس تک زندہ رہیں گے،
شادی کریں گے، آپ کی اولاد ہوگی، پھر انتقال فرمائیں
گے تو اسی حجرہ میں جس میں آنحضرت مدفون ہیں اور اس میں
ایک قبر کی جگہ باقی ہے آپ دفن ہوں گے)۔

مَا أَجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُو
كِتَابَ اللَّهِ. جب کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں (کسی مسجد میں)
جمع ہو کر قرآن پڑھیں (یا پڑھائیں اس کا ترجمہ اور تفسیر لوگوں
کو سمجھائیں، اُس کے دقائق اور نکات بیان کریں)
اُکٹبا فی صحیفتنا آتی اَشْهَدُ۔ ہمارے صحیفہ میں
یہ لکھ دو، میں یہ گواہی دیتا ہوں۔

إِنَّكَ تَأْتِي أَهْلَ كِتَابٍ۔ تم اہل کتاب کے لوگ کے رخصت
کے۔

لَمَّا خَصَّيْتُ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ۔ مگر آپ اللہ کی کتاب
کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجیے۔

فَمَنْ أَنْ يَجْزِيَنَّ الْقُبُورَ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا۔
آں حضرت نے اس سے منع فرمایا کہ قبر کو کچھ سے بچتے بنائیں
یا اس پر کتبہ لگائیں جس پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ فلاں شخص کی قبر
ہے اور اس کے اوصاف اور حالات اور تاریخ وفات بھی اس
میں ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا قرآن کی آیتیں یا دوا لکھنا مراد ہے
جو جاہلوں کا فعل ہے)۔

كُتِبَتْ لَكُمْ يَوْمَ كُتِبَ لَكُمْ يَوْمَ كُتِبَ لَكُمْ يَوْمَ كُتِبَ لَكُمْ
قدم لکھے جاتے ہیں۔

كُتِبَ مِنَ الذَّكَاءِ كَيْفَ يَنْبَغِي اللَّهُ۔ اللہ کی یاد کرنے والوں
میں اس کا نام لکھا جائے گا۔

اُكْتُبُوا لِكُنْ شَاكًا۔ الوشاہ کے لئے یہ مضمون لکھ دو۔
اَلْكِتَابَةُ هِيَ مِمَّا اَلْعَمَّ اللَّهُ بِهِ عَلَى اَلْاَلْسَانِ

کتابت اللہ کی ایک نعمت ہے جو آدمی کو ملی (اسی کی وجہ سے
اگلے لوگوں کے حالات اور وقائع معلوم ہوتے ہیں۔ علیم کی
بقا ہوتی ہے دور دراز شخص کو آدمی اپنا مطلب بتا سکتا ہے
غرض ہزاروں فوائد اس کے ہیں)۔

اَوَّلُ مَنْ كُتِبَ بِاَلْقَلَمِ اَدَمُ وَقَبْلَ اَدَمَ
سب سے پہلے جس نے قلم سے لکھا وہ حضرت آدم ہیں یا
حضرت ادریس۔

کُتِبَ۔ چپکے سے کہنا۔

کُتِبَتْ۔ ہلکی چال یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلد چلنا۔
کُتِبَ۔ شمار کرنا، گننا، نرم آواز کرنا، جوش مارنا، پھد
پھد کرنا جیسے تازہ گھڑے یا مراحی میں پانی ڈالنے سے ہوتا ہے
قلقل قلقل کرنا، بڑائی کرنا، ذلیل کرنا۔

اَلْکِتَابُ اور اَلْکِتَابَاتُ۔ بمعنی کُتِبَ ہے اور مُسْنَدُ۔

کُتِبَ۔ کم گوشت مرد یا عورت۔

کُتِبَ۔ ایک بار زمین کی سبزی۔

کُتِبَ۔ خراب مال۔

کُتِبَتْ۔ ہانڈی کے جوش کی آواز اور سینہ میں
سے جو آواز پیدا ہو۔

فَتَكَاتِ النَّاسُ عَلَى الْمِيْضَانِ۔ لوگ وضو کے برتن
پر جمع ہو گئے (اصل میں تَكَاتُ لوگوں کا جوم ایک دُور
کے ساتھ۔ یہ ماخوذ ہے کُتِبَتْ سے۔ یعنی جو آواز سینے سے
نکلے جیسے ہڈیاں اور غَطِيط ہے۔ نہایہ میں ہے کہ
زخشری نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن محفوظ فتکات
النَّاسُ ہے بائے موحده سے جیسے ادھر گر چکا)

وَهُوَ مُكْتَسِبٌ كَهَ کُتِبَتْ۔ حضرت حمزہؓ لوگوں
کو داب رہے تھے (ان کو قتل کر رہے تھے) ان کے سینہ میں
سے آواز نکل رہی تھی (یہ شجاعت اور حمیت کا جوش تھا)

قَدْ جَاءَ جَيْشٌ لَا يَكْتُوْا وَلَا يَكْتُوْا۔ ایسا
شکر آپہنچا جس کا شمار نہیں ہو سکتا نہ وہ رُک سکتا ہے۔

کُتَاتَة - ایک مقام کا نام ہے۔ نیز کے اطراف میں جو جعفر بن ابی طالب کی اولاد کا تھا۔

کُتَد - ایک ستارہ ہے، اور آدمی یا گھوڑے کے جسم کا وہ مقام جہاں دونوں مونڈھے ملتے ہیں یا دونوں مونڈھوں کے درمیانی حصے سے بیٹھنا یا وہ مقام جہاں گردن گڑی (اس کی جمع آگٹاد اور گٹود ہے)۔

جَبِيلُ الْمَشَاشِ وَالْكُتَدِ - اس حضرت کے جوڑوں کی پٹیاں اٹھی ہوئی اور مونڈھوں کا درمیانی حصہ بھی بڑا اور مضبوط تھا۔

مُشَفِّقُ الْكُتَدِ - مونڈھوں کا درمیانی حصہ اٹھا ہوا گٹا یومر الخنداق نَسْفُلُ الْتَوَادِ عَلَا الْكُتَادَا - زم خندق کی جنگ میں مٹی اپنے کانڈھوں کے درمیان پیٹھ پر ڈھورہ تھی۔

کُتَع - لیجنا، مستند ہونا، منقبض ہونا، مل جانا، بھاگ جانا، حلف کرنا، دوڑنا، دوڑ چلے جانا۔

کُتَع - مُسْتَعِدُّ هَوْنًا، منقبض ہونا، مل جانا۔

تَكْتَبُج - کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

مَكَاتَعَةٌ - قتال کرنا۔

وَكَا تَع - پے درپے جانا۔

تَكْتَاعٌ - ذلیل ہونا، منقبض ہونا۔

کُتَعٌ وَجْخِلٌ، ذلیل، کمینہ، بھیڑ بالومڑی کا خراب بچہ (کُتَعٌ تابع آتا ہے جمع کا جیسے کُتَعَاءُ جَمْعَاءُ کا۔

عرب لوگ کہتے ہیں رَأَيْتُ أَخَوَاتِي جَمْعَ کُتَعٍ میں نے تیری سب بہنوں کو دیکھا اور اِشْتَرَيْتُ هَذَا الدَّارَ جَمْعَاءَ کُتَعٍ عَمِیں نے یہ گھر سب کا سب خریدا۔ اور

اَكْتَعَجَّ أَجْمَعُ کا تابع آتا ہے جیسے اَكْتَعَيْنَ أَجْمَعِينَ کا لَتَدُّ لَنَا الْجَنَّةَ أَجْمَعُونَ اَكْتَعُونَ إِلَّا مَنْ شَرَّدَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ سَبَّكَ سَبَّ بَهْشْت میں جاؤ گے (یعنی آخری لمحہ) نامہر مسلمان کا بہشت ہو گا گو چند روز تکلیف اٹھائے

کے بعد، مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابل شرارت اور سرکشی کرے (ایسا شخص کافر یا مشرک ہی ہو گا گو نام کا مسلمان ہو۔ بڑی شرارت اور سرکشی یہ ہے کہ مالک حقیقی کے برابر دوسروں کو کر دے، اُن کو مصیبت کے وقت بکائے اُن کی پوجا کرے اللہ کے احکام اور اس کی شریعتوں کا ٹھٹھا کرے)۔

بَبَّعٌ کُتَبُج - پورا پہاڑ۔

کُتَفٌ - دھیمی چال چلنا یا مونڈھوں کو ہلا کر نرمی کرنا، دونوں ہاتھ مونڈھوں پر باندھنا (جیسے کُتَاتُ ہے) مونڈھے پر مارنا، مونڈھا زخمی کرنا، بڑا جاننا۔

کُتَفَانٌ - جلد پلنا۔

تَكْتَبُجُ - دونوں ہاتھ مونڈھوں پر باندھنا، پھوٹے پھوٹے ٹکڑے کاٹ کر کرنا۔

تَكْتَفُجُ - دونوں ہاتھ سینے سے ملا لینا۔

کُتَاتُ - وہ رتھی جس سے مشکیں کی جاتیں۔

کُتَعُ - وہ چوڑی ہڈی جو مونڈھے کے پیچھے ہوتی ہے (عرب لوگ بجائے کاغذ کے اس پر لکھا کرتے تھے)۔

الَّذِي يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ شَعْرًا كَالَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْنُوعٌ - جو شخص بالوں کا جوڑا سر پر باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مشکیں بندھا ہوا نماز پڑھے اس کے دونوں ہاتھ زمین پر نہیں لگ سکے اسی طرح جوڑے والے کے بال زمین پر نہیں گرے)۔

اَلْمُتَوَنِّي بِكُتَفٍ وَدَوَاةٍ اَكْتَبُ لَكُمْ كِتَابًا - میرے پاس مونڈھے کی چوڑی ہڈی اور دوات لے کر آدمی تم کو ایک کتاب لکھوادوں، تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو گے (اگر اس کتاب پر چلتے رہو گے)۔

وَاللَّهِ لَا دَرَمَيْنَ يَهَابَيْنِ اَكْتَفَا فَاَكْتَفَا فَاَكْتَفَا - کی میں تو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے نیچے میں ڈال دوں گا (تم اُس کو اٹھائے اٹھائے پھرو گے بھول نہ سکو گے

اس کتاب پر چلتے رہو گے)۔

وَاللَّهِ لَا دَرَمَيْنَ يَهَابَيْنِ اَكْتَفَا فَاَكْتَفَا فَاَكْتَفَا - کی میں تو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے نیچے میں ڈال دوں گا (تم اُس کو اٹھائے اٹھائے پھرو گے بھول نہ سکو گے

اس کتاب پر چلتے رہو گے)۔

ایک روایت میں بَيْنَ اَصْنَا فِكْمُ ہے نون سے یعنی تمہارے مکانوں کے صحن اور اطراف میں ڈال دوں گا ہمیشہ تمہاری نظر اُس پر پڑے گی (مطلب یہ ہے کہ خوب مشہور کروں گا بار بار اُنہاؤں کا تا کہ تم تنگ ہو)۔

قَوْضَعَهَا فِي ظَهْرِ بَيْنِ كَتَفِيَّ اُس کو میری پیٹھ پر دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیا۔
اَكَلَ عِنْدَهَا كَتَفًا۔ ان کے پاس آں حضرت نے بکری کے مونڈھے کا گوشت کھایا۔

اَكَلَ كَتَفَ شَاةٍ وَكَمْ يَوْضَعًا بَكْرِي كے مونڈھے کا گوشت کھایا پھر وضو نہیں کیا۔
كَتَفَتُ۔ قہقہہ سے کم ہنسا، آہستہ چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی سے (جیسے تَكَتَكَت ہے)۔
كَتَلُ۔ روک رکھنا، قید کرنا۔

كَتَلُ۔ چپک جانا، لعاب دار ہونا۔

كَتَبِيلُ۔ گول پھرانا، جمع کرنا۔

مَكَاتِلُكَ۔ بمعنی مُقَاتِلَةٌ ہے۔

اِنْكَتَالُ۔ گزر جانا۔

اَتَى بِمَكْنَلٍ مِّنْ تَمَرٍ۔ ایک تھیلہ کھجور کا آپ کے پاس لایا گیا۔

مِثْكَتَلُ۔ وہ بارہ جس میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے (اس کی جمع مَكَاتِلُ ہے)۔

فَخَاجُوا اِمْسَاجِيَهُمْ وَمَكَاتِلِيَهُمْ۔ یہودی لوگ اپنی پکاسین بھاڑے اور تھیلے لے کر نکلے۔

وَاَسْرَمَ عَلٰى اَفْعَالِهِمْ۔ ان کی گدیوں پر آفت بھی (یہ اَكْتَلُ سے اخذ ہے بمعنی مصیبت اور زمانہ کی سختی اور كِتَالُ۔ بڑی گُزَران، خراب زندگی، بوجھ۔ ایک روایت میں بِمَنْكَلٍ ہے یعنی عذاب یہ نِکَال سے نکلا ہے)۔

كَانَ سُلَيْمَانُ يَصْنَعُ فِي الْمَكَاتِلِ۔ حضرت سلیمانؑ زنبیلیں بنایا کرتے تھے (باوجودیکہ ایسے بڑے بادشاہ تھے)

كَتَمُ يَكْتُمَانُ۔ چھپانا

كَتُومٌ۔ اونٹنی کا مِکْتَامٌ یا كَتُوم ہونا۔ یعنی وہ اونٹنی جو جنتی کے وقت اپنی دُم نہ اٹھائے نہ آواز کرے نہ اُس کا حمل معلوم ہو۔

تَكْتُمُ۔ چھپانا، خوب چھپانا۔

مَكَاتِمُ۔ چھپانا۔

كَاتَمُ۔ ایک دوسرے کے ساتھ چل کر چھپانا۔

اِكْتَامُ۔ چھپانا۔

اِسْتِكْتَامُ۔ چھپانے کی درخواست کرنا۔

سِرْكَا لَعْمُ۔ پوشیدہ راز۔

كَتَحُ۔ اور كَتَمَانُ۔ بسمہ (روسمہ)۔

كُنَّا نَمْتَشِطُ مَعَ اَسْمَاءَ قَبْلَ الْاِحْرَامِ وَنَذْهَبُ بِالْمَكْتُومَةِ۔ ہم لوگ اسماء بنت ابی بکرؓ کے ساتھ احرام سے پہلے کنگھی کرتے تھے اور تیل لگاتے۔

مَكْتُومَةٌ۔ وہ ایک سرخ تیل ہے جس میں عرب لوگ زعفران ملائے ہیں، بعضوں نے کہا كَتَحُ ملائے ہیں یعنی بسمہ جس سے بالوں کو سیاہ کرتے ہیں)۔

اِنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يَصْبِغُ بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ۔ ابو بکرؓ ہندی اور روم کا خضاب کرتے (یعنی صرف ہندی کا یا صرف روم کا ورنہ دونوں کے ملائے سے سیاہ خضاب ہو جاتا ہے اور صحیح روایت میں اس کی مانعت مذکور ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں بِالْحِنَاءِ اَوْ الْكَتَمِ ہے۔ نہایت میں ہے کہ تمام روایتوں میں باوجود اختلاف کے بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ ہے (واو جمع کے ساتھ)۔

اِحْفَرْتُ تَكْتَمَ بَيْنَ الْفَاتِ وَالْذَّامِ۔ عبد المطلب کو (خواب میں) کہا گیا کہ تَكْتَمُ یعنی زمزم کو اُس مقام پر گھودو جہاں گوبر، لید، خون وغیرہ پڑا ہوا ہے (مہوایہ تھا کہ زمزم کا کنواں قبیلہ جرم کے بعد پٹ پٹا کر بالکل چھپ لے اس کو ہندی کے ساتھ ملا کر خضاب کرتے ہیں)۔

باب الکاف مع النون

گیا تھا جب عبد المطلب کو خواب میں یہ بشارت ہوئی تو انھوں نے وہاں کھدوانا شروع کیا اور زمزم کا کنواں اُس سرِ نو تیار ہوا۔

مکتوم۔ اس حضرت کی کمان کا نام ہے کیونکہ تیر چلانے کے وقت وہ ہلکی آواز دیتی تھی۔

مَنْ سَأَلَ عَنْ عِلْمٍ فَكُتِبَ لَهُ الْكِتَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِكَيْفِهِ مِنْ تَأْيِيدٍ. جو شخص علم دین کی کوئی بات (جو جانتا ہو) اس سے پوچھی جائے اور وہ اُس کو چھپائے تو قیامت کے دن اُس کی لگام اس کو پہنائی جائے گی (جب کوئی دین کا مسئلہ پوچھے اور وہ جانتا ہو تو اس کا چھپانا سخت گناہ ہے) كُتِبَ لَكَ أَنْ آتَيْتَ عِلْمًا مَا كُتِبَتْ لَكَ بِهِ. (ابن عباس نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہو تا کہ علم دین چھپانے والا میں ہو جاؤں گا (اور مواخذہ میں گرفتار ہوں گا) تو میں سجدہ حروری کے سوال کا جواب نہ لکھتا (اس سے خط و کتابت نہ کرتا کیونکہ وہ خارجی اور پکا بدعتی تھا)۔

مکتوم۔ امام رضا کی والدہ کا بھی نام تھا۔ امام موسیٰ کاظم نے ان کا نام طاہرہ رکھا، جب امام رضا ان کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔

مکتوم۔ اس حضرت کے ایک گھوڑے کا بھی نام تھا۔ ابنِ امیر مکتوم۔ مشہور صحابی ہیں جو اذان دیا کرتے تھے آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے، ان کا نام عمرو یا عبد اللہ تھا۔

کتان۔ چپک جانا، میل اُچھلا ہو جانا۔

کتانین اور اکتانین۔ چپکانا۔

لَا تَكُنْ لَكَ تَوْنٌ. تو جو پیٹ جانے والی ہے (جو تجھے ہاتھ لگاتا ہے تو اس کے گلے پڑ جاتی ہے۔ یہ کتن الون سے نکلا ہے یعنی میل چپک گیا۔ نہایت یہ ہے کہ کتن کہتے ہیں دیوار میں دھواں لگ جائے کو)۔

کتانہ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں۔

کتانہ۔ پانی کے اُپر آ جانا، پھین اُٹھنا، پھین لے لینا، ملائی جو دودھ پر جھے کھا لینا، سبزی کا بلند ہونا، لنبہ ہونا۔ کتنہ اللہ بن۔ دودھ کی بالائی یا چکنائی جو اُپر اُجھاتی ہے۔

کتائب۔ جمع کرنا، داخل ہونا، حملہ کرنا، کم ہونا، قریب ہونا، موقع دینا۔

کتائب۔ کم ہونا۔

مکتائبہ۔ نزدیک ہونا۔

اكتائب۔ کتبہ پلانا، نزدیک ہونا۔

انكتائب۔ جمع ہونا۔

کتائب۔ بہت۔

کتائبہ۔ مٹی۔

کتائبہ۔ ریتی کا ٹیلہ (تہ)۔

ان اکتائبکم التورم قاتباؤہم یا اذا اکتبوا قادموہم بالسنبل۔ یعنی جب کافر زور آجائیں تمھارے نزدیک ہو جائیں، اُس وقت ان پر تیر چلاؤ (تاکہ تیر اور نشانہ ضائع نہ جائے)۔

وَلَنْ رَجَالَ أَنْ قَدْ اُكْتُبَتْ اِطْمَاعُهُمْ۔ کچھ لوگوں نے گمان کیا کہ ان کی طمع نزدیک آن پہنچی۔

لَعَنَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمُغِيبَةِ فَيَخْذُ عَنْهَا۔

یا اکتائبہ۔ کوئی تم میں سے اس عورت کے پاس جاتا ہے جس کا خاوند غائب ہوتا ہے پھر ایک تھوڑا سا دودھ یا کھانا دے کر اس کو مٹھا لیتا ہے (کتنبہ قلیل دودھ یا کھانا) فجلبت لہ کتنبہ۔ میں نے تھوڑا سا دودھ آپ کے لئے دیا (کر تانی نے کہا کتنبہ ایک بار جو دودھ دیا جا یا ایک پیالہ دودھ کا یا قلیل دودھ)۔

یَمْنَحُ أَحَدُكُمْ اَلْکُتْبَةَ۔ کوئی تم میں سے تھوڑا دودھ

کسی کو عطا کرتا ہے (دوسرے کا جانور مستعار دیتا ہے)
 کُنْتُ فِي الْمَقْعَةِ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِمَنْ عَجُوَ فَكَتَبَ بِمِسْكَ وَقِيلَ كَلَوْ وَكَالَوْ عَجُوَ -
 میں مسجد کے سائبان میں رہا کرتا رہاں ہاجرین کے فترا
 اور محتاج لوگ رہا کرتے تھے (ایک بار اس حضرت نے عجوہ کجور
 ہم لوگوں کے لئے بھیجی (عجوہ ایک عمدہ قسم کی کجور ہے) وہ
 ہمارے سامنے ڈال دی گئی اور ہم سے یہ کہا گیا کہ اس کو
 کھاؤ لیکن بانٹو نہیں (تقسیم نہ کرو بلکہ سب مل کر کھاؤ اس
 میں برکت ہوتی ہے)۔

جُثْتُ عَلَيَّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ قَرْنُ نَعْلٍ مَذْمُومٌ
 میں حضرت علیؑ کے پاس آیا لوگوں کا ایک ڈھیران کے پاس
 پڑا ہوا تھا۔

ثَلَاثَةٌ عَلَى كُتُبِ الْمَسَاكِ يَا عَلِيُّ كُتُبَانِ الْمَسْكِ
 تین آدمی (قیامت کے دن) مشک کے ٹیادوں پر بیٹھے ہوں گے۔
 عِنْدَ الْكُتُبِ الْأَحْمَرِ۔ اس حضرت مسلم فرماتے
 ہیں اگر میں بیت المقدس میں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰؑ کی
 قبر بتلا دیتا وہ) لال رتی کے ٹیلے کے پاس ہے۔

خَلَقَ جُجُوجٌ أَدَمَ مِنْ كُتُبِ خِيَابَةِ - آدمؑ کے
 سینہ کی ہڈیاں اللہ تعالیٰ نے ضریرہ کی رتی کے ٹیلے سے بنائیں۔
 وَإِنْ لَمْ يَحْدِ إِلَّا كُتُبًا مِثْلَ رَمْلِ - اگر ضریری
 کے ٹیلے کے سوا اور کوئی آرم نہ پائے تو اسی کی آرمیں جنت
 پوری کرے۔ بہر حال پردہ پوشی جہاں تک ہو سکے ضروری
 ہے۔

يَضَعُونَ ثِيَابَهُمْ عَلَى الْوُثْبِ خِيُومٍ لِيَتَمَّ - اپنے
 کپڑے گھوڑوں کے کواٹ پر رکھ لیتے ہیں (یہ کواٹبہ کی
 جمع ہے یعنی گھوڑے کا وہ مقام جو زین کے سامنے ہوتا ہو
 لے ضریرہ - ایک معتم کا نام ہے مدینہ سے چھ میل پر۔ اس میں وہ ایک عورت کا نام تھا جو اس موضع میں رہتی تھی وہ

۱۵ ایک روایت میں یضعون وراحمہ ہے یعنی اپنے نیرے۔ ۱۶ منہ
 ۱۷ جمع ابجرین ہیں جو یعنی چھوٹی ڈاڑھی اور گھنی ہوتی۔ ۱۸ منہ

جہاں دونوں مونڈے ملتے ہیں)۔

كُنْتُ رَجُلًا أَنْ قَدِ اكْتَشَبْتُ نَهْرَهَا - بے لویوں
 نے گمان کیا کہ ان کو ٹہلتیں مل گئیں ران کی فرستیں کٹھا

کٹھ - کھنی ڈاڑھی والا۔

كُنَّا قَهْ اِدْرُ كُؤُفَةً - گھناپن، کثافت۔

كُنْتُ - غلیظ ہونا، زلدار ہونا، نکال پھینکنا۔

اَلْكَثَاثُ - ڈاڑھی گھنی ہونا

كُنَّا نَأْوُ - جس زمین میں خاک بہت ہو۔

كُنْتُ اللَّحِيصَةِ - آنحضرتؐ کی صفت جو یعنی گھنی ڈاڑھی

والے رہا یہ میں ہے کہ ڈاڑھی کی کثافت یہ ہے کہ باریک

اور لمبی نہ ہو بلکہ اس میں کثافت اور دلدار ہونا ہو)۔

تَوَمَّرْتُ - گھنی ڈاڑھی والے لوگ۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ - فَقَالَ يَدُ هَبْ مُحَمَّدٌ

إِلَى مَنْ أَخْرَجَهُ مِنْ بِلَادِهِ قَامًا مِّنْ كَحْمِ جِجْجِهِ

كَوْكَانَ قَدْ دُمُهُ كَتَّ مَخْفِيَةً فَلَا يَعْنَاؤُ - اس حضرتؐ

عبداللہؐ میں اُن کی پر سے گزرے (جو پکا منافق تھا) تو کیا کہنے

لگا محمدؐ تو ان لوگوں کے پاس جاتے ہیں جنہوں نے ان کو نکالا

(یعنی مکہ والوں کے پاس) اور جس نے ان کو نہیں نکالا بلکہ

ان کے آنے سے اس کی ناف خاک آلودہ ہو گئی (اس نے اپنے

تئیں مراد لیا کیونکہ اس حضرتؐ کی تشریف آوری کی وجہ سے

اس کو سرداری نہ مل سکی) اُس کے پاس نہیں آتے۔

رکبوں آتے جب کہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ عبداللہؐ منافق

ہے۔ یہ کُتُكْتُ سے نکلا ہے بمعنی خاک)۔

كُتُفٌ - غالب ہونا کثرت میں۔

كُتُفٌ - بہت ہونا۔

۱۵ ایک روایت میں یضعون وراحمہ ہے یعنی اپنے نیرے۔ ۱۶ منہ

۱۷ جمع ابجرین ہیں جو یعنی چھوٹی ڈاڑھی اور گھنی ہوتی۔ ۱۸ منہ

تھے اور دشمن ہزاروں کی تعداد میں، پر آپ نے ان سب سے مقابلہ کیا۔

وَلَهَا ضَمًّا لِّأَكْثَرِ الْكَثْرَةِ فِيهَا. اسی عورت کی سونکیں ہوتی ہیں تو وہ اس کے حق میں بہت باتیں بناتی ہیں طرح طرح کے عیب لگاتی ہیں (تاکہ غاوند کا دل اُس کی طرف سے پھر جائے)۔

وَكَانَ حَسَنًا مِّمَّنْ كَثُرَ عَلَيْهِ. حسان بن ثابتؓ نے حضرت عائشہ رضی کی نسبت بہت باتیں بنائیں وہ بھی تہمت لگانے میں شریک تھے۔

أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَهُوَ مَكْتُورٌ عَلَيْهِ. میں ابو سعید کے پاس آیا اُن پر لوگ کثرت سے جمع تھے (جو اپنے اپنے حقوق اور قرضوں کا اُن سے مطالبہ کرتے تھے)۔

أَكْثَرُ عَلَيْنَا أَبُو هُرَيْرَةَ. ابو ہریرہؓ نے ہم سے بہت حدیثیں بیان کیں (اس وجہ سے خیال ہے کہ کہیں اُن کو اشتباہ نہ ہو گیا ہو، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھولے تھے۔ تو عبد اللہ بن عمر رضی نے اپنا شبہ رفع کرنے کے لئے اس حدیث کی تصدیق حضرت عائشہ رضی سے کرائی، اُن کو یہ شبہ ہوا کہ شاید کثرت روایات کی وجہ سے سہواً ابو ہریرہؓ نے اس حدیث کو مرفوع کر دیا ہو۔ جب حضرت عائشہ رضی نے بھی تصدیق کی کہ اس حدیث نے ایسا فرمایا تھا تو عبد اللہ بن عمر رضی کا شبہ دور ہو گیا، لَا تَنْتَبِهْ أَكْثَرُ مِنِّي عَدَدِ نَجْوَى السَّمَاءِ میں اُن کے پاس آسمان کے تاروں کے شمار سے زیادہ آیتا (یہ صرف کثرت عبارت ہے۔ جیسے کہتے ہیں میں نے ان سے ہزار بار کہا۔ یعنی بہت بار کہا)۔

اللَّهُمَّ أَكْثَرُ مَا لَكَ. یا اللہ اس کے مال کو زیادہ کر (اس حدیث سے اس نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے کہ مال داری، مفلسی اور محتاجی سے بہتر ہے، دوسرے لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ وہ مال داری افضل ہے جس میں تقویٰ

تکثیر بہت کرنا۔

مَكَثَرَةٌ: کثرت میں غالب ہونا، کثرت مال اور اولاد کی وجہ سے اترانا، فخر کرنا۔

اَكْثَرُ: بہت کرنا بہت لانا، خوشہ نکالنا، بہت ہونا کَثَرُ: کثرت ظاہر کرنا، بہت تکلف دوسرے کے مال کو بہت جانکر اوروں سے بے پرواہ ہونا۔

كَثَرُ: ایک دوسرے پر کثرت جنانا، فخر کرنا۔ اُسْتَكْنَارُ: بہت جانتا۔

كَثَرُ: بہت۔

كَثَارٌ اور كَثَارٌ: جماعت اور کثیر۔

كَثْرٌ اور كَثَرٌ: کھجور کا گاجھا۔

كَثْرٌ اور كَثَرٌ: بہت ہونا (مندی قُلُّ اور قِلُّ کی)۔

كَثْرِي: ایک بُت تھا۔

لَا قَطْعَ فِي شَيْءٍ وَلَا كَثْرٍ: میوے کے چرانے میں یا کھجور کا گاجھا چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

كَثْرٌ: کھجور کا گاجھا جو سفید سفید نکلتا ہے، اس کو کھاتے ہیں (بعضوں نے کہا خوشہ جو پہلے پہل نکلتا ہے)۔

نِعْمَ السَّامُ اَدْبَعُونَ وَ اَلْكَثْرُ يَسْتَوُونَ۔ چالیس کے شمار میں مال اچھا ہے اور ساٹھ کا شمار ہو تو بہت، اِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيفَتَيْنِ مَا كَانَا مَعَ شَيْءٍ اِلَّا كَثْرًا

تم دو خصلتوں کے ساتھ ہو یہ دونوں جس کے ساتھ ہوں گی اُس پر غالب آئیں گی کثرت میں (عرب لوگ کہتے ہیں: مَكَثَرَةٌ فَكَثْرٌ)۔ میرا اُس کا کثرت میں مقابلہ ہوا۔ آخر

میں زیادہ نکلا (کثرت میں غالب آیا)۔

مَا رَأَيْنَا مَكْتُورًا اَجْدَا مَقْدًا مَّا مَنَّهُ۔ جناب ام حسینؓ کی طرح ہم نے کسی کو نہیں دیکھا، جو وجود اس کے کہ دشمن کا عدد بہت زیادہ ہو اور وہ اتنی جرأت کرے

(آپ کے ساتھی بہت ہی تھوڑے سو دس سو سے زیادہ نہ

اور پرہیزگاری ہو)۔

أَفْضَلُ الْعَتِيقِ أَكْثَرُهَا ثَمَنًا. زیادہ فضیلت اس
مردے کو آزاد کرنے میں ہے جس کی قیمت زیادہ ہو (بشرطیکہ
اُس قیمت میں دو بردوں کا آزاد کرنا ممکن نہ ہو سکے ورنہ
دو گردوں کا چھڑانا ایک گردن چھڑانے سے افضل ہوگا
اور قربانی کا حکم اس کے برخلاف ہے، قربانی میں ایک موٹی
تازی بکری دلی دو بکریوں سے افضل ہے)۔
سَأَيُّمُكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ۔ میں نے تم خورو
کو مردوں سے زیادہ دوزخ میں دیکھا۔

إِنَّا رَبَّاءُ مِنْ أَسْفَلِ أَكْثَرُ۔ بعض روایتوں اکثر
ناتے مثلثہ سے ہوا اور بعض میں باتے موعده سے)۔
كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ۔ ان کے پیٹوں میں بہت چربی ہو
گئی۔ كَثْرَةُ دُخُولِهِمْ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ کے
آنحضرت کے پاس بہت آنے سے۔

وَكَثْرَةُ الْخَطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ۔ مسجدوں تک قدم زیادہ
ہونا (جتنی مسجد گھر سے دور ہوگی اتنے ہی قدم زیادہ ہوں گے
یا بار بار مسجد میں آنا مراد ہے)۔

دَعْوَى كَاذِبَةٍ لَيْسَتْ كَذِبًا۔ جھوٹا دعویٰ کر کے اپنا
مال بڑھانا (پر یا روپیہ غریب اور دعا سے مار لینا)۔
لَا يَعْلَمُهُ كَثِيرٌ۔ اس کو بہت لوگ نہیں جانتے (کیونکہ
اُس کی حماقت کی دلیل صاف طور سے قرآن اور حدیث میں
ذکور نہیں ہے اس لئے عوام اُس سے ناواقف ہیں۔ البتہ عالم
لوگ جانتے ہیں، غرض یہ ہے کہ اس کی دلیل میں شبہ ہے تو
ایسے مشتبہ کاموں سے بھی باز رہنا تقویٰ اور پرہیزگاری
ہے)۔

كَثْرَةُ السُّؤَالِ۔ بہت مانگنا۔
يَسْتَكْثِرُونَهُ۔ آنحضرت کی بیویاں آپ کے پاس جمع
ہوئیں کچھ زیادہ مانگتی تھیں (جتنا موجود تھا اس سے زیادہ
سامان چاہتی تھیں یا زیادہ خرچہ طلب کرتی تھیں)۔

ظَلَمْتُ نَفْسِي ظَلَمًا كَثِيرًا۔ میں نے اپنے نفس پر بہت
ظلم کیا ہے (خوب گناہ کئے ہیں۔ ایک روایت میں ظَلَمًا كَثِيرًا
سے یعنی بڑا ظلم کیا ہے)۔

فَاجْتَمَعَ فِي الثَّانِيَةِ أَكْثَرُ حُبِّ لَوْكُلٍ كَوَيْهٍ خَيْرٌ يَوْمِي
کہ آنحضرت نے تہجد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ
ادا کی، تو دوسری رات کو بہت لوگ جمع ہوئے۔
أَلَا كَثْرُونَ هُمْ إِلَّا قَلِيلٌ۔ جو لوگ دنیا میں
زیادہ مالدار ہیں آخرت میں وہ نادار ہوں گے (ان کو نسبت
غریبوں کے آجراور قواب کم ملے گا)۔

يَكْثُرُ فِيكُمْ الْهَرَجُ حَتَّى يَتَكَاثَرُ فِيكُمْ الْمَلِكُ۔
قیامت کے قریب جنگ بہت ہوگی (اکثر سردار سے جاتیں گے
عورتیں رہ جائیں گی) مال و دولت کی کثرت ہوگی (جو تک
جب آبادی کم ہو جائے گی تو مال و دولت کی طرف لوگ زیادہ
خیال نہ کریں گے ہر ایک کے پاس روپیہ کی افراط ہوگی)۔

إِنَّ دَافِعًا أَكْثَرَ عَلَى نَفْسِهِ۔ رافع بن خدیج نے
تو بہت کر لیا (یعنی مزارعت کے عدم حوالہ میں ایسا مبالغہ کیا
کہ جو مزارعت ناجائز تھی اس میں اور جائز مزارعت میں
کوئی فرق نہ رکھا بلکہ مزارعت کی ہر ایک قسم کو خواہ بٹائی ہو
خواہ نقدی ناجائز رکھا)۔

فَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا۔ یہودیہ کہنے لگے کہ ہم نے زیادہ
کام کیا (اسی طرح نصاریٰ اور ہم کو مزدوری کم ملی)۔
لَيْسَ بِمُسْتَكْثَرٍ مِنْهَا۔ وہ اپنی بیوی سے زیادہ صحبت
رکھنا نہ چاہتا ہو بلکہ اُس کو چھوڑ دینا منظور ہو۔

لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا۔ زیادہ صحبت نہ رکھتا ہو (یعنی اپنی
بیوی سے اس کو رغبت نہ ہو) اس کے پاس زیادہ بیٹھنا ہاں
کرنا پسند نہ کرے)۔

وَالْتَمَسَ أَكْثَرُ أَسْ وَقْتُ كِهَانِهِ سَبَّحِينَ
میں کھجور زیادہ تھی (اسی کا استعمال بہت کرتے)۔
وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ۔ تہائی مال بہت ہے (اُس سے زیادہ

مال کی وصیت کرنا درست نہیں کیونکہ وارثوں کی حق تلفی ہوگی ایک روایت میں کہیں ہے (بائے نمودار ہے)

آگِ ثَرَاتِ عَنَتِکُم۔ میں نے تم کو مسواک کے باب میں بہت
 کیا (مسواک کرنے کی بار بار تاکید کی)۔

تَحْنُ الْكُفْرَ أَكْثَرًا كُنَّا قَطًّا وَأَمْنُهُ بَيْنَ رُكْعَتَيْنِ وَاحِدَةٍ
روایت میں اَمْنِیَہ ہے جو جمع ہے اَمْن کی یعنی، ہمارا شمار ہر
ایک زمانہ سے اس وقت زیادہ تھا اور اسی طرح تمام زمانوں
کی نسبت اس وقت ہم زیادہ بے خوف تھے مگر اس پر بھی تمنا میں
دو رکعتیں پڑھیں (نماز کا قصر کیا۔ بس معلوم ہوا کہ قصر کے جواز
کے لئے کافروں کا خوف اور ڈر شرط نہیں ہے بلکہ امن کی
حالت میں بھی سفر میں قصر کر سکتے ہیں)۔

اَكْتُمُوا مَا كَانِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْفِي. أَخْضَرْتُ الْكُرَّ اسَ طَرَحَ قَسَمَ كِهَا كَرْتِي تَحِي (لَا وَ
مُقَلَّبَ الْقُلُوبِ) -

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ جَوَابًا مِّنْ دُعَائِكُمْ. اللہ تعالیٰ تمہاری
دُعا سے زیادہ قبول کرتا ہے (یعنی اس کی اجابت تمہاری دُعا
سے بڑھ کر ہے)۔

فیکٹورون - خلیفہ بہت ہر جائیں گے (ہر ایک ملک میں ایک ایک شخص خلافت کا دعویٰ کرے گا)۔

عادی گٹر کا لُغہ میر اس کی کثرت ناداری ہوگی۔
والداری کے بعد محتاج ہو گیا۔

گوشت۔ ایک نہر ہے بہشت میں (اور یہی صحیح معنوں میں
حدیث سے ثابت ہے اور بعضوں نے کہا کہ گوشت سے خیر کثیر نکل
تا ہے)۔

فَاَكْثَرُ النَّاسِ فِي الْبُكَاءِ۔ لوگ رقیامت کی پہولنا
تیں سکر، بہت رونے لگے۔

وَوَضُّواْ وَضُوءَ حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ وَكَهْ يَكْتُمُ
و وضو کے درمیان ایک اچھا وضو کیا اور پانی بہت نہ بہایا۔
وَاِنْ قَاتَلْتُمْ مَرَاتِمًا مَّشْرًاۙ اِذَا تَوَضَّعْتُمْ لَهَا

نیت سے اپنا زور جملے کو لڑے یا اپنا مال بڑھانے کو لوٹ کا
مال کا کر۔

غَيْرَ أَنَّهُ الشَّائِعُ قَدْ كَثُرَتْ فَأَخَوْنِي بِشَيْءٍ
اَلَّتَّ شَبْتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ
اللَّهِ - شریعت کی باتیں (اور مسائل) تو بہت سے ہیں مجھ کو
ایک ایسی بات بتلا دیجئے جس کو مضبوطی سے تھامے رہوں اس
پر عمل کرتا ہوں) آپ حضرتؑ نے فرمایا۔ ایسا کہ تیری زبان اللہ
کی یاد میں ہمیشہ تر رہے (یعنی ذکر الہی کی مداومت کر جو تمام
عبادتوں سے افضل ہے اگر ذکر زبان اور دل دونوں سے
ہو تو سبحان اللہ اگر صرف دل سے ہو تو وہ بھی نہایت عمدہ
ہے اگر صرف زبان سے ہو تو سب سے کم درجہ کا ہے)۔

وَحَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ
أَخْفَرْتَ كِي حَدِيثِ عَامٍ هِيَ رَبِّي اسْرَائِيلَ كِي عَوْرَتِي اَوْر
دوسری سب عورتوں کو شامل ہے اور عقل اور مشاہدہ بھی اسی
کو مقتضی ہے کہ حیض بنی اسرائیل کی عورتوں سے خاص
نہ ہوگا۔

خِيَمًا يَتَّقُ فِي الْبَيْرِ فَيَمُوتُ فَالْكَثْرَةُ الْإِنْسَانُ
 يُنْزَحُ مِنْهَا سَبْعُونَ دَلْوًا وَأَقْلَهُ الْعَصْفُ
 يُنْزَحُ مِنْهَا دَلْوٌ وَاحِدٌ وَمَا سَوَى ذَلِكَ - امام
 ابو عبد اللہ نے فرمایا اگر کنوئیں میں کوئی جانور گر کر مر جائے ،
 (سب میں بڑا آدمی ہے) تو ستر ڈول اس میں سے نکالے
 جائیں اور سب میں چھوٹی چڑیا ہے (کنجشک خانگی) وہ اگر
 گر کر مر جائے تو ایک ڈول پانی نکال جائے (ایک روایت
 میں خاک بڑا انسان ہے) -

گشتِ عَزَّةَ۔ ایک مشہور شاعر ہے (عَزَّة اُس کی محبوبہ کا نام تھا۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے حجر بن زائدہ اور عامر بن نضال کے باب میں فرمایا کہ کثیر عَزَّة اپنی دوستی میں ان دونوں سے زیادہ تکتا تھا)۔

شروع چکنائی اوپر آجانا۔

گٹھ۔ پیٹ لٹک جانا، سُرخ ہو جانا، خون بہت ہونا
تکثیف، یعنی گٹھ ہے اور ایک بارگی نکل آنا۔
گٹھ۔ کچھ۔

گٹھ۔ جماعت۔

گٹھ۔ موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، دلدار ہونا، غلیظ ہونا۔
تکثیف۔ غلیظ کرنا، گاڑھا کرنا۔
گٹھ۔ جم جانا، گاڑھا ہو جانا جیسے استسکاف

۷۔

لَسَادِقُ التَّارِ أَرْبَعُ جُدُرٍ كُثِفَ دُورُخُ كِ
فتاویٰ چار دیواریں ہیں موٹی موٹی (جن کے اندر دورخ ہے)
شَقَقَ أَكْثَفَ مَرُوطٍ طَلِينٍ فَأَخْتَمَانِ بِه
انہوں نے اپنی چار دیواریں میں سے جو خوب گاڑھی تھی اس کو
پھاڑا اور اوڑھنیاں بنائیں (سینہ اور بال چھپانے کو جب
یہ آیت اُتری ولیضامن فخر من علیٰ جہنم)
إِنَّهُ أَتَاهُ إِلَىٰ عَلَىٰ يَوْمَ صِفِّينَ وَهُوَ فِي كُثِفَ
عبداللہ بن عباسؓ جنگ صفین کے دن حضرت علیؓ کے پاس
پہنچے آپ لوگوں کی ایک جماعت میں تھے،
فَاَسْتَكْثَفَ أَمْرًا۔ اس کا کام بلند ہو گیا (عالی

شان ہو گیا)۔

کُثِفَ مَا كُثِفَتْ۔ ریتی، مٹی، کنکریاں۔

قَالَ أَبُو سَفْيَانَ عِنْدَ الْجَوْلَةِ الْتَحَىٰ كَانَتْ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ غَلَبَتْ وَاللَّهُ هُوَ أَرَادَ فَقَالَ لَهُ صَفُّوْا
بْنُ أُمِّيَّةَ يَفِيكَ الْكُثُفُ۔ جب جنگ ہوازن میں مسلمانوں
کو ذرا گر۔ش ہوئی (وہ تیروں کی بارش سے جو ہوازن
والوں نے کی گھبرا گئے اور بھاگ نکلے) تو ابوسفیانؓ کیا کہنے
لگا (حالانکہ اسلام قبول کر چکا تھا) قسم خدا کی ہوازن والوں
کو اب غلبہ ہو گیا (ایک روایت میں یہ ہے کہ اب سلمان ساہل
سمندر تک تھننے والے نہیں) یہ سن کر صفوان بن امیہؓ نے
کہا (حالانکہ وہ بھی نو مسلم تھے) ارے تیرے منہ میں مٹی کنکر

پتھر۔

باب الکاف مع الجیم

کج۔ کج سے کھیلنا۔

کجہ۔ یا کجہ۔ ایک کھلونا جس سے بچے کھیلتے ہیں،
ایک چمڑے کے اس کو گول پھراتے ہیں گیسند کی طرح۔
فِي كُلِّ شَيْءٍ قِمَارٌ كَثَرَتْ فِي كَعْبِ الصَّبِيَّانِ بِالْكَافِ
ہر چیز میں جو اُبو سکتا ہے یہاں تک کہ کج میں جس سے بچے کھیلتے
ہیں (جب ارجیت کی شرط ہو تو ہر کھیل اس شرط
کے ساتھ ہوا ہے اور حرام ہے)۔
کج کجہ۔ ایک کھلونا ہے۔

باب الکاف مع الحاء

کح۔ دُبر پر مارنا۔

تکحیث۔ دانہ نکل آنا، یا بہت دانے نکلنا۔
کاحبہ۔ بہت اور وہ آگ جس کا شعلہ بلند ہو۔
کحہ۔ دُبر۔

لَمْ يَأْتِ الْخَضْبَ فَيَعْقِدْ أَلْكَوْمَ رُثْمَ يَكْتَبُ۔ پھر
دجال ایک سرسبز اور شاداب مقام میں آکر انگور کی بیل
چڑھائے گا اور اسی وقت اس میں سے خوشے نکالے گا (انگور
کے دانے نمودار ہو جائیں گے) یہ اس کا ایک شعبہ ہو گا
لوگوں کو بہکانے کے لئے)۔
کحل۔ سرمہ لگانا قحط سالی ہونا۔

اِحْتَالَ خَشْكُ سَالِي هُونَا، سبزی کی ابتدا۔

اِحْتَالَ سِرْمُ لُگانا، قحط سالی ہونا۔

کحل۔ آنکھیں سیاہ ہونا۔

تکحل۔ سرمہ لگا کر آنکھیں کالی کرنا۔

فِي عَيْنَيْهِ كَحْلٌ۔ آل حضرت کی آنکھیں پیدائش سے
سُرمیں تھیں۔

لَيْسَ التَّكْوِيلُ كَالْتَكْوِيلِ. مُرْمَرٌ لَكَ أَرَأَيْتَ أَنْتَ كَوَالَا
کرنا اس کالک کے برابر نہیں جو پیدائش سے آنکھوں میں یا
پلکوں میں ہوتی ہے۔

إِنْ جَاءَتْ بِهَ آذٌ حَجَّ أَكْثَلُ الْعَيْنَيْنِ. اگر اس عورت
کو بچہ کالی سرگیں آنکھوں والا پیدا ہوا۔

أَهْلُ الْمَجْدِ جَزْدٌ مُزْدٌ تَحْتِیْ. بہشتی لوگ ان کے بدن
پر بال نہ ہوں گے نہ ڈاڑھی نہ بچہ ہوگی، آنکھیں سرگیں ہونگی
إِشْتَكَّتْ عَيْنُهُمَا فَتَكَلَّمَا. اُس کی آنکھیں دکھیں
ان میں مُرْمَر لگائے۔

لَا أَكْتَعِلُ بِنَوْمٍ. مجھ کو تو نیند ہی نہیں آتی رات کو
ہیں لگتی۔

إِنْ سَعَدَا اِرْمِي فِي أَكْحَامٍ. سعد بن ابی وقاص کو کھل
میں تیرگا راکھل وہ رگ جبر کو ہفت اندام کہتے ہیں یہ ہاتھ
میں اکھل کھلاتی ہے اور ان میں نسا۔ اگر یہ رگ کٹ جائے
تو خون بند نہیں ہوتا۔

مِنْ خَيْرِ أَكْحَامِكُمْ اِلَّا نَمِدًا. تمہارا بہترین نمر
اللہ ہے جو مُرْمَر کا پتھر ہے عرب کے ملک میں ہوتا ہے)

مَنْ أَكْتَعَلَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ لَمْ يَوْمِدْ عَيْنَاهُ أَبَدًا. جو
شخص عاشورا کے دن مُرْمَر لگائے اس کی آنکھوں میں کبھی آتش
نہ ہوگا یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ بعضوں نے اس کو مونیوع
کہا ہے۔

باب الکاف مع الخاء

لَخٌ يَخُ يَخُ يَخُ يَخُ. اُس وقت کہا جاتا ہے جب بچہ کو
کسی چیز سے روکا جاتا ہے یا پلیدی اور نفرت دلانے کے لئے
کہا جاتا ہے۔

أَكَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الْقَدَاقَةِ فَتَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. جناب امام حسن نے زکوٰۃ کی کھجوروں
میں سے ایک کھجور اٹھا کر کھالی (اس وقت آپ بچے تھے آپ

کو معلوم نہ تھا کہ زکوٰۃ کا مال سادات پر حرام ہے) آنحضرت
نے فرمایا بھی بھی رہی ناپاک ہے منت کھا بلکہ منہ سے نکال کر
پھینک دے۔ دوسری روایت ہے کہ آل حضرت نے
آپ کے منہ سے نکال کر پھینک دی۔
کَنْجِيخٌ: خزانے لگانا۔

باب الکاف مع الدال

كَذَّبْتُ يَكْذِبُ يَكْذِبُ. سردی مارنا، چھوٹا ہونا، خراب ہونا۔
أَرْضٌ كَادِيَّةٌ: جس زمین میں روئیدگی دیر میں ہو۔
تَكْدِيَّةٌ: زمین میں ٹوٹا دینا۔
اَكْدَأُ: پھیر دینا۔

كَذَّبْتُ يَكْذِبُ يَكْذِبُ يَكْذِبُ. بھوٹ بولنا۔
راہن عباسؓ اور حسن بھری نے سورۃ یوسف میں یوں
پڑھا ہے يٰكُذِّبْ يَكْذِبُ يَكْذِبُ يَكْذِبُ یعنی بدلا ہوا سفیدی مائل۔
مَكْدُونَةٌ: صاف سفید عورت۔

كَذَّحٌ: کوشش کرنا، محنت کرنا، بڑے یا بھلے کام کے
لئے پھیل دینا، بگاڑنا، خراب کرنا، کماتا۔

تَكْدِيحٌ: پھیلنا، کھڑ دینا۔
تَكْدَحٌ: چھلنا، خراش ہونا۔

الْمَسَائِلُ كَدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا السَّجُلُ وَجَوْهَةٌ.
سوال گویا خراش ہیں جن کی وجہ سے آدمی اپنا منہ پھیلاتا ہے
(عورت اور آبرو میں بٹ لگاتا ہے دلیل ہوتا ہے)۔

إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ ذَا سُلْطَانٍ. مگر بادشاہ سے سوال
کرنا وہ خراش نہیں ہے اس میں ذلت نہیں ہوتی کیونکہ
بادشاہ سے تو تمام رعایا کی حاجتیں متعلق ہوتی ہیں بغیر سوال
کے چارہ نہیں دوسرے بادشاہ کے قبضہ میں بیت المال
ہوتا ہے جس میں تمام مسالاول کا حق ہے تو بادشاہ سے
سوال کرنا گویا اپنا حق مانگنا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ
بیت المال میں سے مستحق لوگوں کے حقوق نہ دیتا ہو تو فقہاء

کو بقدر اپنے حق کے ہر ایک تدبیر سے اس میں سے لے لینا درست ہے۔ جمع الجہار میں ہے کہ خُوش اور خُدا و شُور کُذ و حُوب سب کے معنی قریب قریب ہیں یعنی خراش اور کھردرنے، پگڈھون۔ محنت اور مشقت کرتے ہیں (دنیا یا آخرت کے لئے تکلیف اٹھاتے ہیں)۔

مِمَّا دَحَّتْهُ اَخْلَافُ الشَّهْدِ۔ مومن کو روٹی کے لئے محنت مشقت کرنا شہد سے زیادہ شیریں معلوم ہوتا ہے۔ کُذ۔ سخت کوشش کرنا، اصرار اور الحاح کرنا، کھنگلی کرنا، محنت میں ڈالنا، تھکانا، ہاتھ سے چھین لینا۔

تَکْدِید۔ زور سے ہانک دینا۔

اِکْدَادٌ اور اِکْتِدَادٌ۔ اساک کرنا، بجلی کرنا۔

اِکْتِدَادٌ۔ کوشش کی درخواست کرنا۔

تَکْدِیدٌ۔ کوشش کرنے والا بننا، تکلیف پہنچنا۔

اِسْتِکْدَادٌ۔ کوشش کی درخواست کرنا۔

کُذ و حُوب۔ بھیل اور وہ کنواں جس کا پانی شکل سے نکلے۔

کَدِید۔ نیک۔

یَوْمُ اَلْکَدِیدِ۔ عربوں کی لڑائی کا ایک دن گزرا ہے۔

اَلْمَسَائِلُ کَدَّ یَکْدُ بِهَذَا السَّرَّجُلِ وَجْهَهُ سَوَال

کیا میں گویا اپنی آبرو بہانا ہے (اور رنج اور تکلیف میں

اپنے تئیں ڈالتا ہے)۔

وَلَا تَجْعَلْ عَیْشَهُمَا کَدًّا۔ اُن کی زندگی رنج

اور تکلیف کی نہ کر۔

لَیْسَ مِنْ کَدِّ لَیْ وَلَا کَدِّ اَبِیْکَ۔ یہ تیری محنت

کا آگایا ہوا نہیں ہے نہ تیرے باپ کی محنت کا (بلکہ مسلمانوں

کا مال ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنے گورنر عقبہ کو لکھا تھا

یعنی بیت المال کا روپیہ نہ تیری ملک ہے نہ تیرے باپ دادا

کی بلکہ عام مسلمانوں کا حق ہے تو بلا مانگے ان کا حق آؤ اگر

فَحَصَّ اَلْکَدَّ کَیْدًا فَاتَّجَسَّ الْمَاءُ۔ سخت

زمین کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا تو پانی پھوٹ نکلا۔

کُنْتُ اَکْدُّکَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ میں آنحضرتؐ کے کپڑے سے منی چھیل (کھرج) کر چھینک دیتی۔

فَاَخْرَجَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی صَفَّیْنِ لَہُ کَدِیدًا کَدِیدًا الطَّیِّبِیْنِ۔ آنحضرتؐ مسلم لے ہماری دو صفیں کر کے ہم کو نکالا ان کے چلنے سے آگے کی طرح باریک خاک اڑ رہی تھی۔

فَصَامَ حَتّٰی یَبْلَعُ اَلْکَدِیدَ۔ آپ سفر میں روزہ

رکھتے رہے یہاں تک کہ کدیر میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام

ہے مدینہ سے سات منزل پر مکہ کی طرف)۔

کَدَّ دُتٌ۔ میں نے تکلیف اٹھائی۔

کَدَّ دُتُّہُ۔ میں نے اُس کو تکلیف میں ڈالا (لازم آؤ

متعدی دونوں محول میں آیا ہے)۔

اَلْکَدُّ عَلَیْ حَبَالِہِ۔ اپنے بال بچوں کے لئے محنت

کرنے والا۔

کَدَّرُ یَا کَدَّارٌ یَا کَدُّورٌ یَا کَدَّوَرٌ۔ تیرا

ہونا، تارک یک ہونا (خدا ہے صفا کی)۔

اَکْدَدٌ اور کَدِیدٌ اور کَدَّوَرٌ۔ تیرا، میلہ، گرد آلود۔

تَکْدِیدٌ۔ رنجیدہ کرنا، بہانا۔

تَکْدِیدٌ۔ تیرا ہونا، خراب ہونا، رنجیدہ ہونا۔

اِنْکَدَّ اَدُّ۔ جلدی کرنا، ٹوٹ جانا، زبردستی پھیل جانا

اِکْدِرَ اَسْرٌ (یعنی کَدَّوَرٌ ہے)۔

کَدَّوَرٌ۔ ایک مشہور دوا ہے۔

اَکْدَرِیْہَ۔ ایک مشہور مسئلہ ہے فرائض کا جس میں

اکبر کو تردد ہوا تھا۔ یعنی ایک عورت مر جائے اور خاوند

اور ماں اور دادا اور حقیقی بہن چھوڑ جائے۔

مُحَمَّدُ بْنُ اَلْمُنْکَدِرِ۔ مشہور راوی ہیں حدیث

کے اندر۔

اِنْکَدَّرَ۔ جلدی سے گزر گیا۔

کَدَّ سُنَّ یَا کَدَّ اَسُنَّ چھینکنا۔

کَدَّ یَسُنَّ۔ ایک کے اوپر ایک رکھنا۔

کَدَّ سُنَّ۔ مونڈے ہلا کر جلد جلد چلنا۔

کَدَّ سُنَّ۔ (اس کی جمع گواہ میں ہے) بدشگون جیسے چھینک وغیرہ یا ہرن جو پیچھے سے آئے، جس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے تھے۔

کَدَّ اَسُنَّ یا کَدَّ یَسُنَّ۔ وہ غلہ جو کاٹ کر جمع کیا جائے

کَدَّ سَنَہً۔ چار پاؤں کی چھینک۔

وَمِنْهُمْ مَّکْدُؤُ سُنَّ فِی النَّارِ۔ ان میں کوئی دوزخ میں ڈھکیلا دیا جائے گا (عرب لوگ کہتے ہیں کَدَّ سُنَّ

اَلْاِنْسَانُ جب کوئی پیچھے سے ڈھکیلا جائے اور گر پڑے۔ ایک روایت میں مَکْدُؤُ سُنَّ ہے شین بمعبر ہے اس کا مصدر

کَدَّ سُنَّ ہے زور سے ہانکنا اور زخمی کرنا، ڈھکیلنا۔ کرمانی نے کہا پل صراط پر تین قسم کے آدمی ہوں گے کچھ تو بغیر عذاب

اور تکلیف کے پار نکل جائیں گے اور کچھ چھل چھلا کر زخمی ہو کر پار ہوں گے اور کچھ کٹ کر دوزخ میں گریں گے۔)

مترجم کہتا ہے پل صراط کا ذکر موس کی کتاب میں بھی ہے اس کو چنک بیودیل لکھا ہے، قیامت کے دن اُس پر سے سب کو گزرنا ہوگا۔

کَانَ لَا یُؤْتِیْ بِاَحَدٍ اِلَّا کَدَّ سُنَّ بِهٖ الْاَرْضَ جب کوئی اس کے سامنے لا جاتا تو اس کو زمین پر گرا ڈالتا۔

(پھیلا دیتا)۔ کَانَ اَصْحَابُ الْاَیْکُوْہِ اَصْحَابُ شَجَرٍ مُّتَّکِدِیْنَ اصحاب ایکڑین کا ذکر قرآن میں ہے) وہ جھنڈ جھاڑی میں رہا کرتے تھے (یہ کَدَّ سُنَّ اَنْحِلُ سے نکلا ہے یعنی گھوڑوں کا جوم ہوا ایک پر ایک چڑھ گئے)

کَدَّ سُنَّ الطَّعَامِ کھانے کا ڈھیر

اِذَا بَصُقَ اَحَدُکُمْ فِی الْقِتْلُوْۃِ فَلِیَبْصُقَ عَنْ کِسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلِہٖ وَاِنْ غَلَبَتْہُ کَدَّ سَنَہً اَوْ

سَعْلَہً فَفِیْ ثَوْبِہٖ۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں تھو کے تو ہاتھیں طرف تھو کے یا اپنے پاؤں تلے (اور منہ کے سامنے یا دہائی

طرف نہ تھو کے یہ جب ہو کہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہو لیکن جماعت میں نہ ہاتھیں طرف تھو کے نہ دہائی طرف بلکہ پاؤں کے تلے

تھو کے) اگر چھینک یا کھانسی غلبہ کرے تو اپنے کپڑے میں لے کر کَدَّ مَرَّ۔ کاٹنا، ہنکا دینا۔

کَدَّ مَرَّ۔ کالی ٹڈی سبز سر کی۔

کَدَّ مَمَّہً۔ سخت غلیظ آدمی۔

فَلَقَدْ رَاٰیْنٰهُمْ یَکْدُ مَوْنِ الْاَرْضِ بِاَفْوَاهِهِمْ میں نے عربینہ قبیلہ کے لوگوں کو دیکھا (جنہوں نے ڈاکہ مارا

تھا خون کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے اُن کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر دھو دیے میں ڈلوادیا) وہ پیاس کی شدت سے اپنے مونہوں سے

زمین پلٹتے تھے (زمین کو کاٹتے تھے) دَھُوْ یَکْدُ مَرَّ کَعْبًا شَامِیًا وہ کعب شامی کو کاٹ رہے تھے

وَطَنُوْۃً اَوْ نَفْسًا کَفَرًا عَلَی الْمَکَادِمَہِ مَنْہ سے کاٹنے کی عادت رکھو (تا کہ جہاد میں کام آئے)۔

فِیْ وَجْہِہٖ کَدَّ مَرَّ۔ منہ میں نشان تھا (کاٹنے کا) مِسْعَرُ بْنُ کَدَّ اَمِہ۔ مشہور تابعی ہیں حدیث کے راوی

کَدَّ نَّ۔ کر پر باندھ لینا، ڈوبیل ملا کر کھیت میں چلانا کَدَّ نَہً۔ کوہان، چربی، گوشت۔

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی ہِشَامِہِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّلَہٗ لَحَسَنُ الْکَدَّ نَہً فَلَمَّا خَرَجَ اَخَذَتْہُ قَفْفَقَہُ فَقَالَ

یَصَاحِبِہٖ اَتَرِی الْاَحْوَالَ لَقَعَنِیْ بِعَیْنِہٖ۔ سالم ہشام کے پاس گئے ان سے کہنے لگے تم خوب مولے تازے موجب

سالم باہر نکلے تو ہشام کو کپکپی (سردی) آگئی۔ وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا، اس بھیسنے (یعنی سالم) نے مجھ کو نظر

لگا دی۔ کَدَّی۔ روک رکھنا، مشغول کرنا، نوچنا، کھر نوچا مارنا کم دینا۔

کُذِّبَتْ - سوال کرنا۔

اَلْكَذِبُ - بھلی کرنا، کم دیا، قلیل الخیر ہونا۔

تَشْكِي - سائل بتنا۔

فَعَرَضَتْ فِيهِ كُذْبِيَّةً، فَاخَذَ الْمُسَاعَاةَ لِقَوْمِ
وَضَابَّ الْكُذْبِيَّةَ - جنگ خندق میں (صحابہ خندق کو

رہے تھے، کھودتے کھودتے ایک سخت ٹکڑا نکلا۔ جس میں
پکاس نہیں چلتی تھی) آنحضرت نے پکاس (کدال) اپنے ہاتھ

میں لی اور بسم اللہ کہہ کر اس سخت ٹکڑے پر ماری۔
اَكْذَى الْحَافِرِ - کھودنے والا سخت زمین پر پڑھنے

کیا مٹی ہو یا پتھر۔
سَبَقَ اِذْ وَنَيْتُهُمْ وَبَحَّ اِذَا كَذَبْتُمْ - تم نے
جسبستی کی تو وہ آگے بڑھ گئے اور تم جب ناکامیاب تھے
تو وہ کامیاب ہو گئے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ماجد

کی توصیف میں کہا)۔
اَكْذَيْتُمْ ماخذہ ہے اَكْذَى الْحَافِرِ سے یعنی کنواں
کھودنے والا سخت زمین پر پہنچ کر نامید ہو گیا اور آئندہ
کھودنا چھوڑ دیا۔

لَعَلَّيْ بَلَّغْتِ مَعَهُمُ الْكُذْبَى - (آنحضرتؐ نے
حضرت فاطمہؓ زہراؓ سے فرمایا) تو شاید ان کے ساتھ قبرستان
تک گئی (کُذْبَى جمع ہے کُذْبِيَّةٌ کی مراد قبریں ہیں جو کہ

عرب لوگ سخت مقاموں میں قبریں کھودا کرتے تھے۔ دوسری
روایت میں ہے کہ اگر تو ان کے ساتھ قبروں تک جاتی تو
بہشت دیکھنا بھی تجھ کو نصیب نہ ہوتا۔ اس حدیث سے بعضوں
نے نکالا ہے کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا اور قبروں کی
زیارت کرنا درست نہیں، کیونکہ وہ بے صبری ہوتی ہیں میں
کی بیٹھیں گی۔ بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں
تھا۔ پھر عورتوں و مردوں سب کو زیارت قبور کی اجازت
مل گئی۔ اور اس کی دلیل وہ روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ زہراؓ
شہداء کے اُحد کی زیارت قبور کو جایا کرتیں)۔

لَا تَدْخُلُ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَذَائِي قِي
دَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ الْكُذْبَى - آل حضرتؐ جس سال مکہ
فتح ہوا اس سال مکہ میں کُذْأ کی طرف سے داخل ہوئے
(جو ایک بلند ٹیلہ ہے جنتہ المصلیٰ کے پاس) اور عمرہ کرنے کو
کُذْأ کی طرف سے گئے (جو ایک نیچا مقام ہے باب عمرہ کے

پاس)۔
کُذْأ - ایک مقام کا نام ہے مکہ کے اُشدیسی جانب۔
مِنْ كَتَبِي كَذَائِي - کدال کے دونوں جانب سے۔
دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَذَائِي وَخَرَجَ مِنْ كَذَائِي - آنحضرتؐ
مکہ میں کُذْأ کی طرف سے داخل ہوئے اور کُذْأ کی طرف
سے نکلے (مطلب یہ ہے کہ بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے
اُشدیسی جانب سے باہر نکلے)۔

لَتَمَّا حَقًّا مَرَّ بِكَذْبِيَّةٍ - جب کھودنے لگا تو ایک
سخت ٹبرہ (ٹیلہ) نکلا (جس کا کھودنا دشوار ہو گیا اور پکاس
کدال) اور سبیل اس میں چل نہ سکا)۔
وَاَكْذَى الطَّلَبِ - اور تلاش اور جستجو ختم ہو گئی یا
ڈھونڈنے والے تھک کر بیٹھ گئے (کہیں بڑ نہ لگا)۔

اِنَّ قَبِيلَ اَشْرَی قَبِيلَ اَكْذَى - اگر کوئی کہتا ہے
بڑا روپے والا ہے (تعریف کرتا ہے) تو دوسرا کہتا ہے
بالکل کم دیا کرتا ہے (کسی سے سلوک نہیں کرتا یعنی بھلی ہے
مطلب یہ کہ دنیا کو کسی طرح چین نہیں ہے خوشی کے ساتھ
غم لگا ہوا ہے)۔

باب الکاف مع الذال

كَذَابٌ يَكْذِبُ يَكْذِبَةٌ يَكْذِبَةٌ يَكْذِبُ
يَكْذَابٌ جھوٹ بولنا، غلطی کرنا، واجب ہونا، برا بیگنہ کرنا
تَكْذِيبٌ - جھٹلانا، دودھ بند ہو جانا، انکار کرنا
پھیر دینا، دیر کرنا۔

مَكَازِبَةٌ اور كَذَابٌ - جھوٹا کہنا۔

خلاف بجا وہ خود اصول طب سے ناواقف ہے۔

كَذَّبَ أَبُو مُجَلٍّ - ابو محمد نے (جو صحابی تھے) غلط کہا
(کہ ورتو واجب ہیں انھوں نے اجتہاد میں غلطی کی۔ تو کذب سے

یہاں جھوٹ بولنا مراد نہیں ہے بلکہ خطا اور چوک ہے)
كَذَّبَ عَبْدُ اللَّهِ - فون بکالی اللہ کے دشمن نے غلط
کہا (جو کہتا ہے کہ حضرت خضرؑ کے ساتھی بنی اسرائیل کے
موسیٰ نہ تھے)۔

مَا رَأَيْتُ أَكْذَبَ مِنْ هَذَا الدَّوْسِيِّ - میں نے دوس
کے اس شخص یعنی ابو ہریرہؓ سے زیادہ غلطی کرنے والا نہیں دیکھا
(جو کثرت روایت کی وجہ سے اکثر خطا اور غلطی کرتے ہیں۔ اس کا
یہ مطلب نہیں ہے کہ ابو ہریرہؓ جھوٹے تھے کیونکہ جھوٹ یہ ہے
کہ بولنے والا اپنی بات کو نفس الامراد اور واقع کے خلاف سمجھتا
ہو گو وہ نفس الامر میں صحیح ہی ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا
وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ - یعنی منافق
جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو وہ
جھوٹے ہیں کیونکہ ان کے اعتقاد میں یہ تھا کہ آپ اللہ کے
رسول نہیں ہیں اور مرفوع بناوٹ سے اپنی جان بچانے
کو رسالت کی تصدیق کرتے تھے گو واقع میں آپ اللہ
کے رسول تھے)۔

قِيلَ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَيْتَ بِمَكَّةَ بِضْعَ عَشْرَ سَنَةً فَقَالَ
كَذَّبَ - عمروہ سے کسی نے کہا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ
آں حضرتؐ (نبوت کے بعد) مکہ میں کچھ اوپر دس برس
تک رہے۔ انھوں نے کہا ابن عباسؓ نے غلط کہا (ان سے
خطا ہوئی نہ یہ کہ وہ جھوٹے تھے)۔

كَذَّبَتْ وَلَدُكُمَا يُصَلِّيَانِ مَعًا - سرہ بن جندبؓ نے
یہ فتویٰ دیا کہ جو شخص بیہوش ہو جائے (اس کی کئی نمازیں
قضا ہو جائیں) تو وہ ہر ایک وقت نماز کے ساتھ ایک ایک
دہی نماز اور پڑھا کرے یہاں تک کہ بیہوشی کی سب نمازیں

پوری ہو جائیں۔ یہ سنکر حضرت عمرؓ نے سرہ سے کہا، تم نے
غلطی کی، اس کو چاہئے کہ جتنی نمازیں فوت ہوئی ہیں ان
سب کو ایک ساتھ پڑھ لے (جیسے آنحضرتؐ نے جنگ خندق
میں کیا تھا)۔

إِنَّ شَدَّ ذَتْ عَلَيْهِمْ فَلَا تُكْذَّبُوا - (حضرت زبیرؓ
نے لوگوں سے کہا) اگر میں ان کافروں پر حملہ کروں تو تم
میرے ساتھ رہنا (ایسا نہ ہو کہ بزدلی کرو اور پیچھے ہٹ
جاؤ) عرب لوگ کہتے ہیں کہ کَذَّبَ عَنْ قَرْنِهِ - اپنے خریف
سے منہ پھیر لیا اور بھاگا۔ حَمَلَ قَمًا كَذَّبَ - حملہ کیا پھر
لڑائی سے منہ نہ موڑا۔ صَدَّقَ الْقِتَالَ - لڑائی میں سچا
نکلا یعنی منہ نہ موڑا اور بھاگا نہیں۔ كَذَّبَ عَنْ الْقِتَالِ
لڑائی میں جھوٹا نکلا بھاگ آیا)۔

لَا يَصْلُحُ الْكَذَّبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ - تین مقاموں
کے سوا اور کہیں جھوٹ بولنا روا نہیں (یہ جھوٹ بھی طوطہ
تقریض ہونا چاہئے یعنی سننے والے کے فہم کی نظر سے جھوٹ
ہو۔ لیکن کہنے والے کے فہم میں سچ ہو۔ مثلاً سفر ہجرت میں ابو بکر
صدیقؓ نے آں حضرتؐ کی نسبت فرمایا دجل یهدی فی
التبیل یعنی یہ ایک راستہ بتانے والے آدمی ہیں۔ سننے
والا یہ سمجھا کہ سفر کا راستہ بتانے والا ہے اور اس نظر
سے جھوٹ تھا۔ لیکن حضرت صدیقؓ کا یہ مطلب تھا کہ
دین کا راستہ بتاتے ہیں جو بالکل سچ تھا)۔

رَأَيْتُ فِي بَيْتِ الْقَاسِمِ كَذَابَتَيْنِ فِي
السَّقْفِ - میں نے قاسم کے گھر میں دو جھوٹی تصویریں
چھت میں دیکھیں (جھوٹی تصویر وہ ہے کہ کپڑے پر بنا کر اس
کو چھت سے چپکا دیں، دیکھنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ
تصویر چھت پر ہی ہوئی ہے حالانکہ وہ کپڑے پر ہوئی ہے)۔
وَيَزِيذُ فِيهَا مَاءً كَذَبَةً يَكْذِبُهُ - پھر
وہ شیطان اس میں سو جھوٹ بڑھاتا ہے۔

إِنَّ فِي تَقْيِيفِ كَذَابًا وَ مُبَيَّرًا - تقییف قبیل میں

ایک جھوٹا پیدا ہو گا اور ایک ہلاک و پریشانی کوئی آں حضرت کی پوری ہوئی۔ حجاج بن یوسف ہلاک و قیقت قبیلہ کا تھا جس نے ہزاروں مسلمانوں کو ناحق قتل کیا اور مختار بن ابی عبیدہ بھی اسی قبیلہ کا تھا اول اول تو اس نے اچھے کام کئے قاتلانہ جناب امام حسینؑ سے خوب انتقام لیا۔ لیکن آخر میں بگڑ گیا کہنے لگا جبریل میرے پاس آتے ہیں گویا نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے لگا۔

فَأَمَّا الْكُذَّابُ فَزَيَّاتٌ وَأَمَّا الْمُتَمَيِّزُ فَلَا آخَالَهٗ
الْخِلَاطُ يَا ك (اسا رہنت ابی بکر عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حجاج سے کہا) جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے ہیں مختار بن ابی عبیدہ کو جس نے شروع شروع میں لوگوں کا دل مائل کرنے کے لئے یہ دعویٰ کیا کہ میں قاتلین امام حسینؑ سے بدلہ لینا چاہتا ہوں جب بہت لوگ اس کے شریک ہو گئے اور زور اور قوت حاصل کر لی تو لگا جھوٹے دعوے کرنے کہ مجھ پر وحی آتی ہے
كَذَّبْتَ قَدْ سَمِعْتَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ (جب کافر کو قیامت کے دن دوزخ کا عذاب دکھلایا جائے گا تو اسے کہا جائے گا اگر تو پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تو ساری دنیا کا سامان تو فدیہ دے کر اپنے آپ کو اس عذاب سے بچرانا چاہے گا۔ وہ کہے گا بے شک میں ساری دنیا کا مال اس عذاب سے رہائی پانے کے لئے دے دوں گا، تب اس سے کہا جائے گا) تو جھوٹا ہے، تجھ سے تو ایک آسان بات چاہی گئی تھی یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اس میں نہ پیہ خرچ ہوتا تھا نہ کوڑی) پر تو نے نہ مانا اور شرک اور کفر پر جمارا
بَيِّنَاتٍ اَوْ كُمْ هٰذِهِ اَلْحَقُّ تَكْذِبُوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ تمہارا وہ میدان ہے جس کی نسبت تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو (کہ آپ نے یہاں سے احرام باندھا۔ حالانکہ آپ نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا)
دَعْوٰی کَاذِبَةٍ۔ جھوٹا دعویٰ کسی قسم کا ہوا مال کا

یازمین کا یا ولایت اور تقرب الہی کا یا حسب و نسب کا سب اس میں آگئے۔

اَقْصٰی بَیِّنٰی وَبَیِّنَ هٰذَا الْكَذِبِ الْفَاجِرِ۔
(حضرت عباسؑ نے حضرت عمرؓ سے کہا) میرا اور اس جھوٹے بدکار کا (یعنی حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ) فیصلہ کر دیجئے (حاشا اللہ کہ حضرت علیؑ نہ جھوٹے یا بدکار ہوں بلکہ آپ تمام نیکوکاروں اور سچوں کے سردار تھے۔ اور حضرت عباسؑ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا اس طریق پر تھا جس طرح بزرگ لوگ خفگی میں اپنے خوراک سے خطاب کرتے ہیں اور حقیقی معنی مراد نہیں لینے بغضوں نے کہا کاذب سے یہاں غلطی کرنے والا مراد ہے اور فاجر سے اپنے بزرگوں کی بات نہ سننے والا جیسے مالکی مذہب والا حنفی کو کہے کہ حنفی ناقص الدین ہے جو نبیذ پیتا ہے حالانکہ حنفی اس کا پینا جائز جانتا ہے۔ اسی طرح حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباسؑ رضی اللہ عنہ کی آراء میں اختلاف تھا اور ہر ایک دوسرے کو خطا کار خیال کرتا تھا اور ایسی ہی تاویل حضرت عمرؓ کے قول کی بھی ضروری ہے)

رَاٰیْتُمَا اَبَا بَكْرٍ خَادِرًا كَاذِبًا اَشْمَا خَائِفًا۔ یعنی تم دونوں نے ابو بکرؓ کو دغا باز جھوٹا گنہگار چور سمجھا
فَاَنْ كَذَّبَ بَنِي فَكْكَ بُوْءٌ۔ ہر قتل بادشاہ رہی نے قریش کے لوگوں سے کہا تم خاموش سننے رہو اگر ابو بکرؓ مجھ سے جھوٹ بولے (اس پیغمبر کی نسبت کوئی جھوٹی بات کہے) تو اس کو ٹھٹھا دینا۔ (جمع البجار میں ہے کہ صدق اور کذاب کے دو مفعول آتے ہیں۔ اور صدق اور کذاب کا ایک مفعول آتا ہے۔ یہ ایک نادر بات ہے)
مَا عَرَضْتُ عَلٰی قَوْمٍ اِلَّا اَخْشَيْتُ اَنْ اَخْتُوْنَ مُكْذِبًا۔ میں نے اپنے اعمال کو اپنے اقوال کے ساتھ جانچا تو مجھ کو ڈر ہوا کہ میں جھوٹا نہ ہوں یا لوگ مجھ کو جھوٹا نہ سمجھیں (دیگر اہل نصیحت و خود انصافیت کا مصداق نہ ہوں)۔

أَتَجْعَلُونَ أَنْ يَكْذِبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ؟ کیا تم لوگوں کو ایسی باتیں سننا کہ جو ان کی سمجھ سے باہر ہوں (یہ چاہتے ہوئے اللہ اور اس کے پیغمبر کو لوگ جھٹلاتیں) (عوام کے سامنے دین کے باریک مسائل نہ بیان کرنا چاہئے، ایسا زبردستی وہ ان کو جھٹلاتیں اور کافر بن جائیں بلکہ ہر ایک سے اس کی عقل اور فہم کے مطابق گفتگو کرنی چاہئے)۔

كَذَّابَةٌ وَتَسْتَعِينُونَ شَيْطَانٌ لَمْ يَخْشَ مِنْ جَهَنَّمَ بُولًا اور وہ پھر آئے گا (کھجور چرائے کو)۔

لَا تَجِدُ دُونِي نَجِيلًا وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذَّابًا تم مجھ کو نہ نخیل پاؤ گے نہ بزدل نہ جھوٹا (میں جو کہہ رہا ہوں کہیں نخیل نہیں ہوں اس میں سچا ہوں، تم مجھ کو جھوٹا نہ پاؤ گے پھر یہ سیر کہنا اس درجہ سے نہیں کہ میں تم سے ڈرتا ہوں بزدل ہوں نہ بزدل نہیں ہوں)۔

أَنَا الشَّيْءُ لَا كَذِبَ فِي اللَّهِ كَايِبٌ ہوں جھوٹ نہیں کہتا (تو اللہ تعالیٰ ضرور میری مدد کرے گا اور ان کافروں کے مقابل مجھ کو فتح دے گا)۔

كَذَّبَ ثَلَاثُ كَذَّابَاتٍ حضرت ابراہیم (عمر بھر میں) تین جھوٹ بولے (وہ بھی بیکار جھوٹ نہ تھے بلکہ بروغ مصلحت آمیز تھے) (ایک یہ کہ میں بیمار ہوں۔ دوسرے یہ کہ ان بتوں کو بڑے بُت نے توڑا ہے تیسرے یہ کہ سارہ میری بہن ہے اور یہ تینوں باتیں بھی درحقیقت جھوٹ نہ تھیں کیونکہ ان کی تسفییم سے یہ مراد ہے کہ مجھ کو بیمار ہو جانے کا ڈر ہے جو ہر ایک آدمی کو ہوتا ہے اور بڑے بُت سے حضرت ابراہیم نے اپنے حق میں مراد لیا۔ مطلب یہ کہ جن کو تم نے معبود بنا رکھا ہے بڑا سمجھا ہے اُن سے تو میں بڑا ہوں کہ ان سب کو توڑ پھوڑ سکتا ہوں اور سارہ گو آپ کی بیوی تھیں مگر دینی بہن بھی تھیں جو جب لَئِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ لَسَا كَذَّابَتِي قَرِيشٌ جب قریش کے کافروں نے (معراج کے باب میں) مجھ کو جھٹلایا۔

لَا يَكْذِبُ جَوَارِ الْبَيْنِ الدَّخِيلُ ابن زغنی کی پناہ دہی کو انھوں نے نامعلوم نہیں کیا (یہاں تکذیب سے روکنا مراد ہے)۔

يَزِي إِيَّاهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَافِرِينَ وہ اُس کے جھوٹ سمجھتا ہے (باوجود اس کے وہ خبر نقل کرتا ہے) تو وہ بھی جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے (معلوم ہوا کہ اگر وہ اس کی جھوٹ نہ سمجھے بلکہ سچ سمجھ کر بیان کرے تب وہ جھوٹا نہ ہوگا گو واقع میں وہ خبر جھوٹ ہو۔ ایک روایت میں بڑی ہے)

كُنْ بِالْمَدِينَةِ كَذِبًا أَنْ يُخْبِرَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو بات سنے وہ بیان کر دے (تحقیق نہ کرے کہ یہ بات سچ ہے یا قرین قیاس بلکہ جو کچھ سنے وہ کہنے لگے، خواہ اس کا راوی معتبر ہو یا غیر معتبر۔ عموماً ہر بات کے لئے راوی کا جانچنا مناسب ہے کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا۔ حدیث کی روایت میں بڑی احتیاط اور تنقید کرنی چاہئے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم خاص حدیث شریف کی روایت سے متعلق ہے)۔

يَتَمَتَّلُونَ النَّاسُ كَذِبًا يَكْذِبُ جولوگ کوئی بات جھوٹ کہیں۔

لَا تَبَيِّنْ يَدَيَّ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ قیامت کے سامنے (یعنی جب قیامت قریب ہوگی) بہت جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے (کوئی پیغمبری کا دعویٰ کرے گا۔ کوئی ہمدویت کا کوئی عیسویت کا، یہ سب کانے دجال کے پیش خیمہ ہوں گے یا جھوٹی جھوٹی موضوع حدیثیں بیان کریں گے)۔

أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا دھوکا دہن بزدل ہو سکتا ہے اور نخیل بھی ہو سکتا ہے، لیکن جھوٹا نہیں ہوتا (مطلوبہ ہوا کہ جھوٹ بولنا ایمان کے سخت منافی ہے)۔

أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتَكْذِبُ بِالْكِتَابِ (عبداللہ)

اَللّٰہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّہٗ كَانَ صِدِّیقًا نَبِیًّا (بے شک ابراہیم سچے نبی تھے یعنی کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے)

بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا جس نے ان کا قرآن سن کر ان پر اعتراض کیا تھا اور عبد اللہ نے یہ جواب دیا کہ میں نے آنحضرت کو پڑھ کر سنا یا۔ تو آپ نے فرمایا۔ تم نے اچھا پڑھا۔ پھر عبد اللہ اس سے یہی بات کر رہے تھے کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آتی تب انہوں نے کہا، تو شراب پیتا ہے اور مگر یہ کہ قرآن کو جھٹلاتا ہے (یعنی صحیح کو غلط بتاتا ہے) در نہ قرآن کو جھٹلاتا تو کفر ہے۔ اسی لئے عبد اللہ نے اس کو شراب کی حد لگائی اور قتل کرنے کا حکم نہیں جو ارتداد کی سزا ہے، یعنی اسلام سے پھر جانے کی۔

إِنَّ كَذِبًا عَلَىٰ لَيْسَ كَذِبٌ عَلَىٰ أَحَدٍ كَمُجْهَرٍ
جھوٹ باندھنا ویسا نہیں جیسا اور کسی پر جھوٹ باندھنا۔
(کیونکہ آنحضرت کی جھوٹی حدیث بنانے سے صد ہا آدمیوں کے گمراہ ہو جانے کا ڈر ہے اور یہ بڑا سخت گناہ ہے بعضوں نے اس کو کفر کہا ہے۔ امام جوینی کا یہی قول ہے۔)

فَيُنَادِي أَنْ كَذَبَ قَافِرٌ شَوْكًا مِنَ النَّارِ۔ پھر
منادی کی جائے گی یہ شخص جھوٹا ہے اس کا بھوناد وزخ میں کرو
وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَمَا كَذَبَ قَطًّا وَلَكِنْ إِذَا
ذَهَبَ بِنُوقِصِّي بِاللَّوَاءِ وَالسَّقَايَةِ وَالْحِجَابَةِ وَالسَّبْوَةِ
فَمَاذَا يَكُونُ لِسَائِرِ قُرَيْشٍ۔ (اغلے سے
ابو جہل سے پوچھا بتلاؤ تو محمد سے ہیں یا جھوٹے؟ یعنی دعویٰ
نبوت میں۔ ابو جہل نے کہا، خدا کی قسم وہ سچے ہیں انہوں نے
کبھی جھوٹ نہیں بولا ہے مگر بات یہ ہے کہ قصی بن کلاب
کی اولاد جب علم برداری اور آب رسانی اور خانہ کعبہ کی
در بانی اور پھر پیغمبری بھی حاصل کر لیں گے تو دوسرے
قریش کے خاندانوں کے لئے کیا باقی رہے گا؟)

إِنَّا لَا نَكْذِبُ وَلَكِنْ نَكْذِبُ بِمَا جِئْت بِهِ۔
آپ کو ہم نہیں جھٹلاتے لیکن آپ جو لے کر آئے ہیں (یعنی
قرآن اور کہتے ہیں یہ اللہ تم کی طرف سے آتا ہے) اس
کو ہم جھٹلاتے ہیں۔

سَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ۔ میرے دل میں یہ
وسوسہ آیا کہ شاید پیغمبر صاحب جھوٹے ہیں۔
الْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ صِدْقٌ وَكَذِبٌ وَاصْلَاحٌ
کلام تین طرح کا ہے۔ ایک تو سچ، دوسرے جھوٹ تیسرے
جو صلح کرانے اور ملانے کے لئے کہا جائے۔

ثَلَاثٌ يَحْسُنُ فِيهِنَّ الْكَذِبُ الْمَكِيدَةُ فِي الْحَرْمِ
وَعِدَّتُكَ وَرُجَاكَ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ۔ تین
موقع پر جھوٹ کہنا اچھا ہے (یعنی بُرائیاں نہیں) ایک تو
جنگ میں داؤں کرنے کو (دشمن کو دھوکا دینے کے لئے)
دوسرے اپنی بیوی سے وعدہ کرنے میں (اس کا دل
خوش کرنے کو، میں تجھ کو یہ دوں گا وہ دوں گا، یہ بنا
دوں گا وہ بنا دوں گا) تیسرے لوگوں کے درمیان صلح
کرانے میں (جب دو آدمیوں میں باہمی رنجش ہو تو ان
کا دل ملانے کو ایسی بات کہہ دینا جس سے رنج دفع ہو جائے
کچھ بُرائیاں نہیں ہے۔)

کَنْ۔ سخت ہونا۔

اَكْذَأُ۔ کذا ان کی زمین میں جانا۔
كَذَّانٌ۔ نرم سفید پتھر۔

فَوَجَدُوا هَذَا الْكَذَّانَ۔ پھر انہوں نے اس
سفید نرم پتھر کو پایا۔

كَذَّاءٌ۔ ایک مرکب لفظ ہے، کاف تشبیہ اور ذاء
جو اسم اشارہ ہے، کبھی اس پر ہائے تنبیہ آتی ہے۔
هَكَذَا کہتے ہیں، اسی طرح یا ایسا ہی۔

فَجِئْتُ أَنَا وَآمِيَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى كَذَا
وَكَذَا۔ میں اور میری امت کے لوگ قیامت کے دن
ایسے ایسے مقام پر آئیں گے (ایک روایت میں عَلَيَّ كَوْمِ
ہے یعنی ایک ٹیلہ پر)۔

يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَذَاكَ۔ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنه) جنگ بدر میں آں حضرت سے عرض کیا، یا رسول اللہ

بِسْ بَسْ یہ دُعا کافی ہے (کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ سے مستح
دفرت کا وعدہ فرما چکا ہے اور آپ کی دُعا بس یہ کافی
ہے اور زیادہ الحاج کی ضرورت نہیں)۔

كَذَٰلِكَ مُنَاسِدَةٌ لَّكَ۔ بس آپ کا یہ سوال کافی ہے
(ایک روایت میں كَذَٰلِكَ ہے)۔

كَذَٰلِكَ لَا تَذْعُرُوْا عَلَيْنَا اِیْلَتَنَا۔ بس کر دہار
ادنیوں کو مت ڈراؤ۔

رَجُلٌ كَذَّآكَ۔ ایک خسیں آدمی۔

اِشْتَرٰی غُلَامًا مَّا وَّلَا تَشْتَرِيْكَ كَذَآكَ۔ مجھ کو
ایک غلام خرید دو لیکن خسیں! اور کہینہ مت لینا۔

باب الکاف مع الراء

كَرْبٌ۔ شاق ہونا، سخت ہونا، بٹنا، تنگ کرنا۔

كَرْبٌ اور كِرَابٌ۔ ناگردہل (چلانا، قلبہ رانی

كَرْوَبٌ۔ نزدیک ہونا۔

تَكَرَّبٌ۔ کراہ کھانا (یعنی بچی ہوئی کھجور جو کاٹنے کے
بعد پتوں میں رہ جاتی ہے)۔

اِكْرَابٌ۔ جلد چلنا، بھردینا، ڈول پر آڑی لکڑی لگانا

تَكَرَّبٌ۔ چھٹنا۔

اِكْتِرَابٌ یا اِكْرِيْبَابٌ۔ شاق ہونا، سخت
رنجیدہ ہونا

كَرَابَةٌ۔ آفت۔

كَرْبَةٌ۔ سختی۔

مَا يَأْتِي اِدْكَرَابٌ۔ گھر میں کوئی نہیں ہے۔

مَكْرُوْبٌ۔ رنجیدہ، گرفتار، مصیبت۔

فَاِذَا اسْتَعْنٰی اَوْ كَرَبَ اسْتَعَفَّ۔ جب

مالدار ہو گیا یا مالدار ہونے کے قریب ہوا تو باز آ گیا۔

اَعْرَبَ لوگ کہتے ہیں كَرَبٌ یَفْعَلُ یعنی کرنے کے قریب
ہو گیا جیسے كَاذٌ یَفْعَلُ ہے کرنے کو تھا)۔

اَيُّفَعَلَ الْغُلَامُ اَوْ كَرَبَ۔ لڑکا جوان ہو جائے،
یا جوانی کے قریب ہو۔

كَرُوْبِيُوْنِ۔ فرشتوں کے سردار اور مقرب بارگاہ

الہی (نہایت میں) کہ ہر جانور کو جس کے جوڑ مضبوط ہوں،

پول بچتے ہیں اِنَّهُ يَسْكُرُ الْجَلْقِي یعنی خوب قوی اور زوردار

ہے تو كَرُوْبِيُوْنِ سے زوردار قوی فرشتے مراد ہوں گے

كَانَ اِذَا اَنَآءُ الْوَحْيِ كُرْبًا لَّهٗ۔ اُس حضرت

پر جب وحی اُترتی تو آپ پر سختی ہوتی (پیشانی پر پسینہ

آ جاتا)۔

كُرْبٌ لِّذَا لِيَا وَتَوَبَّآ۔ اُس سے سختی ہوتی اور پھر

منتہر ہو گیا۔

فَكَرَبْتُ كُرْبَةً مَّا كُرْبٌ مِّثْلُہٗ۔ مجھ کو ایسا صدمہ

اور رنج ہوا کہ ویسا صدمہ اور رنج کبھی نہیں ہوا۔

فَكَرَبْتُ كُرْبًا۔ میں رنج سے گھٹ گیا۔

مَنْ قَرَّبَ كُرْبَةً۔ جو شخص کسی کی مصیبت اور سختی

دفع کرے (اس کا غم غلط کرے اس کی مدد اور اعانت کرے)

وَكَرَبَ اَبَاؤُہٗ۔ (حضرت فاطمہ آنحضرتؑ کے مرض موت

میں آپ کی تکلیف اور سختی دیکھ کر فرمائے لگیں) ہائے میرے

باپ پر کیا سختی ہو رہی ہے۔

لَا كَرَبَ عَنَّا اِيْنِكَ بَعْدَ الْيَوْمِ۔ آج کے دن کے بعد

پھر میرے باپ پر کوئی سختی نہ ہوگی (کیونکہ اس دنیا سے فانی

سے جدا ہونے کے بعد پھر کسی بیماری کی تکلیف نہیں رہتی)۔

يَذْعُرُوْنَكَ اَلْكَرْبِ۔ سختی اور تکلیف کے وقت دُعا کرے۔

يَا مُقَرَّبَ الْمَسْكُوْبِيْنَ۔ اے تکلیف زدوں کی

تکلیف دفع کرنے والے غمزدوں کا غم رفع کرنے والے۔

كَرْبُهَا ذَهَبٌ۔ بہشت کے کھجور کی ڈالیوں کی جڑیں

سونے کی ہوں گی۔

اَبَسَى اِنَّ اَبَاكَ كَارِبٌ يَوْمَہٗ فَاِذَا دُعِيْتَ

اِلَى الْمَكَارِمِ فَاَنْعَلِ۔ بیاتیرا باپ ایک دن کا مہمان ہے

ہموت کی سختی اس کو آجہ آگے کی توجہ تو ابھی اور عمدہ باتوں کی طرف بلا یا جائے تو جلدی کر۔ ص

”در کارِ خیر، هیچ حاجتِ استخاره نیست“

سارعو الى النجرات -

دُکْرَبَاتُ یَا کُرَبَاتُ یَا کُرَبَاتُ مُسْتَبْتِنِ
لَیْسَ نَزَلَ بِهِ کُتُبٌ اَوْ شِدَّةٌ جَسْ شَخْصٍ کُوکُو
رَنَجِ یَا سَخِ یَا تَلْکِیفِ مِشْ اَتَے۔

اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ كِتَابَةٌ وَقَالَ
تَعَالَى مَا فِيْهَا وَكَانَ فِيْهَا كِتَابَةٌ. اَلْ حَضْرَتُ لَیْ حَضْرَتِ
فَاطِمَةُ كُوْجُوْر كِی ڈالی کی جڑ دی اور فرمایا اس میں جو لکھا ہے اس کو
سیکھ لے (پا دکر لے)۔

کتاب۔ سختیاں۔

گربستہ: اس طرح چلنا جیسے پاؤں میں بٹریاں بٹھو شخص چلتا ہے۔

کے بَاس۔ سفید روئی کا کپڑا یا کھر کھر کپڑا (بیمعرب ہے ک کے باس کا جو فارسی لفظ ہے، اس کی جمع کے ایس یا کسے ابیس ہے)۔

مَمَكْرَبِشُ الرَّأْسِ۔ جس کا سر مجتمع ہو۔

وَعَلَيْكُمْ قَبِيصٌ مِّنْ كَرَامِيْسٍ۔ حضرت عمرؓ ایک

کُرتہ روئی کا پسینہ ہوتے تھے (یعنی سُونی کُرتہ)

فَأَصْبَحَ وَقَدْ اُعْتَمَ يَعْمَامَةٌ كَأَبِيسٍ سَوْدَاءَ
صبح کو ایک سُوتی کپڑے کا کالا عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

بَعَثَ عِيسَىٰ إِلَىٰ كِرْبَاسَةٍ. میرے چچا نے مجھ کو ایک سٹی

کیرا بھیجا۔

کَرْتِ سَخْتِ ہونا، تکلیف اٹھانا۔

انصِراتُ کٹ جانا۔

اَكْتَرَاتُ. خبر لينا، متاثر ہونا۔

کمر آتش - گندنا جو پیاز کی طرح بد بو دار ہوتا ہے۔

لَمْ يَجْعَلْنَا سُدًى مِنْ بَعْدِ عَيْسَى وَكَثَرَتْ جَمْرَتَا

عید کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہم کو خالی نہیں چھوڑا بلکہ ہماری خبر لی اور ہم کو دین کا صحیح راستہ بتانے کے لئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ نہایت یہ ہیں کہ اِکْثَرُتِ ہمیشہ نفی میں مستعمل ہوتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَا اَكْثَرُتِ بِہ یعنی اس کی کچھ پرواہ نہیں کی نہ اس کی وجہ سے اس پر کوئی اثر ہوا اور اس حدیث میں جو اثبات میں مستعمل ہوا یہ شاذ ہے۔

فِي سَكْرَةٍ مُّلهِيَةٍ وَعَشْوَةٍ كَارِثَةٍ. اِیسی سختی
میں جو زبان باہر نکالنے والی ہو اور اِیسی آفت میں جو شاق
ہو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں کَسْرَةٌ الْعِظْمِ وَآگَ نَفْسٍ یعنی
غم والہ نے اس کو سخت تکلیف اور مشقت میں ڈالا۔)

لَا يَكْتُمُ لَهُنَّ الْآثِمِينَ۔ اس کو اس کام کی کچھ
پر واہ نہیں۔

کَيْفَ يَكُونُ صَاحِبًا وَلَا يَكُونُ؟ کیونکہ وہ
ذلیل ہوگا اور وہ پرواہ نہ کرے گا۔

إِنَّ أَفْضَلَ النَّاسِ مَنْ كَانَ الْعَمَلُ بِالْحَقِّ
أَحَبَّ إِلَيْهِ وَإِنْ نَفَقَهُ وَكَرِهَتْهُ مِنَ الْبَاطِلِ .
لوگوں میں وہ شخص بڑی فضیلت والا ہے جس کو ناحق کے
بدلے حق بات پر عمل کرنا بہت پسند ہو گا اس کو نقصان الہی
نکلیں گے۔

کتر د۔ ہنکنا، کاشنا، نکال باہر کرنا۔

مستار دے۔ دفع کرنا۔

کَرْدَن - گردن -

کُرْد۔ ایک قوم ہے ایشیا میں جو بہادری اور
حرأت میں مشہور ہے اکثر اس میں مسلمان ہیں۔

لَمَّا أَرَادُوا الدُّخُولَ عَلَيْهِ لِقَتْلِهِ جَعَلَ
الْمُغِيرَةَ بْنُ الْأَحْنَسِ يَحْمِلُ عَلَيْهِمْ وَيَكْرُدُّهُمْ
بِسَيْفِهِ. جَبَ بَاغِيوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے
لئے اُن کے گھر میں گھسنا چاہا تو مغیرہ بن احنس نے ان پر
حملہ کرنا اور اپنی تلوار سے ان کو ہٹانا اور دفع کرنا شروع کیا

سَكَانَ هَذَا الْمُتَكَلِّمَ كَرَدَ الْقَوْمَ - گویا اس بات کرنے والے نے لوگوں کی رائے پھیر دی۔

وَاللّٰهُ لَا آفَعَدَ حَتّٰی تَقْبِلُوْا اَكْرَدَ - رَمَاعَ بن جبل بن یمن میں ابو موسیٰ اشعری کے پاس گئے، وہاں ایک شخص کو دیکھا جو پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر یہودی ہو گیا۔ اسلام سے پھر گیا۔ تو معاذ فرماتے کہا، میں اُس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک تم اُس کی گردن نہ مارو گے اس کو قتل نہ کرو گے بموجب حدیث شریف مَنْ بَدَّلَ دِيْنًا قَاتَلُوْهُ - یعنی مرتد کو مار ڈالو۔

کَرَدَ - اس کی گردن ماری۔

کَرَدَ سَدَّ - جمع کرنا، الگ الگ ٹکڑیاں ٹکڑیاں کرنا، باندھنا، مقبض کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا جیسے بیڑیاں پہنے ہوئے شخص چلتا ہے، زور سے ہانکنا۔

کَرَدَ مِنَ السَّرَّحِلِ - اس کے ہاتھ اور پاؤں ہلکا کر دینے لگے۔

تَكَرَّدَ سَيٌّ - منقبض ہونا۔

کَرَدُوْ سَانَ - قیس اور معاویہ کو کہتے ہیں جو مالک بن خطلہ کے فرزند تھے۔

کَرَدُوْ سَيٍّ - دو بیڑیوں کا جوڑ داس کی جمع گواہیں اور گواہیں ہیں۔

خَفِمْ اَنْكَرَادِيْسَ - آل حضرت کی صفت ہے یعنی آپ کی بیڑیوں کے جوڑ ضخیم اور مضبوط تھے بعضوں نے گواہی کے معنی بیڑیوں کے سرے کہا ہے۔

اَطْعَمْتُ النَّاسَ كَرَادِيْسَتًا - میں نے لوگوں کو اس کی بیڑیوں کے جوڑ کھلائے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ كَرَدَ سَيٍّ فِي النَّاسِ - کوئی ان میں سے ہاتھ پاؤں باندھ کر دروازہ میں ڈال دیا جائے گا۔

کَرَدَ یا کَرَدُوْ - لوٹ کر آنا، لوٹانا، بار بار آنا جیسے کَرَدَارُ ہے۔

کَرَدَارُ - پھر جنگ کے لئے لوٹ کر آنے والا۔

کَرَدَدُ رُكَّ - اس کے سینہ میں سے گریبی جاتی ہے۔

کَرِيْرُ - کہتے ہیں سینہ کی آواز کو جو گلا گھونٹنے جانے پر نکلتی ہے یا ٹھسک کی آواز جو گرد و غبار سے پیدا ہوتی ہے تَكَرَّرَ تَكَرَّرَ - دوبارہ لوٹنا یا کئی بار لانا۔

کَرَار - توشہ خانہ۔

کَرَارِ حِجِّي - توشہ خانہ کا داروغہ۔

کَرَدَ - ایک بار (جیسے مَرَدَ ہے)

کَرَدَ - ایک پیمانہ ہے عراق کا جو ساٹھ قفیز یا پالیس اردب کا ہوتا ہے، یا چھ گدھوں کے بوجھ۔

نَاقَةُ يَمَكْرَدَ - جس اونٹنی کا دودھ ہر دن میں دوبارہ دوا جاتا ہے۔

قَرَسٌ يَمَكْرَدُ - وہ گھوڑا جس پر سوار ہو کر حملہ کر سکیں۔ وَجَعَلْنَا هُمَا فِي كَرْنَيْنِ غَوْطِيَيْنِ (آنحضرت نے)

بہیل بن عمرو سے زمزم کا پانی چاہا، اس کی عورت نے ایک اور عورت ایشہ نامی سے مدد لی اور چڑھے کے دو توشہ دانوں کو کاٹا) اور ان کو موٹے دو کپڑوں میں جو غوطہ کے بنے ہوئے تھے رکھا (تا کہ پانی ٹپکے نہیں)۔

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدَرَكَيْتَ لَمْ يَحْمِلِ الْقَدَارُ يَا اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ كَيْتَ لَمْ يَحْمِلِ نَجَسًا - جب پانی گڑ کی مقدار میں ہو تو وہ پلیدی نہ اٹھائے گا (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہ ہوگا بشرطیکہ اس کا کوئی وصف نجاست نہ بدلے۔ نہایت یہ ہے کہ بقرہ میں کَرَدَ گدھے کے پیچھے ہوتے ہیں۔ از ہر سی نے کہا کہ کَرَسَاٹھ قفیز کا ہوتا ہے اور قفیز آٹھ مکوک کا اور مکوک ڈیڑھ صاع کا۔ تو اس حساب سے کَرَسَاٹھ بارہ دسق کا ہوا۔ ایک دسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے)

لہٰذا کی پائش میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ زمین بالشت طول اور آٹھای عرض اور عرق ہو۔ دوسرے کہ دو ہاتھ طول اور عرض ہو اور عرق ایک ہاتھ اور ایک بالشت اور عرق نزدیک صحیح ہے کہ ساٹھ تین بالشت طول اور آٹھای عرض اور عرق ہو تو وہ کَرَسَاٹھ بارہ دسق کا ہوتا ہے)

امامیہ کا عمل اسی قول پر ہے (تکڑی ہڈی ہڈی مڑے۔ کسی ادھر مڑتی ہے کسی ادھر۔
تکڑے الناس۔ تب تو لوگ لوٹے۔
تاکلکاب بعد النار۔ جیسے بھاگ جانے کے بعد پھر حملہ کرنے والا۔

اَوْ شَكَّهِمْ كَتَّاءَ بَعْدَ قَرْيَةٍ۔ بھاگنے کے بعد سب لوگوں سے زیادہ جلد حملہ کرنے والے (یعنی گوشاذ و نادر وہ میدان جنگ سے بھاگ جاتے ہیں لیکن پھر اسی وقت لوٹ کر آتے ہیں اور دشمن پر حملہ کرتے ہیں)

سَأُعْطِي السَّائِيَةَ غَدًا اَرْجُلًا يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَرَّارًا غَيْرَ فَرَّادٍ۔ میں کل جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں (بار بار) حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں یہ حدیث آں حضرت نے جنگ خیبر میں فرمائی۔ شب کو یہ حدیث فرمائی اور صبح حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر جھنڈا ان کے ہاتھ میں دیا۔ انھوں نے قلعہ فتح کر لیا اور مرتب یہود کے بڑے پہلوان کو داویل جہنم کیا۔

اِنِّي لَعَصَابُ الْكُرَاتِ وَ دَوْلَةُ الدَّوَلِ۔ میں بار بار حملہ کرنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں۔

کُرَزٌ يَا كُرَزُ۔ داخل ہونا، پوشیدہ ہو جانا، التجا کرنا، مائل ہونا، انجیل کی بشارت دینا، بہانا۔

کُرَزٌ شَيْءٌ يَأْتِيكَ مِنْ كَاكُوزَةٍ۔ کُرَزٌ کَمِينَةٌ، خبیث، خیل باز۔

کُرَزٌ يَا كُرَزُ يَا كُرَزُ۔ پکاس یا بڑا تبر یا کھڑا (اس کی جمع کُرَزِین اور کُرَزِین ہے)۔

کُرَزٌ۔ فارس کے تاج شاہی کو کہتے ہیں جو سونے اور جواہر سے مرتب ہوتا ہے۔

فَاَخَذَ الْكُرَزِیْنَ فَخَفَّ۔ پھر آپ نے پکاس (تبر)

لیا اور کھودا (یعنی جنگ خندق میں جب ایک سخت چٹان نمودار ہوئی اور صحابہؓ سے کھد نہ سکی)۔

مَا صَدَّقْتُ يَمُوتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْتُ وَفَّحَ الْكُرَزِیْنَ۔ (بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) مجھ کو آں حضرت کے وفات کا اُس وقت تک یقین نہ آیا، یہاں تک کہ میں نے پکاسیں (کدالیں) مارنے کی آواز سنی (یعنی قبر کھدنا شروع ہوئی اُس وقت یقین ہوا کہ آپ نے انتقال فرمایا)۔

کُرْسٌ۔ بڑے محلے گھر اصل، پیشاب، گوبر جو ایک دوسرے پر تہہ بہ تہہ ہو۔

کُرَّاس۔ کتاب کا ایک جز (اس کی جمع کُرَاسِیں ہے)۔

کُرْسِیٌّ اور کُرْسِیٌّ۔ کڑی کا تخت اور علم اور تخت شاہی اور مقام اقامت۔

وَمِنْهُمْ مَكْرُوسٌ فِي النَّارِ۔ بعضے ان میں سے دوزخ میں ایک کے اوپر ایک ڈال دیئے جاتے ہیں گے (اکثر روایتوں میں مَكْرُوسٌ ہے)۔

تَكْرِیْسٌ۔ رٹانا (اور شاید یہ کُرْسُ الدِّمَانَةِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی نیچے کا وہ مکان جہاں جانور باندھے جاتے ہیں اُن کا گوہ گوبر پڑا رہتا ہے)۔

مَا اَذْرَيْتُ مَا اَصْنَعُ بِهَذِهِ الْكُرَاسِیِّسِ وَقَدْ نَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْتَقْبَلَ الْقَبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ۔ (ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ) میں نہیں جانتا ان سُنَدِ اسول کو کیا کروں، حالانکہ آنحضرت نے ہم کو منع کیا ہے کہ پیشاب یا پچانہ میں ہم قبلہ کی طرف منہ کریں (یہ کوریاں کی جمع ہے۔ زعمشہی نے کُرَاسِیُّ نون سے نقل کیا ہے یعنی سُنَدِ اس)۔

يَا فَضِيلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِیِّ۔ (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) اے فضیل اللہ تعالیٰ کی کُرسی میں

یَا فَضِيلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِیِّ۔ (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) اے فضیل اللہ تعالیٰ کی کُرسی میں

یَا فَضِيلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِیِّ۔ (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) اے فضیل اللہ تعالیٰ کی کُرسی میں

یَا فَضِيلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِیِّ۔ (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) اے فضیل اللہ تعالیٰ کی کُرسی میں

یَا فَضِيلُ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْكُرْسِیِّ۔ (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) اے فضیل اللہ تعالیٰ کی کُرسی میں

ہر چیز آگئی اس کی کرسی آسمان اور زمین سب چیزوں کو
محیط ہے۔ جیسے قرآن میں ہے وَ سِعَ کُرْسِيُّہُ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضَ (

الْکُرْسِیُّ وَ سِعَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَالْعَرْشَ
وَ سِعَ کُلِّ شَیْءٍ وَ سِعَ الْکُرْسِیُّ۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی
آسمان اور زمین سب کو گھیرے ہوئے ہے اور عرش ہر
چیز کو گھیرے ہوئے ہے یہاں تک کہ کرسی کو بھی (تو عرش
کرسی سے ہی بہت بڑا ہے)۔

اٰیۃ الْکُرْسِیِّ۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
آخر تک۔

کُرْسِیُّہُ یَا کُرْسِیُّہُ۔ آدمیوں کا ایک گروہ۔
کُرْسُوعٌ۔ پیچھے کا وہ اٹھا ہوا کنارہ جو خنصر کے

قریب ہوتا ہے (اس کی جمع کُرَاسِیْعٌ ہے)۔
فَقَبْضٌ عَلَیْ کُرْسِیِّہِ۔ اس نے میرا کرسوع پکڑ
یعنی پیچھے کا سر جو خنصر انگلی کے مقابل ہے)

کُرْسِیْفَہُ۔ کوچیں کا لٹنا، تنگ باندھنا، کرسف
رکنا۔

تَکْرُسُفُ (مطالعہ ہو کُرْسِیْفَہُ کا اور) ایک
میں ایک گھس جانا۔

کُرْسَافَہُ۔ آنکھ کی تاریکی اور ظلمت۔

کُرْسُفٌ۔ روئی کا ٹکڑا، بھویا۔

کُرْسِیْفَہُ الدَّوَاۃِ۔ دوات کا صوف۔

کُرْسِیٌّ۔ ایک قسم کا سفید شہد۔

اِنَّہٗ کَفَنَ فِی ثَلَاثَہٗ اَنْوََابٍ یَّمَانِیَہُ کُرْسِیِّ

اں حضرت کو تین سوئی تین کے کپڑوں کا کفن دیا گیا۔

کُرْسِیِّ صفت ہے ثیاب کی مالانکہ وہ مشتق نہیں ہے،

جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَرَدَّتْ بِحَیۃٍ ذِی رَاحِیٍّ میں

ایک ہاتھ برابر سانپ پر گزرا، یا مَرَدَّتْ بِاَبِلٍ قَاۃٍ

میں سو اونٹ پر گزرا۔

اَنْعَتُ لَکَ الْکُرْسِیَّ۔ میں تجھ کو یہ صلاح دیتا
ہوں کہ نور روئی کا پھویا رکھ لے (تا کہ استخاضہ کا خون
دوسرے کپڑوں کو خراب نہ کرے)۔

کَفَنَ فِی ثَلَاثَہٗ اَنْوََابٍ بَیضَ سَعُوۡلَیۃٍ مِّنْ

کُرْسِیِّ لَیْسَ فِیْہِنَّ عِمَامَۃٌ وَ لَا قِیَمِیۡنٌ۔ انھیں

کو تین سفید کپڑوں میں سول کے (جو ایک موضع ہیں)

میں وہاں روئی کے سفید کپڑے بنے جاتے تھے) کفن

دیا گیا جو روئی کے تھے۔ یعنی سوئی تھے نہ ان میں عمامہ

تھا نہ قمیص (تو عمامہ اور قمیص دونوں بدعت ہیں بلکہ

تین چادریں کافی ہیں ایک ازار جو سب سے نیچی رہتی ہے،

اس پر ایک چادر جو بجائے قمیص کے ہوتی ہے اس پر ایک

بڑی چادر جس کو لغاف کہتے ہیں، اب لغاف پر ایک اور

چادر ڈالنا جیسے آج کل رائج ہے یہ بھی بدعت ہے بے فائدہ

لے کہا لَیْسَ فِیْہَا قِیَمِیۡنٌ وَ لَا عِمَامَۃٌ کا یہ مطلب ہے

کہ ان تین کپڑوں کے سوا قمیص اور عمامہ علیحدہ تھے، تو

کل پانچ کپڑوں میں کفن ہوا)

کُرْسُفٌ۔ بنی اسرائیل کا ایک عابد زاہد شخص تھا

جو ایک عورت کے عشق میں کافر ہو گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ

نے اس کو ہدایت کی اس نے توبہ کی اس کا قصور معاف

ہو گیا۔

مِّنْ اَعِیۡتِہٖ الْاَحِبَّۃِ فَلِیَعَارِجَ الْکُرْسِیِّ۔ جس شخص سے

کوئی تدبیر بن نہ پڑے تو وہ کرسف کا استعمال کرے۔

کُرْشٌ یَاکِشٌ۔ جانوروں کا کوٹھا یعنی معدہ (اس

کی جمع کُرُوشٌ ہے)

کُرْشٌ۔ سمٹ جانا۔

تَکْرِیۡشٌ۔ ترش رو ہونا، پیٹ بڑا ہونا۔

تَکْرِشٌ۔ سمٹ جانا، جمع ہونا۔

اِسْتِکْرَاشٌ۔ کرش بنا کر بکری کا بچہ جب تک

گھاس نہیں چرتا تو اس کے معدہ کو اِنْفَعَہ کہتے ہیں،

جب گھاس کھانے لگتا ہے تو ککڑی کہتے ہیں۔ ککڑی چوڑی
بچوں کو بھی کہتے ہیں۔

الْأَنْصَارُ كِرْشِي دَعْبَتِي۔ انصار میرے پیٹ اور
گٹھری ہیں (جیسے پیٹ میں چارہ جا کر جمع ہوتا ہے اسی طرح
گٹھری میں کپڑے۔ ویسے ہی میری راز کی باتیں اور امانتیں
انصار کے پاس رہتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ میرے محرم سرا
اور مستند علیہ اور راز دار ہیں۔ بعضوں نے کہا ککڑی سے
جماعت مراد ہے یعنی میری جماعت اور میرے اصحاب ہیں)
فِي كُلِّ ذَاتِ كِرْشٍ شَاةٌ۔ ہر معدہ والے جانور
کے مارنے میں جب محرم اس کو مارے تو ایک بکری فدیہ میں
دینا ہوگی (مثلاً ہرن مار ڈالے یا خرگوش)۔

لَوْ وَجَدْتُ إِلَى ذِمَّتِي فَكَرْشِي لَشَرَبْتُ لَبْطًا
مِذْقًا۔ اگر میں تیرے خون کے لئے معدہ کا منہ پاتا تو میدان
تیرا خون پیتا (مطلب یہ ہے کہ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو تجھ کو
قتل کرتا اور تیرے خون سے زمین کو سیراب کرتا یہ ایک مثل
ہے اُس وقت سے شروع ہوتی جب ایک شخص نے بکری
کے پارچے اس کے اوجھ میں بھر کر پکائے۔ لوگوں نے کہا
اس کی سری بھی اُس میں بھسروے۔ لیکن اوجھ کا منہ
تنگ تھا سری اس کے اندر نہیں جاسکتی تھی تب پکانیوالے
نے کہا اگر میں اوجھ کا منہ اس لائق پاتا تو ایسا کرتا یعنی
سری بھی اس میں گھسیٹ دیتا)۔

أَبْعَلُ كِرْشِي سَقَاءُ خَيْرٌ كَامِدٍ اس کا شکاری
ہے (اُس میں پانی جمع کر لیتا ہے)۔

كِرْشُ الرَّجُلِ۔ اس کے چھوٹے کم سن بال بچے۔
كِرْشٌ يَكْرُوعٌ۔ لمبی گردن کر کے منہ سے پانی پینا دینی
چٹو یا برتن میں نہ لینا بلکہ منہ لگا کر پینا (پنڈلی پر مارنا
ککڑی۔ پایہ کھانا یا پنڈلی میں شکوہ ہونا، جماع
کی خواہش کرنا، برسنے)۔

اِكْرَاعٌ۔ جانوروں کو منہ سے پانی پلانا، موقع دینا

تَكْرُوعٌ۔ وضو کرنا۔

إِنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي حَائِطِهِ
فَقَالَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَرَبِهِ وَإِلَّا
كِرْعَنًا۔ آنحضرت ایک انصاری کے باغ میں تشریف
لے گئے اور فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی ہے پُرانی مشک
میں (جو ٹھنڈا ہوتا ہے) تو خیر، ورنہ ہم منہ سے پانی پنی
لیں گے (جیسے جانور پیتے ہیں وہ آگاری یعنی ہاتھ پاؤں
پانی میں ڈال دیتے ہیں)۔

كِرْعَةٌ الْكِرْعُ فِي النَّهْرِ۔ پانی کی نہر میں منہ سے پانی
پینا (جانور کی طرح) مکروہ رکھا۔

إِنَّ رَجُلًا سَمِعَ قَائِلًا يَقُولُ فِي مَحَابَةِ
أَسْقِ كِرْعًا فُلَانًا۔ ایک شخص نے ابرہہ سے ایک کنبے
والے (دفرشتے) کی آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا جا فلاں شخص کے کنبے
(تالاب۔ جوڑ) میں پانی برسا۔

كِرْعٌ۔ وہ مقام جہاں پانی جمع ہوتا ہے پھر کھیت والا اس کو
اپنے کھیت میں پہنچاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں شَرَبَتْ اِلْبِلَ
بِالْكِرْعِ۔ اونٹوں نے تالاب میں سے پانی پیا۔ جوہری نے
کہا کِرْعُ آسمان کا پانی جس کو منہ لگا کر پیتیں)۔

شَرَبْتُ عُقُوقَانَ الْمَكْرَعِ۔ میں نے تالاب میں سے
شروع میں پانی پیا (وصاف اور ستھر پانی میرے حصہ
میں آیا اور دوسروں کو گدلا اور خراب پانی ملا۔ یہ معادیہ
کا قول ہے یعنی مجھ کو دنیا کی بادشاہت اور عزت اچھی طرح
ملی)۔

فَهَلْ يَنْطِقُ فَيْكُمُ الْكِرْعُ۔ کیا تم میں پائے اور کھر
ہی باتیں کرتے یعنی دنی اور کھینے لوگ۔

لَوْ أَطَاعَنَا أَبُو بَكْرٍ فَيَمَّا أَشْمَا نَابَهُ عَلَيْهِ مِنْ
تَرْكِ قِتَالِ أَهْلِ الرَّدَّةِ لَغَلَبَ عَلَى هَذَا الْكِرْعِ
الْكِرْعُ وَالْأَعْدَابُ۔ اگر حضرت ابو بکر صدیق رضہ ہماری
بات سن لیتے یعنی ہم نے جو صلاح دی تھی کہ ابھی اُن

لوگوں سے نہ لڑیں جو اسلام سے پھر گئے تھے تو کیسے اور گنوار
کے حکومت حاصل کر لیتے (اپنے اپنے قبیلوں کے سردار
نہ جاتے اور خلیفہ رسول اللہ کا کوئی اقتدار نہ رہتا)۔

حتیٰ بَلَغَ كُرَاعَ الْغَنِيمِ۔ یہاں تک کہ آپ کُرَاعِ الْغَنِيمِ میں
پہنچے جو ایک مقام کا نام ہے کہ سے دو منزل پر ہر مسلمان
کے پاس۔ اصل میں کُرَاع ایک لمبا پتھر ملا میدان گویا اس کو
بند ٹی سے تشبیہ دی۔ اور غنیم ایک وادی ہے ملک حجاز میں
جِنْدُ کُرَاعِ ہاشمی۔ کُرَاع ہر شے کے پاس رہنے
ایک مقام کا نام ہے کہ اور مدینہ کے درمیان اس کا کُرَاع لمبا
پتھر ملا میدان جو چلا جاتا ہے)

مَا كُنُوا إِلَّا يَجْتَسُونَ إِلَآ الْكُرَاعَ وَالسَّلَاحَ۔ وہ
کسی چیز کو روک کر نہ رکھتے تھے مگر گھوڑوں کو اور ہتھیاروں کو۔
جَعَلَهُ فِي السَّلَاحِ وَالْكُرَاعِ۔ اس مال کو ہتھیاروں
اور گھوڑوں کی خریداری میں خرچ کرتے (یعنی جہاد کے لئے)
هَلَاكَ الْكُرَاعُ۔ جانور ہلاک ہو گئے۔

قَبْلَ مَا آتَى اللَّهُ بِكُرَاعٍ۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک ٹکڑا
بہشت کے پانی کا بھیجا (اس کو کُرَاع اس لئے کہا کہ وہ لمبا
اور تھوڑا تھا جیسے جانور کا پاؤں ہوتا ہے)۔

لَا يَأْتِيَنَّ بِالطَّلَبِ فِي آكَارِجِ الْأَرْضِ۔ اگر زمین
کے اطراف میں کوئی روزی ڈھونڈتا پھرے تو اس میں کوئی
قباحت نہیں۔

مَا كُنُوا إِلَّا يَكْرَهُونَ الطَّلَبَ فِي آكَارِجِ الْأَرْضِ۔
زمین کے اطراف اور نواحی میں ڈھونڈنا پسند کرتے تھے
(یعنی روزی کی تلاش میں جا بجا پھرنا سفر کرنا)۔

إِنْ دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعِ الشَّاةِ۔ اگر تم بکری کے ایک
پایہ کی طرف بلائے جاؤ (یعنی کوئی اسی سے ہتھاری ضیافت
کرے)۔

تَوْ دُعِيتُمْ إِلَى كُرَاعِ لَاجِبَتِ۔ اگر میں بکری کے
ایک پایہ کی طرف بلایا جاؤں (صرف اسی کی ضیافت ہو)

تو میں قبول کر لوں گا۔

مَا يَنْفَعُ مَوْتٌ كُرَاعًا وَلَا لَهُمْ ضَمَمٌ وَلَا زَرْعٌ
ان کے پاس تو بکری کا ایک پایہ بھی پکانے کو نہیں، نہ
دودھ والے جانور ہیں نہ کھیتی ہے۔

كَانَ النَّاسُ كَعَاةٍ كَكَرَاعَةِ طَالُوتَ (حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تعریف کی فرمایا، ابو بکرؓ
اپنا اسلام کھولتے تھے اور میں چھپاتا تھا قریش کے لوگ
مجھ کو حقیر جانتے لیکن ابو بکرؓ اپنی پوری عزت کراتے خدا
کی قسم اگر حضرت ابو بکرؓ پہلے خلیفہ نہ بنائے جاتے تو اسلام
کا دین دونوں جانب (مشرق و مغرب میں) نہ پھیلتا)
اور لوگ اس طرح دین کے مخالف ہو جاتے جیسے طالوت
کے ساتھیوں نے طالوت کی مخالفت کی اور منہ لگا کر پانی
پینے لگے (ایک باری پانی پر گر پڑے اور خوب جھک کر
بی لیا)۔

كَرَكَدَنْ۔ گیسٹ ابو مشہور جانور ہے۔

كَرَكَدَنْ۔ کسی بار لوٹنا، قاہ قاہ کر کے ہنسنا، تھپہڑانا
پھر جانا، شکست پانا، چیخنا، جمع کرنا، دفع کرنا، روک رکھنا
گھمنا، گول پھرانا، پسنا (نہایت میں ہے کہ کس کس کا وہ آواز
ہے جو آدمی اپنے پیٹ میں ٹوٹتا ہے)۔

كَرَكَدَنْ۔ ہوا میں گر پڑنا، ٹوٹ آنا، متروک ہونا۔
كَرَكَدَنْ۔ لوگوں کی ایک جماعت (اس کی جمع کُرَاكَدَنْ
ہے)۔

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ
تَضَيَّقُوا أَبَا الْغَنِيمِ فَقَالَ لَا مَدَامَتُمْ مَا عِنْدَكَ
قَالَتْ لَسَعِيدٌ قَالَ فَكُرَكَدَنْجِي۔ اس حضرت اور ابو بکرؓ
اور عمرؓ ابو الہیثم الضاری کی ضیافت میں گئے۔ آنحضرتؐ
نے ان کی بیوی سے پوچھا، تمہارے پاس کیا کھانا ہے اس
نے کہا جو ہیں۔ فرمایا تو پیس (یعنی جو کوچکی میں پیس کر آٹا
بنا)۔

وَتَكُونُ كَوَحَّاتٍ مِّنْ شَعِيرٍ۔ اور جو کے کچھ والے پیسے۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ وَكَانَ بِهَا طَاعُونٌ ذَكَرَكَ عَنْ ذَالِقَ۔ حضرت عمرؓ جب شام کے ملک میں پہنچے تو سنا کہ وہاں طاعون ہے۔ یہ سن کر آپ لوٹ آئے (کیونکہ جہاں طاعون پلگ ہو وہاں جانا منع ہے اور اگر وہاں رہنا ہو تو وہاں سے بھاگنا بھی منع ہے مگر ایک گھرتے دوسرے گھر میں یا وہیں جنگل اور صحرا میں جا کر رہ جانا منع نہیں ہے بلکہ قاعدہ طبعی اور شرعی اسی کو مقتضی ہے)۔

تَكَرَّرَ النَّاسُ عَنْهُ۔ لوگ اس کے پاس لوٹ گئے۔ مَنِ ضَلَّكَ حَتَّى يَكُونُ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ۔ جو شخص نماز میں قاہ قاہ کر کے ہنسے (رقبہ لگا کر) تو وہ وضو بھی دوبارہ کر لے اور نماز کو بھی دوبارہ پڑھے (یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ جابرؓ کا قول ہے)۔

أَلَمَتْ وَارَأَى الْبَعِيرَ تَكُونُ يَكُونُ كَرِيَةً نُكْتَةً مِّنْ جَرَبٍ۔ کیا تم نے اونٹ کو نہیں دیکھا، اس کے کر کے پٹے میں (جو بیٹھے میں زمین سے لگتا ہے) ایک کھجی کا نقطہ ہوتا ہے (نہا یہ میں ہے کہ کیر کیر کا اونٹ کا زرد جو بیٹھے میں زمین سے لگتا ہے اور وہ کسی قدر اس کے جسم سے اٹھا ہوتا ہے، روٹی کی طرح۔ اس کی جمع کرا کر ہے)۔

مَا أَجْهَلُ عَنْ كَسَا كَسَا وَاسْتِهْمَةٍ۔ میں گرا اور کوبالوں کو نہیں چھوڑتا (کیونکہ اونٹ میں ان کا گوشت نہایت مزیدار ہوتا ہے)۔

عَطَاؤُكُمْ لِلضَّارِبِينَ رِقَابَكُمْ وَنُدْعَى إِذَا مَا كَانَ حَزْأُكُمْ أَكْبَرُ۔ تم ان لوگوں کو دیتے ہو (ان سے سلوک کرتے ہو) جو تمہاری گردنیں مارتے ہیں اور ہم اس وقت بلائے جاتے ہیں جب کر اگر کاٹے جاتے ہیں (اونٹ کو جب ایسی بیماری ہوتی ہے کہ سیدھا

بیٹھ نہیں سکتا تو اس کا کر کہہ کاٹ کر ایک رگ اس کی نکال کر اس کو داغ دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آرام اور راحت کے وقت تو ہم کو پوچھتے تک نہیں دشمنوں سے سلوک کرتے ہو اور جب سخت وقت آتا ہے تو ہم کو بلاتے ہو کیونکہ ہم جنگ کا فن جانتے ہیں، لڑائی بھڑائی میں کامل ہیں)۔

مَا يَمْنَعُكَ مِنْ هَذَا الْكُرْكُورِ۔ تجھے اس گہری دادی سے کیا چیز روکتی ہے؟

کُرْكُورٌ۔ زعفران اور کسم۔

بَيْنَاهُ وَجَبْرَيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَتَحَادَّثَانِ تَغَيَّرَ وَجْهُ جَبْرَيْلَ حَتَّى عَادَ كَأَنَّهُ كُرْكُمَةٌ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ آل حضرت اور حضرت جبریلؑ باتیں کر رہے تھے اتنے میں حضرت جبریلؑ کے چہرے کا رنگ بدل گیا گویا زعفران یا دُرُس کا ٹکڑا ہو گیا (دُرُس ایک زرد گھاس ہے خوشبودار۔ نہا یہ میں ہے کُرْكُمَةٌ مفرد ہے کُرْكُورٌ کا بمعنی زعفران یا کسم۔ بعضوں نے کہا وہ ایک اور چیز ہے دُرُس کی طرح، بہر حال یہ فارسی لفظ ہے معرب۔ زرخشتری نے کہا اس میں بیم زائد ہے کیونکہ عرب لوگ شمس کو کُرْكُور کہتے ہیں)۔

کُرْكُمٌ۔ کرم اور بزرگی میں غالب ہونا۔

کُرَامَةٌ اور کُرْمٌ اور کُرْمَةٌ۔ نفیس ہونا، عزت دار ہونا، سخی ہونا۔

تَكْرِيْمٌ اور تَكْرِيْمَةٌ۔ تعلیم کرنا، بزرگی دینا، پانی بہت ہونا۔

مُكَارَمَةٌ۔ ایک دوسرے سے کرم میں مقابلہ کرنا۔

أَصْغَرُ الرِّجْلِ۔ اس کی اولاد نیک ہوئی۔

إِكْرَامٌ۔ بمعنی تَكْرِيْمٌ ہے۔

کُرْمٌ۔ کریم بننا۔

إِسْتِخْرَامٌ۔ کرم کی درخواست کرنا، کسی کو

کریم پانا، اچھی چیز پاجانا۔
 کَرَامَةٌ: خلاف عادت وہ امر جو مومن نیکو کار کے
 ہاتھ پر ظاہر ہو (اگر فاسق بدکار کے ہاتھ پر ہو تو وہ ہتھراج
 ہے اور کرامت اور معجزہ میں یہ فرق ہے کہ معجزہ دعویٰ نبوت
 کے ساتھ ہوتا ہے اور کرامت میں نبوت کا دعویٰ نہیں ہوتا)
 کَرَامَتٌ: ایک فرقہ ہے جو صفات اللہ کو مخلوق کی
 صفات سے تشبیہ دیتا ہے اس کا بانی ایک شخص تھا جس کا
 نام محمد بن کریم تھا۔
 کَرَمٌ: انگوڑی بھی کہتے ہیں۔
 بِنْتُ الْکَرَمِ: شراب۔

کَرِيمٌ: اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ یعنی ایسے ذاتا جس
 کی دین ختم نہیں ہوتی (بعضوں نے کہا کریم وہ شخص جو بلا
 غرض لوگوں کو نفع پہنچائے اگر ضرر سے بچنے کے لئے یا کسی
 فائدے کے لئے مال خرچ کرے تو وہ کریم نہیں ہے۔ نہایہ میں
 ہے کہ اللہ کا نام جو کریم ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ جامع انواع
 خیر اور شرف اور فضائل کا مجموعہ)۔

إِنَّ الْکَرِيمَ بْنَ الْکَرِيمِ یُوسُفُ بْنُ یَعْقُوبَ
 کریم اور کریم کے بیٹے حضرت یوسفؑ ہیں جو حضرت یعقوبؑ
 کے بیٹے تھے وہ حضرت اسحاقؑ کے وہ حضرت ابراہیمؑ کے
 خود بھی پیغمبر، باپ دادا اور پردادا بھی پیغمبر یہ شرف
 اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ اس کے سوا حسن و جمال اور
 عدل و انصاف علم اور ریاست اور حکومت تمام باتیں
 آپ کو حاصل تھیں)۔

لَا تَسْمُو الْعِیْنَ الْکَرْمَ فَإِنَّمَا الْکَرْمُ الرَّجُلُ
 الْمُسْلِمُ: انگوڑی کو کرم مت کہو کرم تو مسلمان آدمی ہے
 (جس کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور شرافت عطا فرمائی ہے
 عرب لوگ انگوڑی کو کرم کہا کرتے تھے کیونکہ اس سے شراب
 بنتی ہے جس کے پینے سے آدمی میں سخاوت اور ہمت پیدا
 ہوتی ہے اس حضرت نے یہ نام کر وہ سمجھا کیونکہ شراب

ہماری شریعت میں حرام کی گئی ہے اس لئے اس کو ایسا
 عمدہ نام دینا آپ کے مناسب نہیں سمجھا اور یہ اشارہ
 فرمایا کہ پرہیزگار مومن ایسے ناموں کا زیادہ حقدار ہے۔
 إِنَّ رَجُلًا أَهْدَىٰ لَهُ رَأْيَ خَشٍ فَقَالَ
 إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهَا فَقَالَ الرَّجُلُ أَفَلَا أُكَارِمُ
 بِهَا يَهُودَ: ایک شخص نے آنحضرتؐ کو شراب کی مشک
 بھیجی تحفہ کے طور پر تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کو
 حرام کر دیا ہے۔ وہ شخص کہنے لگا: میں یہودیوں کو یہ دیکھ
 ان پر احسان کروں تاکہ وہ بھی اس کا بدلہ لیں (آپ
 نے فرمایا، جس نے شراب حرام کی ہے اسی نے یہود کو بھی
 (احسان کے طور پر) اس کا تحفہ بھیجنا حرام کیا ہے۔ پھر آپ
 نے اس کے بہادری کا حکم دیا۔

مُكَارَمَةٌ: یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو کچھ تحفہ
 بھیجے اس غرض سے کہ وہ بھی اس کا بدلہ کرے گا۔

إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِذَا آتَا أَخَذْتُ مِنْ عَبْدِي
 کَرِيمَتِيهِ قَصَبًا لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کی دونوں
 آنکھیں لے لیتا ہوں اس کو اندھا کر دیتا ہوں یا اندھا
 پیدا کرتا ہوں، پھر وہ صبر کرتا ہے (ناشکری اور شکایت
 نہیں کرتا) تو میں کوئی بدلہ اس کے لئے پسند نہیں کروں
 گا بہشت کے سوا (یعنی اس کو بہشت عنایت کروں گا)
 کَرِيمَةٌ: آنکھ (کیونکہ بڑی عزیز چیز ہے اور ہر عمدہ
 اور اچھی چیز کو کریمہ بولتے ہیں) اس زمانہ کے محاورہ
 میں کَرِيمَةٌ دختر اور ہمیشہ کو بھی بولتے ہیں۔ مثلاً کہتے
 ہیں تَزَوَّجْتُ کَرِيمَةً زَیْدًا: میں نے زید کی بہن یا بیٹی
 سے نکاح کیا)۔

مَنْ سَلَبَتْ کَرِيمَتِيهِ أُعْطِيَ الْجَنَّةَ: جس کی
 میں نے دونوں آنکھیں لے لیں اس کو بہشت دول گا۔
 وَافَقِيَ الْکَرِيمَةَ: اچھی عمدہ چیز خرچ کر۔

کَرِيبُهَا آتِ شَارِعُ تَنْهَيْتُهُ۔ اس کی شاخیں اور جڑیں قیامت کے دن اتر رہے ہوں گے اس کو ڈسینگے۔

وَالْقُرْآنُ فِي الْكَرَائِفِ۔ اس وقت تک قرآن کجھور کی ڈالیوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی جب تک معصوموں میں قرآن جمع نہیں کیا گیا تھا)۔

كَرَّةٌ يَكْرَهُ يَكْرَاهُ يَكْرَاهِيَّةٌ يَمْكُرُهُ۔ ناپسند کرنا، بُرا جانا، بد صورت ہونا۔

تَكْرِيهٌ۔ کسی کو مکروہ کر دینا۔

اِكْتِرَاةٌ۔ زبردستی کرنا، زور سے ایک کام پر مجبور کرنا۔

تَكْرَرٌ اور تَكَارُّفٌ۔ بُرا جانا۔

اِسْتِزْكَارٌ۔ کسی چیز کو بُرا پانا، مکروہ جانا۔

اِسْتِزْكَارٌ عَلَى الْمَكَارِہِ۔ باوجود تکلیف اور

مشقت کے وضو پورا کرنا، اچھی طرح اعضا کو دھونا، مثلاً

سردی کی شدت پانی کی کمی یا گرانی یا اعضا کی بیماری

میں۔ نوہی نے کہا پانی گرم کرنے سے ثواب میں

کمی نہ ہوگی۔ طیبی نے کہا وضو کا پورا کرنا یہ ہے کہ اچھی طرح ہر

عضو کو دھوئے اور کہنیوں اور ٹخنوں سے بڑھائے اور

تین تین بار دھوئے۔

مُحَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِہِ وَالنَّارُ بِالشَّهَوَاتِ بِهَيْتِ

اُن باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس پر شاق ہیں و نفس ان

کو ناپسند کرتا ہے جیسے عبادات کا سنت کے موافق بجالانا

گناہوں سے باز رہنا، غصہ پی جانا، خطا معاف کر دینا،

اور دوزخ نفس کی خواہشوں سے گھری ہوئی ہے (یعنی وہ

خواہشیں جو شرع کے خلاف ہیں۔ مثلاً زنا، چوری،

خیانت، حرام کاری، شراب خواری، سود خواری،

رشوت خواری، بھوٹ، غیبت، بہتان، خلاف بولی

وغیرہ)۔

بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الْمَنْشِطِ وَالْمَكْرَہِ۔ میں نے آنحضرت سے اس

اِمْتَحِنُوا اَنْفُسَكُمْ بِمَكَارِہِ الْاَخْلَاقِ فَاِنْ

كَانَتْ فِيكُمْ فَاحِشَةٌ وَاللَّهِ لَا تَكُنْ فِيكُمْ

فَاحِشَةٌ وَاللَّهِ وَارْعَوْا اَنْفُسَكُمْ فِيهَا۔ اپنے نفسوں

کو جانچو، اُن میں عمدہ اخلاق رد سوں جو اوپر بیان ہوئے

اگر موجود ہوں تو اللہ کا شکر کرو، اگر نہ ہوں تو اللہ سے

سوال کرو اس سے التجا کرو (وہ ایسے اخلاق تم کو عنایت

فرمائے)

سُئِلَ عَنْ تَمَكُّرٍ مِنَ الْاَخْلَاقِ فَقَالَ الْعَفْوُ

عَنْ ظَلَمَاتِكَ وَصِلَةٌ مِنْ قَطْعَاتِكَ وَاعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ

آپ سے پوچھا گیا عمدہ اخلاق کیا ہیں؟ فرمایا جو شخص تجھ پر

ظلم و زیادتی کرے اُس کو معاف کر دینا، جو تجھ سے ناپہلوئے

اس سے ناپہلو جوڑنا، جو تجھ کو محروم کرے تیرا حق نہ دے اس

کو دینا، سچی بات کہنا اگرچہ خود تیرے خلاف ہو (تجھ کو

اس سے نقصان پہنچے)۔

اِبْنَةُ الْكُرْمِ۔ انگریزی شراب۔

دَارُ الْكَرَامَةِ۔ بہشت کیونکہ وہ عزت اور

خاطر داری کا گھر ہے (جیسے دَارُ الْمَقَامَةِ اور دَارُ

الْاَسْمَاءِ تَحَالِ دُنْيَا کو کہتے ہیں)۔

كَرَّانٌ۔ عود، چنگ جو مشہور باجے ہیں۔

فَخَنَنَهُ الْكَرِيْمَةُ۔ ستار بجانے والی نے اُن کو گانا

سُنا یا۔ (یعنی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ)

كَرِيْمَةٌ۔ گالے والی۔

كَرَنَفَةٌ۔ کاٹنا، مارنا۔

كَرَنَافٌ یا كُرَكَافٌ۔ شاخوں کی جڑیں جو ڈالی

میں کاٹنے کے بعد رہ جاتی ہیں (اس کی جنت کَرَائِفٌ ہے)

فَاَنِي يَفْرِتُهُمْ نَحْلَةٌ فَعَلَقَهَا بِكَرَنَافَةٍ اُس کو

جڑ میں لٹکادیا جو شاخ میں نکلی رہتی ہے۔

وَلَا صَرْفَةَ وَلَا سَعْفَةَ۔ نہ جڑ ہے نہ شاخ۔

اِلَّا بُعِثَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَعْفًا

اقرار پر بیعت کی کہ ہم آپ کے حکم پر عمل کریں گے خواہ وہ ہم کو پسند ہو یا ناپسند ہو ہر طرح آپ کی اطاعت کریں گے یا ہر حالت میں خوشی ہو یا ناخوشی آپ کے ساتھ رہیں گے۔

هَذَا يَوْمُ الْلَحْمِ فِيهِ مَكْرُوهٌ. یہ یعنی ذی الحجہ کا سوال دن ایسا دن ہے جس میں گوشت مشکل سے ملتا ہے کیونکہ لوگ قربانیاں کر رہے ہیں، جانوروں کی قلت ہوتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کے لئے جانور کاٹنا کوئی پسند نہیں کرتا بلکہ قربانی کے لئے جو عبادت کر کاٹتے ہیں۔ صحیح مسلم کی روایت میں ایسا ہی ہے یعنی اللحم فیہ مکروہ۔ لیکن صحیح بخاری کی روایت میں یسْتَحْيٰی فیہ اللحم ہے اس کا مطلب صاف ہے یعنی اُس دن سب کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں صحیح مسلم کی روایت کا بھی مطلب صاف ہو سکتا ہے یعنی اس دن چونکہ سب لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور گوشت کی کثرت ہوتی ہے تو گوشت سے نفرت ہو جاتی ہے کوئی اس کو پسند نہیں کرتا۔ مجمع البحار میں ہے کہ صحیح مسلم کی روایت میں لَحْمٌ بہ فخر ہے یعنی وہ دن جس میں گوشت کی خواہش رہنا اس طرح کہ قربانی نہ کریں اور سب گھر والے گوشت کے مشتاق رہیں، بڑا سمجھا جاتا ہے ایک روایت میں مکروہ کے بدلے مَقْرُومٌ ہے تو یہ صحیح بخاری کے موافق ہو جائے گا۔ یعنی اُس دن گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔

خَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثَّلَاثِ وَخَلَقَ النَّوَسَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ. اللہ تعالیٰ بُری چیزیں (جیسے ظلمت اور تاریکی جس اور گندے حیوانات) منگل کے دن پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور سورے خیر مراد ہے یعنی سب بہتر اور پاکیزہ چیزیں۔ رَجُلٌ كَرِيهٌ امْرَأَةٌ۔ ایک بد صورت کریمہ منظر مرد۔

مَسْئَلٌ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا. اُس حضرت سے کئی باتیں پوچھی گئیں آپ نے یہ پوچھنا ناپسند کیا (کیونکہ بلا ضرورت پوچھنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ کبھی پوچھنے کی وجہ سے ایک چیز حرام ہو جاتی ہے اگر نہ پوچھتے تو معاف رہتی)۔

كَرَاهَةُ السَّامَةِ عَلَيْنَا. آپ کو ناپسند تھا کہ ہم اُکتا جائیں (ہر روز دُعا سُنتے سُنتے)۔ كَرَاهِيَةُ الدَّاءِ الْمَرِيضِ. جیسے بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے۔

فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا. رجا بڑہ کہتے ہیں میں اُس حضرت کے دروازے پر آیا۔ آپ نے اندر سے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں، آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں گویا آپ نے ایسا کہنا ناپسند فرمایا (چونکہ یہ جواب بیکار ہے بجائے میں ہوں کے اپنا نام بیان کرنا چاہئے)۔

يَكْرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ شَمَّ يَحْيَى مَكَانَهُ. عبد اللہ بن عمرؓ اس کو بُرا جانتے تھے کہ کوئی شخص (اپنی جگہ چھوڑ کر جہاں وہ بیٹھا ہو) اُٹھ کھڑا ہو اور پھر وہ اس جگہ بیٹھ جائے (کیونکہ وہ اس نے شرم یا خوف سے ایسا کیا ہو اور اس کا دل نہ چاہتا ہو)۔

يَكْرَهُ الْغُلَّ. اُس حضرت خواب میں یہ دیکھنا لگے میں طوق پڑا ہے بُرا جانتے تھے (اور پاؤں میں بڑی دیکھنا اچھا سمجھتے تھے۔ بڑی کی تعبیر یہ ہے کہ شریعت کی پابندی کرے گا لیکن لگے میں طوق کا فروں کی صفت ہے جیسے قرآن میں ہے اِذَا غُلِّلَ فِيْ اَعْنَاقِهِمْ)۔

كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا. آنحضرتؐ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانا مکروہ جانتے تھے (کیونکہ شاید آنکھ نہ کھلے اور عشاء کی نماز فوت ہو جائے)۔

كَانَ يَكْرَهُ الْحَدِيثَ بَعْدَهَا. عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرتے رہنا (ادھر ادھر کی گپ شب و دنیا کی باتیں کاتیں اور نفلس قصے کہانیاں بیان کرنا جیسے بے دنیا داروں

کی عادت ہے) آپ مکروہ جانتے تھے (کیونکہ عشاء کی نماز عبادت ہے اور سونا گویا ایک طرح کی موت ہے تو بہتر یہ ہے کہ موت عبادت پر ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔ دوسرے جب عشاء کی نماز کے بعد بات چیت اور لغویات میں مصروف رہے گا تو ختمال ہے کہ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے بلکہ صبح کی نماز بھی شاید فوت ہو جائے)۔

فَاتَّهَ لَا مَكْرَهَ لَهُ يَا لَا مَكْرَهَ لَهُ۔ (تم میں سے جب کوئی دعا کرے تو قطعی طور سے کرے۔ یعنی یوں عرض کرے یا اللہ ایسا کر دے ویسا کر دے، یوں نہ کہے اگر تو چاہے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا (کل کام اس کی مشیت ہی سے ہوتے ہیں پھر مشیت کا ذکر کرنا بے فائدہ ہے دوسرے کہ مشیت کے ذکر کرنے میں بندے کا استغنا معلوم ہوتا ہے اور یہ نہایت مذموم ہے بندے کو اپنے مالک کے سامنے محتاج بننا بہتر ہے)۔

مَنْ آمَرَ قَوْمًا دَهَمَ لَهُ كَارُهُونَ۔ جو شخص ایسے لوگوں کی امامت کرے (نمازیں) جو اس کی امامت ناپسند کرتے ہوں (بشرطیکہ مقتدی لوگ متبع سنت اور پرہیزگار ہوں اور اس کی امامت کسی بدعت یا معصیت کی وجہ سے ناپسند کرتے ہوں، لیکن اگر مقتدی خود بدعتی اور فاسق ہوں اور متبع سنت شخص کی امامت ناپسند کریں تو ان کی ناپسندی کا کوئی اعتبار نہ ہوگا وہ خود گنہگار ہوں گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جماعت کے اکثر اشخاص ناپسند کرتے ہوں اگر دو ایک ناپسند کریں تو ان کی ناپسندی کا اعتبار نہ ہوگا)۔

فَلَا أَكْرَهَ فِدَاةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (حضرت مائتہ رضی اللہ عنہ فرمایا پہلے میں موت میں سختی اور تکلیف بڑا جانتی تھی) لیکن جب سے میں نے دیکھا کہ آں حضرت پر موت کی سختی ہوئی تو میں کسی کے لئے اس کو بڑا نہیں جانتی بلکہ موت میں جس قدر سختی

ہو تو وہ گناہوں کی معافی کی دلیل ہے اور بیکار بدو سختی کے مرنا نا اچھا نہیں سمجھا گیا اس میں آدمی کو توبہ اور استغفار کا موقع نہیں ملتا)

لَوْ رَفَعَ الْمَيِّتُ أَنْ فَدَايَتْهُ الْكَوَاهِيَةُ فِي وَجْهِهِ السَّيِّئَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ پھر وہ ترازو جو آسمان سے اترتا تھا جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ تویے گئے تھے، اوپر اٹھایا گیا۔ اس خواب کو سنکر میں نے دیکھا کہ آنحضرت ص کے چہرہ مبارک پر ناراضی معلوم ہوتی تھی (ناراضی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ خواب کی تفسیر سے یہ نکلتا تھا کہ دین اسلام میں اتفاق اور اتحاد صرف ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک رہے گا اس کے بعد اختلاف اور فتنوں کا ظہور ہوگا۔ ایسا ہی ہوا)۔

إِلَّا أَنْ تَأْخُذَ الْكَوَاهِيَةُ۔ مگر یہ کہ تم زبردستی ان سے اپنی مہمان داری کا سامان لے لو (جب وہ تمہاری ضیافت نہ کریں۔ یہ حکم ابتداء سے اسلام میں تھا اور اب بھی ہو سکتا ہے۔ جب کسی گاؤں کے لوگ نہ مسافروں کی ضیافت کریں نہ قیمت لے کر ان کو سامان دیں اور مسافروں کو دوسری جگہ ضروری سامان نہ مل سکے تو زبردستی واجب قیمت پر لے لینا درست ہے)۔

يَمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَ هَا النَّاسُ سُنَّةَ مَغْرِبِ قَبْلِ دَوْرِ كَعْتِيسِ سُنَّتِ كِي پڑھنے میں آپ نے اتنا زیادہ کیا کہ جو چاہے (یعنی یہ سنت موکدہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے جس کا جی چاہے پڑھے جس کا جی چاہے نہ پڑھے) آپ کو یہ بڑا معلوم ہوا کہیں لوگ اس کو سنت (موکدہ) نہ سمجھ لیں۔

فَرَأَيْتُ الْكَوَاهِيَةَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا مُحْسِنٌ۔ آپ کے چہرے پر ناراضی کا اثر میں نے دیکھا (کیونکہ عبادت کو آپ نے ناپسند کیا اور فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو لََا يَجِيئُ شَيْئٌ تَكْرَهُونَهُ (بعض یہودیوں

اِکْرَاءُ کے معنی لہا ہونا اور مختصر ہونا اور بڑھانا اور
گھٹانا دونوں آتے ہیں۔

لَنْ اَمْرًا مَّحْرَمَةً سَأَلْتَهُ فَقَالَتْ اَشْمُوتُ
لِیْ اَرْنَبٍ قَدَمَاهَا الْکَرِیُّ عَنِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ
ایک عورت نے جو احرام باندھے ہوئے تھی یہ پوچھا کہ
میں نے (راستہ میں) ایک خرگوش دیکھا اس کی طرف اشارہ
کیا تو جس نے مجھ کو جانور کرایہ پر دیا تھا اس نے خرگوش
کو مار لیا کرکری جانور کرایہ پر دینے والا یا لینے والا
یہاں مراد دینے والا ہے۔

النَّاسُ بَرَعُونَ اَنْ الْکَرِیَّ لَا یَحِلُّ لَهٗ
لوگ سمجھتے ہیں جو شخص کرایہ پر اپنے جانور چلانے کے لئے
آئے اُس کا حج درست نہ ہوگا۔

اِذَا قَالَ لِکَرِیٍّ۔ جب وہ جانور کرایہ دینے
والے سے کہے۔

نِکْرَی الْاَرْضِ۔ ہم زمین کرایہ پر دیا کرتے
تھے (بشائی یا نقدی پر)۔

یَمْکُی عَنِ الْکِرَاءِ الْاَرْضِ۔ آنحضرت زمین کو کرایہ
پر دینے سے منع کرتے تھے۔

اَدْرَکَ الْکَرِیَّ۔ اُن کو نیند نے آگھیرا۔

مَا ذَا قِ الْکَرِیَّ۔ نیند کا مزہ نہیں چکھا۔

اَعْطَا الْکَرِیَّ کِرْوَتَهُ۔ جانور کرایہ پر دینے والے
کو اس کا کرایہ دیدے (حال کے محاورہ میں مُتَّکَرِّجِ اس
کو کہتے ہیں جو گدھے یا خچر کرایہ پر چلاتا ہے)۔

یَجِبُ عَلَی الْاِمَامِ اَنْ یَّجِیْسَ الْفُسَاقِ مِنَ الْعُلَمَاءِ
وَالْجُهَّالِ مِنَ الْاَطْبَاءِ وَالْمَقَالِیْسِ مِنَ الْاَدْوَابِ
سلمانوں کے حاکم اور امام کو لازم ہے کہ فاسق اور بدکار مولویوں
کو اور جاہل طبیبوں کو اور مفلس اور قلاش کرایہ پر چلانے
والوں کو قید کرے (اُن کو سزا دے اُن سے چمکے کہ جو نہ
ان کو آزاد چھوڑ دینے سے عام لوگوں کی خرابی ہے۔ بدکار اور

بے دین مولوی غلط مسئلے بتا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے یا لوگ ان
کے بڑے کام دیکھ کر سمجھیں گے کہ یہ کام ہم بھی کریں۔ کیونکہ
مولوی ان کو کرتے اور جاہل اور بے علم طبیب لوگوں کی جان
لیں گے اور مفلس کرایہ پر چلانے والے لوگوں سے کرایے کا
پیسہ لے کر مضم کر جائیں گے، ان کو وقت پر سواری نہ دیں گے
کرکری جبرئیل خمسۃ اٹھارہ حضرت جبرئیل نے
پانچ ہریں کھو دیں۔

باب الکاف مع الزار

کَزَّ یا کَزَّازَةً یا کَزَّوَزَةً۔ کھجور جانا، سمٹ جانا، انکار
کرنا، بڑا جانا، تنگ کرنا، نزدیک نزدیک قدم رکھنا
کَزَّ السَّجِّلُ۔ اس کو کزاز کی بیماری ہوگئی (یعنی سردی
میں اینٹہ جانا)۔

وَجِیْہَ کَزَّ۔ بدرد، ترش رو۔

کَزَّ الْبَدَنِ۔ بخیل، مسک۔

ذَهَبَ کَزَّ۔ سخت سونا۔

اِنَّ رَجُلًا غَتَسَلَ فَاکْرَفَمَاتٍ۔ ایک شخص نے
(سردی میں) غسل کیا اور اینٹہ کر مر گیا۔

تَعَرَّیْکُنْ بِالْکَرِیِّ وَجَوَّی السَّائِلِیْنَ۔ اُن حضرت
سائلوں کے سامنے ترش رو نہ ہوتے (بلکہ خندہ پیشانی سے
رہتے، اُن سے نرمی اور مہربانی سے پیش آتے)۔

کَزْمٌ۔ توڑنا اور اندر سے نکال کر کھا جانا۔

کَزْمٌ بخیل ہونا، بہت کھانا، ناک اور انگلیاں چھوٹی ہونا

اِکْزَامٌ۔ سمٹ جانا، اتنا کھانا کہ پھر خواہش نہ رہے

تَکْزَمٌ۔ بنیر چھیلے بیوہ کھا لینا۔

كَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْکَزْمِ وَالْفَزْمِ آنحضرت

پُر خوری (بہت کھانے) سے اور لالچ کینہ پن سے پناہ

مانگتے تھے یا بخیلی سے پناہ مانگتے تھے (یہ ماخوذ ہے اس سے

جو عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ اَكْزَمُ السَّيِّئَاتِ اُس کی

پوری چھوٹی چھوٹی ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ زمریہ ہے کہ آدمی کچھ شلوک یا خیرات کا قصد کرے لیکن اس کو ایک ٹکے کی قدرت نہ ہو۔

لَمْ يَكُنْ بِالْكَذِّ وَلَا الْمُنْكَرِ مِرَّ۔ اے حضرت فقیر کے سامنے ترش رو نہ ہوتے اور آپ کی تنبیہاں اور پاؤں چھوئے چھوئے نہ تھے۔

إِنْ أُفِضَ فِي خَيْرٍ كَزَمَرٍ وَضَعُفٍ وَاسْتِسْلَمَ اگر کسی اچھی بات کا تذکرہ آتا ہے تو اپنا منہ بند کر لیتا ہے اور ناتوان بن جاتا ہے عاجز ہو جاتا ہے (یہ عون بن عبد اللہ نے ایک شخص کی مذمت میں کہا)۔

باب الکاف مع السین

کَسَبٌ یُکَسِّبُ جمع کرنا، طلب کرنا، نفع کمانا، روزی ڈھونڈنا، کمادینا۔

اِکْسَابٌ۔ کمادینا۔

تَکْسِبٌ اور اِکْتِسَابٌ۔ کمانا، کوشش کرنا۔

اِسْتِکْسَابٌ۔ کمائی کرنا۔

اِکْتِسَابٌ۔ وہ چیز جو محنت اور مشقت سے حاصل ہو (اس کے مقابل وہ چیز ہے جو بلا محنت حاصل ہو) اَطِيبُ مَا يَأْكُلُ الرَّجُلُ مِنَ كَسْبِهِ وَوَلَدًا مِنْ كَسْبِهِ۔ بہت حلال پاکیزہ وہ روٹی ہے جو آدمی محنت کر کے کمائے اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے (تو اولاد کے مال میں سے بقدر ضرورت ماں باپ کو کھا لینا درست ہے لیکن امام شافعی کا قول یہ ہے کہ جب ماں باپ محتاج ہوں اور کمائی نہ کر سکیں تو ان کا خرچ اولاد پر واجب ہے) اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ۔ تمہاری اولاد تو تمہاری بہترین کمائی ہے (تو ان کا مال تم کو لینا اور خرچ کرنا درست ہے)۔

اِنَّكَ لَتَفِضِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَكْسِبُ

المعالي وتمر۔ تم تو ناطہ جوڑتے ہو (رشتہ داروں سے سلوک کر لے رہے ہو) اور ننھے در ماندہ شخص کو سوار کر لیتے ہو یا دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر لے لیتے ہو (ان کا قرضہ یا ان کے عیال و اطفال کی پرورش اپنے ذمہ لے لیتے ہو) اور جو چیز نہیں ہو اس کو کما لیتے ہو (تجارت اور کسب میں ہوشیار ہو) یا جو چیز لوگوں کے پاس نہ ہو وہ ان کے لئے ہتیا کر دیتے ہو (جس کے پاس روپیہ نہ ہو اس کو روپیہ دیتے ہو، جس کے پاس روٹی کپڑا نہ ہو اس کو روٹی کپڑا دیتے ہو)۔

نَحَى عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ۔ لونڈیاں جو کمائی کر کے لائیں اس کو اپنے خرچ میں لانے سے منع فرمایا (یہاں تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ انھوں نے کس طریق سے کمایا اگر محنت مزدوری کر کے ہاتھ سے کام کر کے کمایا تب تو اس کا استعمال درست ہے ورنہ درست نہیں، کیونکہ احتمال ہے کہ شاید بدکاری کر اگر انھوں نے یہ مال کمایا ہو جیسے عرب لوگوں میں زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ لونڈیاں خرید کر ان سے حرام کاری کراتے اور ان کی کمائی اپنے خرچ میں لاتے)۔ نَحَى عَنْ كَسْبِ الْاِمَةِ۔ لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا (جب وہ ناجائز اور حرام طریقہ سے کمائے)۔

مَنْ كَانَ لَنَا عَمَلًا فَلَيْكَ كَسْبُ زَوْجَةٍ وَخَادِمًا وَمَسْكَنًا۔ جو شخص ہمارا کارکن ہو (یعنی سرکاری خدمت کرتا ہو مثلاً زکوٰۃ کا تحصیلدار یا نائب یا صوبہ دار ہو) وہ بیت المال میں سے (سرکاری خزانہ سے) ایک بیوی اور ایک خدمت گار اور ایک گھر کا خرچہ لے سکتا ہے (مثلاً طور سے بغیر اسراف اور فضول خرچی کے بیوی کے خرچہ میں اس کا ہر روٹی کپڑا وغیرہ سب آگیا)۔

نَحَى عَنْ كَسْبِ الْحَجَّارِ۔ بچنے لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا (کیونکہ یہ ایک ذلیل پیشہ ہے)۔ ایسی کمائی اپنے خرچ میں لانا بدنامی کو حرام نہیں ہے۔ اس لئے کہ دوسری

روایت میں ہے کہ آل حضرت نے پیچھے لگائے اور پیچھے لگانے والے کو اس کی اجر دی، اگر حرام ہوئی تو آپ ہرگز نہ دیتے۔ بعضوں نے کہا کہ یہ بھی تحریم کے لئے ہے اور مطلب یہ ہے کہ حرام کے لئے حرام کی اجر حلال ہے، لیکن دوسروں کے لئے اس کا استعمال حرام ہے،

مَالِ اِنَّمَا هِيَ مَالِ الْكُفَّعَانِ وَالْعُودَانِ - مدقہ کا مال کیسا ہے (یہ عبداللہ بن عمر سے پوچھا گیا) انھوں نے کہا وہ بہت بڑا مال ہے وہ تو کھول اور کانوں کا مال ہے یعنی معذور لوگوں کا جو کسب نہیں کر سکتے ان کو مدقہ اور خیرات کا مال لینا چاہئے کُفَّعَانُ جمع ہے اُکُفَّعَہ کی۔ بعضوں نے کہا کُفَّعَہ ایک بیماری ہے جو شرین میں ہوتی ہے اس کی وجہ سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں کُفَّعَہ السَّرْحَلُ کُفَّعَا۔ جب ایک پاؤں بیماری ہو جائے تو چپنے میں ایک پاؤں زمین پر گھسٹتا جائے گویا جھاڑو دیتا جائے۔ جَعَلْنَا هُمْ كُفَّعَا۔ (یہ قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا وَ كُنْشَاءُ مَسْخَنَاهُمْ عَلٰی مَكَاتِحِهِمْ یعنی اگر ہم چاہیں تو یہاں کو لہجہ معذور بنادیں) وہ اپنی جگہ سے کھسک نہ سکیں۔

کُفَّعَہ۔ تلی کے تیل کی کھلی۔
ثَلَاثُ يَوْمٍ كَلْنُ فَيَكْزِلُنَّ اَلْطَّلَحُ وَالْمَسْبُوبُ وَ الْجَوْزُ تین چیزوں کے کھانے سے دُبلان پیدا ہوتا ہے ایک (و کئی کجور سے) جو شردھ میں پھلتی ہے، دوسرے تیل کی کھلی۔ تیسرے بادام سے۔

کُفَّعَتُ۔ قسط بندی یعنی خورد جس کو لو بان کہتے ہیں ایک روایت میں کُفَّعَہ ہے

ثُبْنٌ كَثِيرٌ كُفَّعَتِ اَظْفَارُ۔ ایک تھوڑا سا کُفَّعَتِ جو شکل آدمی کے ناخنوں کے بنکر آتا ہے (ایک روایت میں اَظْفَارُ ہے جو ایک شہر ہے یمن کے ساحل پر وہاں ہندوستان سے قسط آیا کرتا تھا)۔

کُفَّعَہ۔ جھاڑنا، صاف کرنا، کاٹنا، لے جانا۔
کُفَّعَہ۔ ہاتھ پاؤں نیچے ہونا عام لوگ کُفَّعَہ کو کوئی مٹی میں مستعمل کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کُفَّعَہ فَتُكْرَحُ اس نے اس کو نچا کر دیا، وہ نچا ہو گیا۔

مَكَاتِحُهُ۔ زور سے کسی کے ساتھ پینا۔

مَا اُكُفَّعَہ۔ وہ کتنا بیماری ہے۔

اُكُفَّعَہ۔ سب ٹوٹ لینا۔

کُفَّعَہ۔ ایک بیماری ہے اونٹ کی۔

اُكُفَّعَہ۔ لہجہ، معذور، لنگڑا۔

مُكُفَّعَہ۔ پوست نکالا ہوا۔

مُكُفَّعَہ۔ جھاڑو (جیسے مِکُفَّعَہ ہے)۔

سُئِلَ عَنْ مَالِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اِنْتَهَا شَرُّ

فَكُفَّعَتُ شَوْكَهَا۔ میں نے وہاں کے کانٹے وغیرہ جھاڑ کر صاف کر دیا۔

فَكُفَّعَہ وَ اَلْقَمَّهَمَا۔ حضرت ابو بکر صدیق نے فار کو جھاڑا (اس کے سب روزن بند کئے) اور پاؤں کو ایک روزن کا قلم بنادیا یعنی اپنے دونوں پاؤں سے اس کو بند کر دیا کہ اگر کوئی سانپ وغیرہ کاٹے تو ان کو کاٹے اور آں حضرت محفوظ رہیں۔

کُفَّعَہ۔ توڑنا، ایک ایک کر کے بچنا، موڑنا، دونوں شکھ ملانا، اپنی ماں کی خبر گیری کم کرنا، آنکھ نیچی کر لینا، زیر (کسر) دینا، پھیر دینا، شکست دینا، خلاص کرنا۔

تُكُفَّعُہ یعنی کُفَّعَہ ہے۔

مَكَاتِحُهُ۔ قیمت گھٹانے کی درخواست کرنا۔

تُكُفَّعُہ۔ ٹوٹ جانا۔

اِنْتَهَا شَرُّ۔ شکست پانا، متفرق ہو جانا

ماجزی کرنا۔

اُكُفَّعَہ یعنی کُفَّعَہ ہے۔

عُقَابٌ کَاسِیٌ۔ باز شکار کو بھاڑ چیر کر لے والا۔
کَسْرٌ۔ علم حساب میں وہ مقدار جو ایک سے کم ہو
(مثلاً نصف، ثلث، ثمن وغیرہ)۔

اِکْسِیْرٌ۔ وہ دوا جو تانے کو چاندی اور چاندی کو
سونا کر دے (یہ اگلے لوگوں کا خیال تھا کہ تاننا چاندی
ہو سکتا ہے اسی طرح پتیل سونا ہو سکتا ہے، چاندی سونا
بن سکتی ہے اور اس کو کیمیا گری کہتے تھے۔ حال کے کیمسٹ
حکیموں نے اس خیال کو محال اور جنون قرار دیا، وہ کہتے ہیں
کہ سونا چاندی بسیط عناصر ہیں ان کا انقلاب ممکن نہیں،
البتہ اگر اجزائے مختلفہ الحقیقہ سے مرکب ہوتے تب یہ
خیال کر سکتے تھے کہ ان اجزاء کے ملائے سے سونا یا چاندی
بن جائے)۔

فَقَطَرَ لَنَا شَاةً فِی کَسْرِ الْحِیْمَةِ۔ آن حضرت نے
اُمّ عبد کے پاس خیمہ کے ایک جانب ایک بکری دیکھی۔
کَسْرٌ اور کِشْرٌ۔ کنارہ دہر ایک گھر کے دو کسر
ہوتے ہیں داہنی اور بائیں طرف)۔

لَا یَجُوزُ فِیْهَا اَلْکِیْسِیْرُ اَلْبَتَّةُ اَلْکِیْسِیْرُ تَرْبَانِی
میں ننگری بکری درست نہیں ہے جس کا پاؤں کھلے طور
سے ٹوٹا ہوا ہو (چل نہ سکتی ہو)۔

لَا یَزَالُ اَحَدُهُمْ کَاسِیًا وَّ سَادَةً عِنْدَ اَمْرَاةٍ
مُعْزِیَّةٍ یَتَحَدَّثُ اِلَیْهَا۔ ان میں کوئی اپنا نگہ موڑ کر اس
پر شیکادے کر ایسی عورت کے پاس بیٹھ جاتا ہے جس کا مرد جہاد
کے لئے گیا ہوا ہے اس سے باتیں کرتا ہے۔

کَاثَلُهَا جَنَاحُ عُقَابٍ کَاسِیٍ۔ گویا وہ پنکھ ہے اس باز
کا جو اتر رہا ہو اس کو ملا کر توڑ کر۔

اَسْتِیْذَةُ دَھَوٍ یُطْعِمُ النَّاسَ مِنْ کُسُوْرِ اِیلِیٰں
اُن کے پاس پنہاں دہ لوگوں کو اونٹ کے پارچے کھلا رہتے
یعنی اس کے اعصار۔ بعضوں نے کہا کِشْرٌ بہ فتح و کسرة
کوف دہ بڑی جس پر بہت سا گوشت نہ ہو)۔

قَدْ عَاثَیْزِیَّ سِیِّ وَاکْسَارِیَعِیْرٍ۔ پھر انھوں نے
سوکھی روٹی اور اونٹ کے پارچے منگوائے (اکسار جمع
قلت ہے کَسْرٌ کی، اور کُسُوْر جمع کثرت کی)۔
اَلْوَجِیْنُ قَدْ اَنْکَسَا۔ آٹا نرم ہو گیا زروٹی پکانے
کے لائق ہو گیا خمیر ہو گیا)۔

یَسُوْیًا مَّکْسُوْرٌ۔ نرم اور بوندے کوڑے سے۔
مَكْسَرٌ هَاکِسَرٌ تَتْنِی۔ اس کے توڑ کر دھکڑے کر دیئے
لَمَّ یُکَسِّرُ۔ کھجور کو درخت سے نہیں توڑا۔
راوند تقسیم نہیں کی)۔

بَابُ مَنْ کَسَرَ کَسْرَ السِّلَاحِ۔ باب اس
بیان میں کہ میت کے ہتھیار نہ توڑنے چاہئیں (اسی طرح
دوسرے سامان کو بھی خراب نہ کرنا چاہئے بلکہ اللہ عز کی
راہ میں محتاجوں کو دے دینا بہتر ہے۔ جاہلیت کے زمانہ
کی یہ رسم تھی کہ جو کوئی مرنے لگتا وہ وصیت کر جاتا کہ میرے ہتھیار
توڑ ڈالنا اور میرا سامان جلا دینا اور میرے جائیداد کو کاٹ
ڈالنا۔ تو آن حضرت نے اس رسم کے خلاف کیا اور وفات
کے وقت ایسی کوئی وصیت نہیں کی بلکہ اپنے ہتھیار اور خیر
اور زمین سب بھجوا گئے)۔

لَا تَكْسَرُ ثَنِیَّةَ التَّوْبِیْعِ۔ ربح کا دانت نہ توڑا
جائے گا (یہ انھوں نے جوش میں آکر کہا، ان کا یہ مقصود نہ تھا
کہ اللہ کے حکم قصاص کا انکار کریں یا وہ یہ سمجھ کر قصاص اول
دیتے دونوں میں کوئی چیز بھی کافی ہے)۔

اَنْکَسَا اَلَا اَبَا لَکَ۔ کیا بہ دروازہ توڑ دیا جائے
گا (پھر تو بند ہونا مشکل ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے حذیفہؓ سے
کہا اَلَا اَبَا لَکَ کلمہ تعریف ہے اور کہی تو ہمیں کے لئے
بھی آتا ہے)۔

اِذَا هَلَکَ کِسْرَی فَلَآ کِسْرَی بَعْدَکَ۔ اب جو
کسری (ایہ ان کا بادشاہ) ہو جب وہ مرجائے گا اس کے بعد
دوسرا کسری نہ ہوگا (بلکہ ایران کا سب ملک مسلمانوں کے

اتھارے گا۔ ایسا ہی ہوا۔

جَبَّهٖ نِسًا وَابْنَةً اِبرائی چھوڑ
گئے نِسَّہ - سکہ کا ٹوڑنا۔

يَكْسِرُ حَرَّ هَذَا آبُ ذَهْنًا - کھجور کی حرارت کو خربوزہ
کی برودت توڑ دے گی رکھجور کو خربوزہ کے ساتھ کھانا عین
حکمت ہے دونوں مل کر معتدل ہو جاتے ہیں

فَيَنْقُصُ عَلَيْكَ الْحُسَيْنُ كَذَبَهُ عَقَابُ كَايَسَا -
امام حسینؑ اس پر اس طرح سے گریں گے جیسے باز بچہ جوڑ کر
گرتا ہے۔

وَمَعَهُ كِسْرَةٌ قَدْ عَمَسَهَا فِي الْاَبْنِ - اس کے ساتھ
ایک روٹی کا ٹکڑا تھا جس کو اس نے دودھ میں ڈبو دیا۔
لَيْسَ فِي الْكُسُوفِ شَيْءٌ - زکوٰۃ کے نصاب میں کسوف
کا اعتبار نہ ہوگا (ان کی زکوٰۃ نہ کی۔ مثلاً پانچ ادنیوں میں
ایک بکری ہے اور دس ادنیوں میں دو بکریاں دینا ہوں گی
اب چھ یا سات یا آٹھ یا نو ادنیوں میں بھی ایک ہی بکری
لازم ہوگی)۔

كُسُوفٌ عَظِيمٌ اَلْمَيِّتُ كَكُسُوفٍ حَتَّى - میت کی ہڈی
ٹوڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کی ہڈی ٹوڑنا۔
كُسُوفٌ دُورٌ پر ہاتھ سے مارنا یا پاؤں سے اونٹنی اور ہرن
کا اپنی دم دونوں پاؤں کے بیچ میں کر لینا، ہانکنا، بالغ
بنانا، پیروی کرنا۔

لَيْسَ فِي الْكُسُوفَةِ مَدَقَةٌ - گدھوں میں کوۃ
نہیں ہے یا غلاموں میں۔

كُسُوفَةٌ پیشانی کے سفید داغ کو بھی کہتے ہیں اور
سفید پتوں کو جو عقاب کے یا دوسرے پرند کی دم کے
تلے اکٹھا ہوتے ہیں۔

وَعَلَى يَكْسِعُهَا بِقَالِمْ السَّيْفِ - حضرت علیؑ
تلوار کے قبضے سے نیچے سے اس کو مار رہے تھے۔
اِنَّ رَجُلًا كَسَعَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْهَارِ اَيْک شخص

(جو مہاجرین میں سے تھا) انصار کے ایک شخص کو مارا اس کی دہریز
قَصَصَتْ عَنْ قُرْبٍ قَرِيبَةٍ فَكَتَسَعَتْ بِهِ - میں نے
اس کی گھوڑی کی کوچ پر مارا وہ پیچھے کی طرف گر پڑی اور اپنے
سوار کو گرادیات۔

فَلَمَّا تَكَسَّعُوا فَيَاكُمَا - جب انھوں نے جواب دینے
میں دیر کی۔

لَمَّا مَتْنَا اَمَةً الْكُسْعِي - (طلحہ نے کہا) میں
حضرت عثمانؓ کے مقدمہ میں کسی کی طرح شرمندہ ہوں،
کسی ایک شخص تھا کسیعہ یا بنی الکسح کا جو ایک شاخ ہے
قبیلہ حمیر کی اس کا نام محارب بن قیس (یا غامد بن حارث)
تھا عرب لوگ شرمندگی اور ندامت میں اس کی مثال لاتے
ہیں۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ اس نے ایک عمدہ کمان تیار کی
تھی اور وہ بڑا تیر انداز تھارات کو تارکی میں بیٹھ کر اس نے
گدھوں کو تیر مارے اور ہر ایک تر گدھے میں سے باز ہو کر
پہاڑ کے پتھر پر لگا اس میں سے آگ نکلتی رہی، وہ یہ سمجھا کہ
میرے تیروں نے خطا کی اور نشانہ پر نہ لگے اور غصہ میں آکر
کمان توڑ ڈالی یا اپنی انگلی کاٹ ڈالی۔ جب صبح کی روشنی
ہوئی تو کیا دیکھتا ہے کہ گدھے سب خون آلود پڑے ہیں،
اور تیر ان کے پارکل کر خون میں لتھڑے ہوئے ہیں اس وقت
اس کو سخت ندامت ہوئی، اس روز سے یہ مثل ہوئی۔
كُسُوفٌ - کاٹنا۔

كُسُوفٌ - روک دینا، آڑ کر لینا، ڈھانپ دینا، اکھ
مچکا لینا، بد حال ہونا، کالا پڑ جانا۔

تَكْسِيفٌ - کاٹنا۔

اِنْكِسَافٌ - چھپ جانا۔

كَا سَيْفٌ اَلْبَالِ - بد حال۔

كَاسَيْفٌ اَلْوَجْهَ - ترش رو۔

يَوْمٌ كَا سَيْفٌ - بڑا ہولناک دن۔

كُسُوفٌ اور كُسُوفٌ - گہن لگنا چاند کا ہوا سورج

کا یہ الفاظ متعدد احادیث میں آئے ہیں۔ بعضوں نے کہا
كُسُوفٌ سُوْرَجٌ گرہن اور كُسُوفٌ جائد گرہن۔

إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ۔ سورج اور چاند
دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں اس کی
مخلوق ہیں جو خالق کا پتہ دیتی ہیں کسی کی موت یا زیست
کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔

لَآتِيهِ جَاءٌ يَثْرِيْدٌ كَيْسَفٍ وَه رُوِيَّ طے کے ٹکڑوں
کا تڑیلے کر آئے (کے) جمع ہے كَيْسَفَةٍ کی معنی ٹکڑا
رَآيَتْهُ وَعَلَيْهِ كَيْسَافٌ میں نے ان کو دیکھا کپڑے
کا ایک ٹکڑا ان پر تھا۔

إِنَّ صَفْوَانَ كَسَفَ عُرْقُوبَ رَاحِلَتِهِ۔ صفوان
نے اپنی اونٹنی کی کوچ کاٹ ڈالی۔

كُسُوفٌ فِي الْوَجْهِ۔ چہرے کا تغیر
کاسیف۔ رنجیدہ۔

إِنْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آن حضرت کے زمانہ میں سورج کو گہن
لگا۔

كَسَفَتِ الشَّمْسُ النَّجْمَ۔ آفتاب نے ستاروں
کی روشنی کھودی (ان کو چھپا دیا)۔

كُسْكَسَةٌ۔ خوب کوٹنا۔

كُسْكَا سٌ۔ ٹھنکنا، موٹا۔

كُسْكُسٌ۔ ایک کھانا ہے جو مصر میں آٹے سے بنایا
جاتا ہے۔

كُسْكَسَةٌ۔ مونث کے کاف خطاب یا مذکر مونث
دونوں کے کاف خطاب کو سین سے بدلنا جو قبیلہ بکر کا محاورہ
ہے۔

تَيَّاسًا وَعَنْ كُسْكَسَةٍ بَكْرٍ۔ بکر کے کسائے
ایک طرف رہو وہ ابوالی اور امالی کو ابوس اور

اُمسّر کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ کسکسہ یہ ہے کہ مونث کے
کاف خطاب سے وقف کے وقت ایک سین لگا دیں جیسے
کہیں اَحْرَمْتُكَسْ اور يَكُسْ۔

كُسْلٌ۔ بستی کرنا، ٹالنا۔

كُسْلٌ اور كُسْلَانٌ۔ بستی (اس کی جمع كُسَلٌ)
كُسْلٌ یا آكُسْلٌ۔ جماع میں انزال کے وقت ذکر
کو باہر نکال لینا تاکہ اولاد نہ پیدا ہو۔

كُسُولٌ۔ آرام طلب، خوش حال بڑ کی جو اپنی
جگہ سے نہ سرکے، یہ تعریف ہے جیسے نَوُوْهُ مَالِطُحِي دُن
نکلے پر سونے والی)۔

كَيْسٌ فِي الْإِكْسَالِ إِلَّا الظُّهُورَ۔ اگر کسی نے
دخول کیا لیکن انزال نہ ہوا تو صرف وضو واجب ہوگا
ر غسل لازم نہ آئے گا، یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو
کہتے ہیں کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب پانی (منی)
نکلے اور صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا، لیکن
اکثر علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں جہاں دخول ہوا
تو غسل واجب ہو گیا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ان کے نزدیک
یہ حدیث مضبوط ہے دوسری حدیث سے امام بخاری نے
کہا غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے)۔

كُسْلٌ یا يَكُسْلٌ۔ پھر انزال کے وقت
ذکر باہر نکال لے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ
یا اللہ تیری پناہ نامردی اور بستی سے۔

قَالَ إِنَّا لَنَكُسِلُ۔ ہم تو کسل کرتے ہیں یعنی
صرف دخول کرتے ہیں انزال نہیں ہوتا یا ہم بستی کرتے
ہیں۔ یہ اس وقت کہا جب آپ نے فرمایا لَا يَأْكُلُ طَعْمًا
قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ یعنی جنب وضو کرنے سے پہلے کھانا
نہ کھائے)۔

كُسَى۔ پہننا۔

گسّو۔ پہنانا۔

مکاسّا۔ ایک دوسرے پر غر کرنا۔

اِکسّا۔ پہنانا۔

تکسّی۔ پہننا (جیسے اِکسّا ہے)۔

کسّا۔ شرافت اور بزرگی۔

کسّا۔ کپڑا۔

نِسَاءٌ کَتَّابَاتٌ عَادِيَاتٌ۔ عورتیں لباس پہنے ہوئے مگر تنگی (اللہ کی نعمت یعنی لباس تو ان کو حاصل ہو) مگر تنگی کی نعمت سے تنگی ہیں۔ یا باریک لباس پہنیں گی کہ اس میں سے ان کا جسم نظر آئے گا یا ایسا لباس پہنیں گی جس سے ستر کھلا رہے گا۔ مثلاً سینہ، چھاتیاں، پیٹ، پیٹھ وغیرہ)۔

رُبَّ مَكَّاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَادِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔ کچھ عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اور بھری ہیں مگر آخرت میں تنگی ہوں گی (ان کے بُرے اعمال وہاں کھول دیتے جائیں گے فضیلت ہوں گی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تو مالدار اور غنی ہیں لیکن آخرت میں محتاج اور فقیر ہوں گی)۔

مَنْ كَسَى بَرْجُلٍ۔ جس نے کسی شخص کو کپڑا پہنایا۔ اَكْسَا كَهْلًا لَتَلْبَسَهَا۔ میں نے یہ کپڑا تم کو اس لئے پہنایا دیا تھا کہ تم اس کو پہنو بلکہ مطلب یہ تھا کہ اپنی عورتوں کو پہناؤ)۔

أَوَّلُ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ۔ سب سے پہلے جس نے کعبہ پر غلاف ڈالا کعبہ کے غلاف کا بیچنا اور اس کو دوسرے ملک میں لے جانا بعضوں نے ناجائز رکھا ہے اور امام الکافی نے اس کا خریدنا اچھا کہا ہے۔ بعضوں نے کہا پادشاہ اسلام کو لازم ہے کہ اس کو بیچ کر بیت المال میں اس کا روپیہ جمع کر دے تاکہ مسلمانوں کے کام آئے۔ نوادی نے کہا یہ بہتر ہے اس سے کہ گنجل ستر کر خراب ہو جائے۔ حضرت عائشہ اور

اُمّ سلمہ اور ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہے اور کعبہ کے غلاف کا پہننا درست ہے گو آدمی جنب ہو یا عاتق ہو) اَدَّخَلْتُمْ فِي كِسَافٍ۔ آں حضرت نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین کو ایک کپڑے کے اندر کر لیا (اور فرمایا، یا اللہ! میرے اہل بیت ہیں ان کو خوب پاک کر دے، اصحاب کسا ہی پانچ حضرات ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں)۔

باب الکاف مع الشین

کَشَا۔ کھا جانا، بھوننا یہاں تک کہ سوکھ جائے، چھیلنا مارنا، کاٹنا، جما کرنا۔

کَشَا۔ بھر جانا۔

اِکْشَا۔ بھوننا یہاں تک کہ سوکھ جائے۔

تَكْشُو۔ چھل جانا، بھر جانا۔

کَشَا۔ عیب۔

کَشَب۔ زور سے کھانینا۔

کَشَوْتُ۔ ایک بیل ہے مشہور جو درختوں پر لپٹی ہوتی ہے اس کی جڑ زمین میں نہیں ہوتی اور نہ پتے ہوتے ہیں ابر بیل اکاس بیل۔

کَشَح۔ دشمنی رکھنا، پھوٹ ڈالنا، ہانک دینا، دم پاؤں کے اندر کر لینا، جھاڑنا۔

کَشَح۔ داغ دیا گیا۔

کَشَعُوا عَنِ الْمَاءِ۔ پانی سے جدا ہو گئے۔

تَكْشِيح۔ چھیلنا، کش پر داغ دینا۔

تَكْشَح۔ جما کرنا۔

اِکْشَا۔ جدا ہو جانا۔

کَشَا حَ۔ پوشیدہ دشمنی۔

کَشَح۔ کمر سے پسلی تک جو مقام ہے۔

طَوَى كَشْحَةً: اس کی طرف روگردانی کی۔

مَكْشَاةٌ: تلوار کی دھار، تبر۔

مَكْشُومٌ: جس کے کٹنے میں بیماری ہو۔

أَفْضَلُ الْقَبْدَقِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ سَبْعَ

بہتر وہ صدقہ ہے جو ایسے باطل والے کو دیا جائے جو پوشیدہ

کپٹ رکھتا ہو یا جو تجھ سے روگردانی کرتا ہو (یعنی تجھ سے

اُلفت نہ رکھتا ہو، مگر تو اس سے سلوک کرے)۔

إِنَّا أَمِيرُكُمْ هَذَا لَا هَضَمَ الْكُشْعَيْنِ: یہ

تمہارا حاکم وہی کوکھوں والا ہے (یعنی دینا ہی کروا لے گا)۔

يُقْبَلُ كَشْحَةً: آپ کی کوکھ پر بوسہ دیتا تمہارے

طرف دو کوکھیں ہیں)۔

قَسَدًا لِّدَوِّهَا نَوْبًا وَطَوَيْتُ عَنْهَا كَشْحًا

پھر میں نے خلافت اور اپنے درمیان ایک کپڑا لگا دیا،

اور خلافت سے مُنہ موڑ لیا (یعنی اس کی طرف توجہ نہ کی،

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا)۔

كَشْرًا: دانت کھول دینا، ہنسی وغیرہ میں رکشید

کے بھی ہی معنی ہیں۔

إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وَجْهِهِ أَقْوَامٌ: بعض لوگوں

ہم دانت کھولتے ہیں ان سے ہنسی خوشی سے پیش آتے

ہیں)۔

مَكَاشَرَةٌ: ہنسی سے مواجہہ کرنا۔

فَضِيحًا حَتَّى كَشَرَ: ہنسے، یہاں تک کہ دانت

کھل گئے (یعنی بے رحم کیا)۔

كَأَنَّهُمْ يَكْشِرُونَ: گویا وہ ہنستے ہیں (تک

میں اکتشار، یعنی کشار، جو کو نہیں ملا)۔

كَشَّةٌ: پیشانی یا بالوں کا کچھ

کشیشہ: کھال میں سے آواز نکالنا، مُنہ سے

اونٹ کا شرعہ میں آواز کرنا (جب آواز بلند کرے

تو اس کو کَشَّ یا كَشَيْتُ کہیں گے، اس سے صاف پہلے

هَدِيرٌ کہیں گے، آواز ٹوٹ کر آئے تو قَرْقَرَةٌ کہیں گے)

كَشَّ السَّرْجُلُ: وہ ترش رو ہو گیا (یہ عوام کا

محاورہ ہے)۔

كَشِيشٌ: شراب کے جوش مارنے کی آواز۔

كَانَتْ حَتَّى تَخْرُجَ مِنَ الْكَعْبَةِ لَا يَدْنُو

مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا كَشِيشٌ وَفَتْحَتْ فَاهَا: ایک سانپ

کعبہ شریف سے نکلا کرتا جب کوئی اس کے قریب جاتا تو وہ کہاں

سے آواز نکالتا اور مُنہ کھولتا نہ آیا یہ میں ہو کر کشیش سانپ

کی کھال کی آواز: اگر مُنہ سے آواز نکالے تو اس کو بھیج کہیں گے)

كَأَنِّي أَنْظُرُ لَيْكُمُ نَكِشُونَ كَشِيشَ الْقَبَائِبِ

میں تم کو دیکھ رہا ہوں تم گھوڑ پھوڑوں (سوساروں) کی

طرح آوازیں نکال رہے ہو (یعنی ضعف اور ناتوازی کے ساتھ

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ میں لوگوں سے فرمایا)۔

وَلَا رَأْيَ لَكُمْ الْكُشِّي: منی میں کشک کی بو ہوتی ہے

(ماء الشعیر جو کے پانی کی)۔

كَشَطٌ: پردہ یا خلافت اُتار ڈالنا، پوست نکالنا (عرب

لوگ كَشَطَ الْبَعِيرِ کہیں گے، سَلَخَ الْبَعِيرِ نہیں کہیں

گے، سَلَخَ الشَّاةِ کہیں گے، یعنی بکری کا چمڑہ نکالا)۔

الْكَشَاطُ: پوست نکل جانا، کھل جانا، دُور ہو جانا۔

اَسْتَكْشَاطُ بِمَعْنَى كَشَطٍ:۔

فَتَكْشَطُ السَّمَاءَ: ابر ہٹ گیا۔

فَكَشَطَتِ الْمَدِينَةُ يَا فَكْشَطَتِ الْمَدِينَةُ

مدینہ کھل گیا (برودہاں سے ہٹ گیا)۔

كَشَفٌ: کاشفہ: چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا، فضیلت

کرنا۔

كَشَفَتِ النَّاقَةُ كَشَافًا: اونٹنی نے حالتِ حمل

میں جماع کرایا۔

كَشَفٌ: شکست پانا، ایک شخص کو اظہار پر مجبور

کرنا۔

مَا كَشَفْتُ لَوَاثِبًا. میں نے کسی عورت کا کپڑا تک نہیں
 کھولا (یہ کنایہ سے صحبت سے یعنی کسی عورت سے جماع نہیں کیا)
 فَأَنَّى أَتَكْشِفُ. میں (دہرگی کے ماردہ میں بے ہوش
 ہو کر) ننگی ہو جاتی ہوں میرا ستر کھل جاتا ہے۔
 أَيَاكُمْ وَالْكَوْاشِفَ مِنَ السَّيَاءِ. اُن عورتوں
 سے بچے رہو جو اپنے تنیں کھولتی ہیں (اپنے گھر مردوں
 کو معلوم کراتی ہیں، مراد بدکار عورتیں ہیں)۔ کشف
 وَاللّٰهُ يَا أَكْشَفُ يَا أَزْدَقُ. قسم خدا کی اے
 نیلگوں۔

كَشَفُ الْغُتَةِ. ایک کتاب ہے بہاؤ الدین جلیسی
 کی اور ایک کتاب ہے عبد الوہاب شعرانی کی اس میں
 چارول اماموں کے مذاہب مع دلائل بیان کئے ہیں۔
 كَشَفًا. جو کا پانی۔

كَشَفٌ. مہیدہ جو دودھ سے گوندھا جاتا ہے، پھر
 چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ کھٹا ہو جاتا ہے، پھر اس کو
 ٹسکا کر ریزہ ریزہ کر کے اس سے پتلا کھانا تیار کرتے ہیں۔
 كَشَفُ الْفُقَرَاءِ. فقیروں کا ایک کھانا کا کف وغیرہ
 كَشَفٌ بَعَاثًا. کھانے سے آواز نکالنا منہ سے کان خطاب
 کو شہین سے بدلنا جیسے بنی اسد اور ربیعہ کا محاورہ ہے۔

تَيَاسَرُوا عَنْ كَشَفِ تَحْمِيْمٍ. تہیم کے کشکشہ سے
 بچے رہو (وہ ابوک اور امک کو ابوش اور اقش
 کہتے ہیں جیسے بکر ابوس اور اقس کہتے ہیں)
 كَشْمِشٌ. ایک قسم کا چھوٹا انگور جس میں دانہ نہیں ہوتا
 كَشْوٌ. کاٹنا، منہ سے پکڑ کر نکال لینا۔
 كَشْيَةٌ. گوہ (سوسمار) کے پیٹ کی چربی یا اس کے دم
 کا جڑ۔

إِنَّهُ وَضَعَ يَدَاكَ فِي كَشْيَةِ ظَبٍّ وَقَالَ إِنَّ
 نَبِيَّ اللَّهِ لَمَرُّمُهَا مَهُ وَلَعَنَ قَذْرًا. حضرت عمرؓ
 نے اپنا ہاتھ گھوڑ چھوڑ (سوسمار، گوہ) کی چربی میں رکھا۔

مَكَشَفَةٌ. ظاہر کرنا، علانیہ کرنا۔
 اكْشَافٌ. ہنسی میں ہونٹ اٹک جانا۔
 تَكْشِفٌ. ظاہر ہونا، بھر دینا۔
 تَكْشِفٌ. ایک دوسرے کا عیب ظاہر ہونا۔
 اِنْكَشَافٌ. کھلنا، ظاہر ہونا، شکست پانا۔
 اِكْتِشَافٌ. کھولنا، ظاہر کرنا۔
 اِكْتِشَافٌ جَدِيدًا. جو نئی باتیں طبعیات اور
 صناعات کی معلوم ہوتیں نئی ایجادیں۔

كَشَفٌ. جو اولیاء اللہ اور انبیاء کو ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ
 کہ اللہ تعالیٰ اُن پر بعض امور غیبی اور مخفی باتیں جو چاہتا ہے
 ظاہر کر دیتا ہے۔

قَاضِي الْكُشْفِ. وہ عہدہ دار جو کسی مقدمہ یا واقعہ
 کے حالات دریافت کرنے پر مامور ہو۔
 لَوْ تَكَا شَفْتُمْ مَا تَنَافَسْتُمْ. اگر تم کو لوگوں کے
 مخفی حالات معلوم ہوتے تو تم ایک دوسرے کو دفن کرنے
 میں تامل کرتے۔

إِنَّهُ عَرَضَ لَهُ شَابٌ أَحْمَرٌ أَكْشَفٌ. اُن کے
 سامنے ایک سرخ رنگ جو ان آیا جس کی پیشانی پر پریشان
 ہال تھے (عرب لوگ ایسے شخص کو منحوس سمجھتے ہیں)۔
 زَالُوا قَمَازَالًا أَتَاكَ مَنْ وَلَا كَشَفٌ. ہٹ
 گئے لیکن ناتوان لوگ نہ بٹے نہ وہ لوگ جن کے پاس ڈھال نہ
 تھی (كَشَفٌ جمع ہے اكْشَفٌ کی یعنی وہ شخص جو سر نہ رکھتا
 ہو)۔

فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ أَحَدٌ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ جَب
 جنگِ اُحد کا دن آیا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی۔
 قَدْ كَرِهْنَا نَكْشَافًا. پھر مسلمانوں کی روگردانی دہریت
 کا بیان کیا۔

لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ اِنْكَشَفُوا. جب ہم نے اُن پر حملہ
 کیا تو وہ بھاگ نکلے۔

(یعنی اس کو کھایا) اور کہنے لگے اللہ کے رسول نے اس کو حرام نہیں کیا لیکن اس سے نفرت کی معلوم ہوا اگر کراہی طبعی اور چیز ہے اور حرمت شرعی دوسری چیز بہت سی حلال چیزیں جن سے بعض لوگ نفرت کرتے ہیں (مثلاً سوسی پھلی یا جھینگے سے بعضوں کو تے آتی ہے)

إِنَّ رَجُلًا أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبًّا فَذَلَّ رَاكِبًا فَوَضَعَ يَدَهُ فِي كُشَيْبَتِي الْقَبْطِ. ایک شخص نے آں حضرت کو گھوڑ پھوڑ (سوسار، گوہ) اکاٹھ بھیجا۔ آپ کو اس سے گھن آئی۔ پھر اس کی دونوں چوپایوں میں آپ نے ہاتھ ڈالا یعنی کھایا کُشْبِیۃ کی جمع کُشْبِیۃ آئی ہے۔ وَأَنْتَ لَوْ دُرُغْتَ الْكُشْبِیۃ مَا لَكَ كَلَامٌ لِّمَا تَرَكْتَ الْقَبْطَ يَعْنِي السَّوَادِيۃ. اگر تو گوہ (سوسار) کی چربی اس کے کلیجہ کے ساتھ کھاتا تو پھر کوئی گوہ جنگل میں دوڑتا یہ نہ چھوڑتا یعنی ایسی لذیذ اور مزیدار ہوتی ہے کہ تو تمام گھوڑ پھوڑوں (سوساروں) کو مار کر کھاجاتا ایک گھوڑ پھوڑ بھی جنگل میں پھرتا ہوا نہ چھوڑتا۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ الظَّاءِ كَطَّ

كَطَّ الطَّعَامُ. اس قدر پیٹ بھر لیا کہ سانس لینے کی طاقت نہ رہی ٹھنسا ٹھنسا کھالیا ناک تک بھر لیا۔ كَطَّظًا اور كَطَّظَةً. تکلیف میں ڈالنا، سختی پہنچانا۔ مَكَطَّظَةً اور مَكَطَّظًا. بہت دنوں تک کسی کے ساتھ رہنا اور لڑائی میں خوب مار پیٹ کرنا۔ كَطَّظًا. حد سے زیادہ دشمنی کرنا۔ اِكْتَطَّظًا. اتنا بھر جانا کہ سانس لینے کا موقع نہ رہا ناک تک بھر لیا۔ كَطَّظًا. شدت اور سختی۔

رَجُلٌ كَطَّ كَطًّا. سخت کھرا آدمی۔

كَطِيطٌ. پیٹ بھرا ہوا۔

فَاكْتَظَّ الْوَادِيۃَ بِشَجَبِهِ. نالہ پانی سے بھر گیا، بھر پور ہو گیا۔

وَلَيَاتِيَنَّ عَلَيْكَ يَوْمٌ وَهُوَ كَطِيطٌ. ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ بہشت کے دروازے پر ہجوم ہوگا (تمام بہشتی لوگ اس میں گھس رہے ہوں گے)۔

أَهْدَى لَهُ اِشْنَانُ جَوَارِشٍ فَقَالَ إِذَا كَطَلَكِ الطَّعَامُ أَخَذَتْ مِنْهُ. حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ایک شخص نے جوارش بھیجی تحفہ کے طور پر اور کہا جب تمہارا پیٹ کھانے سے بھر جائے اور نقتل اور گرانی معلوم ہو اس وقت اس کا استعمال کرنا۔

إِنْ شَبِعَتْ كَطِيتِي وَإِنْ جُعْتُ أَضَعَفَتِي. (امام حسن بصریؒ سے ایک شخص نے کہا میرا عجب حال ہے اگر پیٹ بھر کھاؤں تو امٹلا دے، مثلی، معلوم ہوتا ہے رگرائی اور نقتل) اور اگر بھوکا رہوں تو ناتوانی اور کمزوری ہو جاتی ہے (ہر طرح مصیبت ہے)۔

أَلَا كَطَّظَةً عَلَى الْاِكْطَظَةِ مَسْمُومَةٍ مَكْسُوكَةٍ. مَسْمُومَةٍ بار بار سیریاں دسیر ہو کر بھانا) بدن کو موٹا کرتی ہیں لیکن سُستی لاتی ہیں، بیماریاں پیدا کرتی ہیں اِكْطَظَةً جمع ہے كِطَّةٌ کی یعنی پیٹ کی سیری اور گرانی) كَطَّالِيسٌ كَاكْطَظَ. موت کا صدمہ اور رنج دوسرے صدموں کی طرح نہیں ہے بلکہ ان سب سے زیادہ سخت ہے۔

إِنْ أَفْرَطَ فِي الشَّبَعِ كَطَّتَهُ الْبَطْنَةُ. اگر خوب سیر ہو کر کھائے تو امٹلا کا صدمہ اٹھانا ہوگا (پیٹ کی گرانی بھستی، کھٹی ڈکاریں)۔

لَهَا كَطَّةٌ شَتَّتَتْ. خوب سیری ہو کر بُری آواز سُنانی ہے۔ كَطْمٌ. روکنا، پی جانا، بند کرنا۔

لَعَلَّ اللَّهَ يُفْضِلَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ
بِأَكْثَرِهَا. شاید اللہ تعالیٰ اس امت کا کام درست
کردے اور اس کا گھر دہا یا نہ جائے (جہاں سے سانس نکلتی
ہے)

لَهُ التَّوْبَةُ مَا لَمْ يُؤْخَذْ بِكَفِّهِ. آدمی اس وقت
توبہ کر سکتا ہے جب تک اس کی سانس بند نہ ہو یعنی
غیر غرہ تک آدمی حلق میں رک جائے تک۔

كَظَمَةٌ. ایک مقام کا نام ہے یا ایک کنواں ہے
تکاضمین. ایک بستی ہے بغداد اور کربلا کے درمیان
وہاں امام موسیٰ کاظم کا مزار ہے۔

كَظِيمٌ. رنج یا سدمہ سے بھرا ہوا۔
تکاظم. لقب ہے حضرت امام موسیٰ بن جعفر کا۔

باب الکاف مع العين

كَعْبٌ. بھر دینا، ٹخنہ، شرف اور بزرگی۔
كَعُوبٌ اور كَعَابَةٌ اور كُعُوبَةٌ. چھاتیاں ابھرنے
(جیسے تَلْعِيبٌ ہے)۔

كَعَابٌ. جلدی چلنا۔

كَاعِبٌ. وہ لڑکی جس کی چھاتی ابھرتی ہو اس
کی جمع کوَاعِبٌ ہے)

مَا كَانَ اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ. جو
ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ڈالی جائے گی۔
رُخْنٌ وہ ہڈی ہے اٹھی ہوئی جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ
پر ہے دونوں طرف۔ تو ہر پاؤں میں دو رُخْنے ہیں اور
شیعہ کہتے ہیں کہ ٹخنہ وہ ہڈی ہے جو قدم کی پشت پر ہے۔
رَأَيْتُ الْقَتْلَى يَوْمَ زَيْلِ بْنِ عَلِيٍّ قَدْ آتَتْ
الْكَعَابَ فِي وَسْطِ الْقَدَمِ. میں نے جس روز امام زید
بن علی شہید ہوئے مقتولوں کو دیکھا ان کے ٹخنوں کو قدم
کے بیچ میں۔

كَظَامٌ. ڈاٹ۔

كَظِمٌ. خاموش رہا۔

كَظْمُ الْأَمْرِ. معنری اور مضبوطی۔

قَوْمٌ كَظَمُوا. خاموش لوگ۔

كَظَمَ. حلق، منہ یا جہاں سے سانس نکلتا ہو اس

کی نالی۔

كَظْمٌ. جو جانور جگالی چھوڑ دے۔

آبِ كِظَامَةٍ قَوْمٌ قَتَوْضًا مِنْهَا. ایک قوم کے
کظام پر آل حضرت تشریف لائے اس کے پانی سے دمنو
کیا (کظامہ قنات کی طرح ہوتا ہے۔ یعنی کوفیں برابر برابر
کھودتے ہیں ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہے یہاں تک
کہ آخری کنویں میں پہنچ کر پانی زمین کے اوپر نہ لگتا ہے
بعضوں نے کہا "کظامہ" سقاوہ درہٹ کو کہتے ہیں)۔
إِذَا رَأَيْتَ مَكَّةَ تَدْبِجَتْ كَظَائِمَ. جب تو
مکہ میں دیکھے کہ برابر برابر کنویں کھودے گئے ہو پانی کی
کثرت ہو)۔

آبِ كِظَامَةٍ قَوْمٍ قَبَالٍ. ایک قوم کے گھور،
(گھورے یعنی کوڑے کے ڈھیر) پر آئے وہاں آپ نے
پیشاب کیا (بعضوں نے کہا کظامہ سے یہاں گھور اُمُر
ہے، جہاں کوڑہ کچرہ ڈالتے ہیں، لیکن اکثر لوگ کہتے ہیں
کہ کظامہ کے وہی معنی ہیں جو اوپر گزرے)۔

مَنْ كَظَمَ عَيْظًا فَلَكَ كَذَابٌ. جو شخص غصہ پی جائے
(صبر کرے جواب نہ دے نہ ستائے) اس کو ایسا ایسا تو
لے گا)۔

إِذَا أَتَاكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمِ مَا اسْتَطَاعَ
جب تم میں سے کسی کو جا ہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس
کو روکے (منہ بند کرے تاکہ زور سے آواز نہ نکلے)۔

لَهُ خُصْمٌ يَكْظِمُ عَلَيْهِ. عبد المطلب کو ایک فخر
ماصل ہو جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے (چھپا رہے ہیں)۔

اِنْ كَانَ لَهْدَايَ لَنَا اَلْقِنَاعُ بَيْنَهُ كَعْبٌ مِّنْ اَهْلَالَةٍ
فَنَفَّحَ بِهِ نَمِيمٌ كَوْنُورٌ كَا اِيك طَباق تَحْذٍ مِّنْ دِيَا جَانَا س
پر چربی کا یا گھی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوتا ہم اس کو لے کر خوش
ہوتے۔

اَتَوَكَّلُ بِقَوْسٍ وَكَعْبٍ وَتَوَدُّ مِيرے پاس ایک
ٹوکری کی بجی ہوئی گھوڑا اور ایک گھی کا ٹکڑا اور ایک
پتھر کا ٹکڑا لے کر آئے۔

وَاللّٰهُ لَا يَزَالُ كَعْبُكُمَا عَالِيَا۔ خدا کی قسم میرا
مرتبہ ہمیشہ بلند رہے گا رہیشہ تجھ کو مشرف اور علو حاصل
رہے گا یہ ماخوذ ہے کَعْبُ الْقَنَاقَةِ سے یعنی برہم کی پور
ہر دو گروہوں (گائٹھوں) کے درمیان ایک کعب ہوتا ہے
اور جو چیز بلند اور مرفیع ہو اس کو کعب کہیں گے۔

كَعْبَةٌ كَوْنُورٌ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ كَعْبٌ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ كَعْبٌ
عالی شان ہے (بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ کعب
یعنی مرتب ہے)۔

كَعْبٌ۔ اہل حساب کی اصطلاح میں کعب یہ ہے اگر
ایک مدد کو فی نفسہ ضرب دیں تو حاصل مال اور جزو کھلا
ہے اور وہ عدد شی اور جزو اس حاصل ضرب کو پھر اس
عدد میں ضرب کریں تو حاصل ضرب اخیر کو کعب کہتے ہیں
اور اہل پیمائش کی اصطلاح میں کعب وہ جسم ہے جس کو
چھ مربع اجزاء کریں۔

كَعْبِيَّةٌ۔ ایک فرقہ ہے معتزلہ کا جن کا پیشوا ابو القاسم
بن محمد کہی تھا۔

لَا وَصِيَّةَ اَسْنَانَ الْعَرَبِ كَعْبَةٌ۔ میں اس کے
ٹخنے سے عرب کے دانوں کو روندنا اول گا۔

لَقَالَ لَهُ اَلْكَعْبَةُ السَّيْمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ
السَّيْمَانِيَّةُ۔ یمن میں جو کعبہ بنایا گیا تھا۔ اس کو کعبہ یمنیہ
کہتے تھے (اور ذی الخمامہ بھی اسی کا نام تھا)۔ اور مکہ
میں جو اصلی کعبہ ہے وہ کعبہ شامیہ کہلاتا تھا۔

هَلْ اَنْتَ مُرِيحٌ مِّنْ ذِي الْخَلْعَةِ وَالْكَعْبَةِ
السَّيْمَانِيَّةِ وَالسَّيْمَانِيَّةِ۔ تم مجھ کو ذی الخلعہ اور کعبہ یمنی
اور شامی سے بے فکر کرتے ہو یا لا کہ کعبہ شامی اصل کعبہ کو
کہتے تھے مگر مطلب یہ ہے کہ جب ذی الخلعہ تباہ کر دیا جائے
تو کعبہ ایک ہی رہ جائے گا۔ اور یہ الفاظ کہ کعبہ یمنی یا کعبہ
شامی کوئی نہیں کہے گا۔

كَانَ يَكْرَهُ الْقُرْبَ بِالْكَعَابِ۔ جو سر کے پاس
پھینکا برا جانتے تھے (اکثر علماء کے نزدیک جو سر کھینا حرام
ہے اور اکثر صحابہ کا بھی یہی قول ہے اور عبد اللہ بن مسفل اپنی
بیوی کے ساتھ اس کو کھینا کرتے لیکن بلا شرط اور سعید بن
مسیب نے بھی اس کی اجازت دی ہے اگر شرط نہ ہو یعنی ہاتھ
پر کچھ روپے کی شرط نہ ہو ورنہ سب کے نزدیک بالاتفاق
حرام ہو گا کیونکہ وہ قمار (جوا) ہے۔ شرط خج کا بھی یہی
حکم ہے کہ بغیر شرط لگائے بعضوں نے اس کا کھینا
جائز رکھا ہے اور اکثر نے مکروہ کہا ہے)۔

لَا اَنْ اُحْصِيَ فِي يَدِي جَمْرَتَيْنِ احَبَّ اِلَيَّ
مِنْ اُحْصِيَ كَعْبَتَيْنِ۔ اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگلی
پھراؤں تو اس سے اچھا ہے کہ جو سر کے دو پاسے پھراؤں۔
لَا يُقَالُ كَعْبًا لِّمَا اَحَدٌ يَتَمَلَّكُهُ مَا يَجِيئُ بِهِ
اِلَّا لَمْ يَدْرَحْ رَايَ حُجَّةً اُجْنَتَهُ۔ جو سر کے پاسوں کو جو
کوئی ہاتھ میں پھرا لے وہ انتظار کر رہا ہو کہ پاسا کیسا پڑتا
ہے تو وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا۔

فَحَسْبُ فِتْنًا لَّكَعَابٍ عَلَى اَحَدٍ رُكْبَتَيْنِ
ایک جوان لڑکی جس کی چھاتیاں ابھرائی تھیں اپنے ایک
گھٹنے کے بل بیٹھی۔

مَنْ لِكَعْبِ بْنِ اَلْاَشْرَفِ قَاتِلٌ قَدْ اَذَى
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔ کعب بن اشرف سے کون سمجھ لیتا ہو کہ کون
اس کو قتل کرتا ہے (اس نے اشرف اور اس کے رسول کو
ایذا دی ہے۔ یہ شخص یہودیوں میں بڑا مال دار رئیس تھا

عہد شکنی کر کے قریش کے کافروں کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے اُجھارتا تھا، اُن کی روپے سے مدد کرتا، آنحضرت کی ہجو اشعار میں کیا کرتا، لوگوں کو اسلام لانے سے روکتا تھا۔
کعب بن لُحیہ (عالموں کے کعب یعنی صدر) یہ اہل کتاب کے بڑے عالم تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسلمان ہوئے اسی لئے اُن کا شمار تابعین میں ہے۔

أَسْأَلُكَ اللَّهُ أَيُّنَ الْكَعْبَانِ فَقَالَ هُمَا يَعْصِي
الْمُفْضِلُ دُونَ عَظِيمِ السَّاقِ۔ (زرارہ اور بکر نے
امام محمد باقرؑ سے پوچھا، خدا تمہارا بھلا کرے ٹخنے کہاں
ہیں؟ انھوں نے فرمایا اس جگہ یعنی وہ جوڑ جو پنڈ کی پڑی
کے پاس ہے۔

أَعْلَى اللَّهِ كَعْبِي بِكُمْ۔ اللہ تمہارے میرا مرتبہ تمہارے
سب سے بلند کیا۔

کعب بن لُحیہ۔ آنحضرت کے اجداد میں ایک شخص تھے
کعب بن لُحیہ۔ بونا، ٹھنکنا۔

اَلْكَعَاتُ۔ جلد چلنا اور بیٹھ جانا۔

کعبۃ۔ شیشہ کا ڈھکن۔

کعبۃ۔ لال یا بلبل زعفران بھی کہتے ہیں جس

کی تعمیر نغیر ہے۔

کعبۃ یا کعبۃ۔ پانی کا حباب، بلبلة۔

أَتَيْتُكَ وَإِنْ أَمَرْتُكَ كَعْبُ الْكَهْوَلِ أَوْ

كَأَنَّكَ كَعْبۃ۔ میں تمہارے پاس اُس وقت آیا جب

تمہارا کام بکری کے جالے کی طرح یا حباب کی طرح تھا

(ایک روایت میں کعبۃ ہے معنی ڈبی میں یا بکری

کا گھر) یہ عربی عامی نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔

کعب یا کعب۔ نامرد بزدل، ضعیف، ناتوان۔

کعبۃ۔ ناتوانی، بزدلی۔

اَلْكَعَاعُ۔ نامرد کرنا۔

مَا زَالَتْ قُرَيْشٌ كَاعَةً حَتَّى صَاتَ أَبُو طَالِبٍ
قریش کے لوگ آنحضرت کو سنانے میں برابر بزدل اور ڈرپول
رہے ابو طالب کے رعب سے آنحضرت کو ایذا نہیں دے
سکتے تھے) جب ابو طالب مر گئے تو لگے جراثیم گرنے لگے
دلیر ہو گئے۔ ایک روایت میں کاعۃ ہے بہ تخفیف عنہ
گعاۃ۔ کھانے کا کاک جو آٹے اور دودھ (اور شکر سے
بناتے ہیں یہ عربی کاک کا یا ایک کاک۔ روٹی۔ بسکٹ
ککعۃ۔ روکنا، پیچھے ہٹانا۔

تکعکع۔ پیچھے ہٹنا جیسے تکا کعبہ۔

تکعکع۔ نامرد، ناتوان، بزدل۔

رَأَيْتُكَ تَكْعُكُكَتَ۔ ہم نے آپ کو دیکھا آپ

(نماز میں) پیچھے سر کے (ایک روایت میں تکعکعت

ہے معنی دہی ہیں)۔

کعبۃ۔ منہ باندھ دینا تاکہ کاٹ نہ سکے نہ کھاسکے، ہٹا

کعبۃ اور کعبۃ۔ بوسہ دینا۔

مکاعۃ۔ کسی کو اپنے ساتھ ایک ہی کپڑے میں

لٹانا، لپٹانا، بغیر کسی آلے کے یا مونہہ دوسرے کے منہ پر

رکھنا، جیسے بوسہ لیتے ہیں۔

نحی عن المکاعۃ۔ مکاعۃ سے منع فرمایا۔

دَخَلَ اخُوۃُ يُوْسُفَ مِصْرًا وَقَدْ كَتَمُوا

أَقْوَامَ إِبْرَاهِيمَ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جب

مصر میں داخل ہوئے تو انھوں نے اپنے اڈیوں کے منہ

(چھپکے یا دھانے سے) باندھ دیے تھے (ایسا نہ ہو کسی کمیت

چر جائیں اس کا نقصان کریں)۔

قَلَمُ بَيْنَ خَائِفٍ مَمْنُوعٍ وَ سَاكِنٍ مَمْنُوعٍ

اُن کا یہ حال ہے کوئی تو اُن میں ڈر اٹھا ذلیل (اور خواری

اور کوئی خاموش منہ بندھا ہوا) یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اولیاء

اللہ کی صفت بیان کی)۔

باب الکاف مع الفار

کَفًّا پھیر دینا، آوندھا کرنا، اُلٹ دینا، پیچھے لگنا، دخل ہونا، ہانک دینا، لوٹ جانا، شکست پانا۔

مُكَافَاً اور كِفَاءً۔ بدلہ دینا، مشابہ ہونا، برابر ہونا، نظر ہونا، تاک میں رہنا، مقابل ہونا، دفع کرنا۔

اَلْكَفَاءُ اَمْل ہونا، جھکانا، اُلٹ دینا، ڈالنا۔
نَكَوْهُ۔ برابر ہونا، شکست پانا۔

اِنْكَفَاً۔ لوٹ جانا، متعصبی ہو جانا، بدل جانا۔
اِسْتِنْفَاً۔ جھکانا، اپنے اوپر اُلٹ لینا تاکہ جو کچھ

برتن میں ہے وہ سب مل جائے۔
اِسْتِنْفَاءً۔ سال بھر کے لئے اونٹوں کے فوائد لگنا

كَفًّا۔ برابر، مساوات۔
كَفُوًۖۤا یا كِفُوًۖۤا یا كِفُوًۖۤا۔ مثل اور برابر ہمسر

بر (اس کی جمع آکفَاءُ اور كِفَاءُ ہے)۔
اَلْمُسْلِمُونَ تَمَكَّافَاً مَاؤُھُمْ۔ مسلمانوں کے

خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (یعنی قصاص اور دیت اور تمام احکام میں یہ نہیں کہ شریف اور خاندانی مسلمان کا خون اعلیٰ درجہ کا ہو اور رذیل یا غریب مسلمان کا کم

درجہ کا بلکہ سب مسلمان برابر ہیں)۔
كَفًّا۔ نکاح میں یہ ہے کہ خاوند عورت کے ہمسر

ہو حسب نسب دینداری متول وغیرہ میں۔
مَكَانَ لَا يَقْبَلُ اَلْكَفَاً اَلَا مِنْ مَّكَافٍ اَخْفَرِ

اُس شخص کا تعریف کرنا منظور کرتے جس پر کچھ احسان کرتے
دبیر احسان کے ثنا خوانی پسند نہ فرماتے۔ ابن ابیاری نے

کہا یہ تفسیر غلط ہے کیونکہ آنحضرتؐ کا احسان سارے عالم پر
ہے اور آپؐ کی تعریف کرنا ایسا فرض ہے جس کے بغیر سلام

پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ آنحضرتؐ اسی کی
تعریف قبول فرماتے جس کو سچا مسلمان جانتے جو دل سے تعریف

اور ثنا کرتا لیکن منافقوں کی تعریف کو قبول نہ کرتے جو صرف
زبانی جمع خرچ ہوتا۔ ازہری نے کہا ایک اور مطلب بھی
ہو سکتا ہے یعنی آل حضرتؐ اسی کی تعریف پسند فرماتے
جو اعتدال کے ساتھ آپؐ کی صحیح تعریف کرتا اس میں افراط
اور تفسیر نہ ہوتی یعنی جو آپؐ کی واقعی شان ہے نہ اس
سے بڑھاتا نہ گھٹاتا)۔

عَنِ الْغُلَامِ شَتَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ۔ عقیقہ میں
لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر بکریاں ذبح کرنا چاہتے یا قریب

قریب عمر کی ربعضوں نے کہا مُكَافِئَتَانِ کے معنی یہ ہیں کہ
دونوں مسند ہوں یا کم سے کم جذع ہوں جو قربانی کے لئے

بھی کافی ہیں۔ نہایت یہ ہے کہ محدث لوگ مُكَافِئَتَانِ
پر فتح پڑھتے ہیں۔ بعضوں نے اس کے یہ معنی لئے ہیں

کہ ایک کے بعد ہی متصل دوسری ذبح کی جائے بیچ میں
ناصلہ نہ ہو، یعنی یہ نہ ہو کہ ایک آج ذبح کریں ایک کل

بلکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی ایک کے بعد ایک ذبح کریں)
وَرَوْحُ الْعَدَائِسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءٌ۔ حضرت جبریلؑ

کا کوئی ہمسرا برابر والا نہیں ہے (یعنی فرشتوں میں ان کا درجہ
سب سے بڑھ کر ہے)۔

فَقَطَّرَ اِلَيْھِمْ نَقَّالَ مِّنْ يَّمْكَا فِیْ هُوَ لَآءِ۔ پھر ان کی
طرف دیکھا اور کہنے لگا، کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

لَا اُقَادِمُ مِّنْ لَاْ صِفَاءَ لَّہٗ۔ میں اُس شخص سے مقابلہ
نہیں کر سکتا جس کا کوئی جوڑ نہیں ہے (یعنی شیطان کا)۔

لَا تَشْتَلِ الْمَرْءَ اَلْطَّلَاقِ اُخْتِھَا لَتَكْتَفِیْ مَا
فِیْ اِنَا یُھَا۔ کوئی عورت اپنے خاوند سے درخواست نہ کیے

کہ اس کی شوکن کو طلاق دیدے تاکہ اُس کے برتن میں جو کچھ ہے
وہ بھی خود اُٹھیل لے (اس کا حصہ بھی خود لے لے)۔

كَانَ یُكْفِیْ لَھَا اِلَّا نَاءً۔ آنحضرتؐ بتلی کے لئے برتن
مجھکا دیتے تاکہ وہ آرام کے ساتھ پانی پی لے،

وَكُفِّیْ اِنَّا لَآ۔ تو اپنا برتن آوندھا لے کر دے

جانور میں دو دھڑ نہیں رہا جو اس میں دو ہے۔
 اِنْزِمَ مِنْ يَمُونِ رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ بِهِ الصَّاطِطُ۔ اخیر میں ایک
 شخص پل صراط پر سے گزرے گا اس کو لے کر بل جھک جائے گا
 (الٹ جائے گا)۔

عَنْهُ مَكْنِيٌّ رَبَّنَا يَا رَبَّنَا۔ یہ کھانا نہ لوٹا گیا نہ الٹا گیا
 نہ اس کی خواہش اور طلب چھوڑی گئی، اسے پروردگار ہمارے
 یا ہمارا پروردگار نہ لوٹو یا لیا ہے نہ رخصت کیا (ایک روایت
 میں عَنْهُ مَكْنِيٌّ ہے یعنی نہ اس کو کوئی کھانا کھلانا نہ اس کو
 کوئی اور کافی ہے) بلکہ وہ خود سارے جہان کو کافی ہے بعضوں
 نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کی تعریف اور ستائش نہ چھوڑی
 گئی ہے۔ بلکہ ہم ہمیشہ اس کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ اور
 نہ رخصت کی گئی (یعنی آخری ستائش نہیں ہے بلکہ اس کے بعد
 اندستائش ہے وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ نہ اس کی تعریف
 سے بے پروا ہی ہو سکتی ہے۔ ایک روایت میں وَلَا مَكْنُوْرٌ
 ہے یعنی تیری نعمت کی ناشکری نہیں ہے)

لَمْ اَنْكَفِ اِلَى كَبَشَيْنِ اَمْلَعَيْنِ ذَا بَحْمَا
 پھر آپ دو چنگبرے مینڈھوں کی طرف جھکے، ان دونوں
 کو ذبح کیا۔

فَاَصْحَحُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ ثُمَّ اَنْكَفَى عَلَيْهِ مِنْ
 اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے جھک رہا تھا (تلوار
 پر زور دے رہا تھا تاکہ پیٹ کے پار نکل جائے)۔

وَتَكُونُ الْاَرْضُ حَبْرَةً وَاحِدَةً يَكْفَاهَا الْجَبَّارُ
 بَيْدَهُ كَمَا يَكْفِيْ أَحَدَهُمْ حُبْرَتُهُ فِي الشَّفْرِ اور
 ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی پروردگار اس
 کو اس طرح (ہاتھوں پر) اٹائے گا جیسے تم میں سے کوئی
 سفر میں اپنی روٹی ہاتھوں پر اٹھاتا ہے دھتے پر نہیں بیٹا
 ایک روایت میں يَتَكَلَّمُ مَا هِيَ مَعْنَى وَهِيَ هِيَ۔ اب
 حدیث کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بقدرت الہی
 ساری زمین ایک روٹی بن کر بہشتیوں کی غذا ہوگی

دوسرے یہ کہ بہشت کی نعمتوں اور روٹیوں کے مقابل ساری
 زمین ایک روٹی کی طرح بے حقیقت ہوگی)
 سَكَانَ اِذَا امْسَى تَكَلَّفَ تَكَلْفًا۔ آنحضرتؐ جب چلتے
 تو آگے کو زور دے کر جھک کر چلتے (جیسے مستند اور
 طاقتور لوگوں کی چال ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا داپٹے
 باتیں جھک جھک کر۔ یہ آپ کی طبعی چال تھی جو بڑی نہیں
 ہے بڑی جب ہے کہ اتر اٹے اور غرور کرنے کی نیت سے اس
 طرح چلے)۔

وَلَنَا عِبَاءٌ تَانٍ نَكَا فِيهِ بِيَهْمَا عَيْنِ الشَّمْسِ۔ ہمارے
 پاس دو کتل تھے جن سے ہم سورج کا مقابلہ کرتے (یعنی
 دُھوپ کی روک کرتے)۔

رَأَى شَاةً فِي كِفَاءِ الْبَيْتِ۔ ایک بکری دیکھی گھر
 کے پچھلے حصے میں (نہا یہ میں ہے کہ کِفَاءُ ایک یاد دہا کرنے
 جو بلا کر سنے جاتے ہیں اور گھر کے عقب میں لگا دیے جاتے
 ہیں، اس کی جمع آکْفِئَةٌ ہے)

اِنْكَفَا لَوْ نَهَ عَامَرُ الرُّمَادِ۔ حضرت عمرؓ کا
 رنگ بدل گیا، جس سال قحط پڑا تھا آپ کو عام لوگوں
 کی فکر دامن گیر تھی دوسرے پیٹ بھر کر کھانا چھوڑ دیا تھا
 مالی آسای لَوْ نَكَ مَنَّكَفًا۔ کیا وجہ ہے میں تمھارا
 رنگ بدلا ہوا باتا ہوں (یعنی بھوک سے)۔

اِنَّ رَجُلًا اشْتَرَى مَعْدَنًا بِمِائَةِ شَاةٍ
 مُشْبِعٍ فَقَالَتْ لَهَا اُمُّهُ اِنَّكَ اشْتَرَيْتَ بَنَاتِ الْاَرْضِ
 اُمُّهَا مِائَةً وَ اَوَّلَا دُهَا مِائَةً قِي
 كُفَاتُهَا مِائَةً۔ ایک شخص نے سوا چلنے والی بکریوں کے
 بدلے جن کے ساتھ ان کے بچے بھی ہوں، ایک کالہ خریدی

۱۔ یہ حدیث دراصل اس آیت کی تفسیر ہے فَيَذَرُهَا قَاعًا
 مَبْعُورًا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَاَلَا اَمْتًا۔ اور زمین کو ہوار میدان
 چھوڑے گا جس میں نہ تم کبھی اور سنی دیکھو گے نہ لارا اور بلندی، معمر

ضائع نہ ہو۔

اَكْفُوا الْقُدُورَ۔ ہانڈیاں آوندھا دو۔

وَ اَكْفَا مِنْهُ عَلٰی يَدَيْهِ۔ پھر برتن کو بھکا کر دلوں

ہاتھوں پر پانی ڈالا پہلے ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ برتن میں

ڈالا اور ہاتھ سے پانی لیتے رہے، سارے وضو میں ایسا ہی

کیا۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مستعمل پانی پاک ہے۔

فَاِنْ لَمْ يَجِدْ وَاَمَّا لَكَ فِئُوْكَ۔ اگر تم اس کا بدلہ نہ کر

اَكْفُوا الْاَلْبَانِيَةَ۔ برتنوں کو آوندھا کر دیا کر د تاکہ

اس میں نجاست وغیرہ نہ گرے۔

اَوَّلُ مَا يَكْفَاكُمْ مَا يَكْفَاكُمْ اِلَّا نَاءُ الْحَمْدِ۔ سب سے

پہلے جس کام میں اسلام آوندھا کر دیا جائے گا جیسے برتن

آوندھا دیا جاتا ہے وہ مشرب ہوگی (لوگ شراب کا استعمال

مشرع کر دیں گے اور اس کے نام بدل بدل کر اور رکھ

لیں گے۔)

اِنْ كَفَّتْ بِهِمُ السَّيْفِيْنَةُ۔ کشتی ان کو لے کر الٹ

مِنْ حَيْثُ آتَتْهَا السَّيْفُ كَفَّتْهَا۔ جدھر سے

ہوا آئے وہ مڑ جاتا ہے (پھر سیدھا ہو جاتا ہے یہ مثال

مومن کی دی کہ اس کو تکلیف بھی پہنچتی ہے تو صبر کر لیتا ہے

اللہ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

اس کی تکلیف رفع کر دیتا ہے اور نعمت اور راحت عطا

فرماتا ہے یہ خلاف کافر کے وہ ہمیشہ اچھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ

اس کو مہلت دیتے جاتا ہے پھر ایک بارگی اس کو ایسا سخت

پکڑ لیتا ہے کہ جڑ پھڑ سے اُٹھ کر فنا ہو جاتا ہے،

تَكْفُفُهَا السَّيْفُ۔ ہوا اس کو بھکانی رہتی ہے۔

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي۔ جو شخص احسان کا

بدلہ کرے وہ ناطہ جوڑنے والا نہیں ہے (بلکہ ناطہ جوڑنے

والا وہی جو خود ابتداء اپنے رشتہ داروں کے ساتھ

سلوک کرے یا جو رشتہ دار اس سے بدسلوکی کرے ناطہ

کاٹ دے اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔)

تو اس کی ماں کہنے لگی، تو نے تین سو بکریوں کے بدلے خریدی

سو تو اصل بکریاں اور ستوا ان کے بچے اور ستوا دوسرے

بچے جو ان کے بعد پیدا ہوں گے (نہا یہ میں ہے کہ اونٹوں میں

تکفؤ کا یہ ہے کہ ان کی دو ٹکڑیاں مٹی جاتیں اور ہر سال ایک

ٹکڑی بچے جنے اور ایک ٹکڑی خالی چھوڑ دی جائے یہ بچہ

کشتی کا عمدہ طریق ہے جیسے زراعت کی زمین میں کیا کرتے ہیں

کہ ایک قطعہ میں ایک سال کھیتی کرتے ہیں دوسرے سال اس

کو خالی چھوڑ دیتے ہیں دوسرے قطعہ میں کاشت کرتے ہیں

تاکہ زمین کی قوت بحال ہو جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں

لَهُ كُفَاةٌ نَّاقَتِيْ مِّنْ اٰنِيْ اَوْثَمِيْ کا فائدہ ایک سال کے لئے

اس کو دیدیا یعنی اس کا دودھ اس کے ہال اس کا بچہ از مری

لے کہا بکریوں کے ہر بیدار شش میں سو بچے اس لئے رکھے کہ بکریوں

کے اونٹوں کی طرح دو چھتے نہیں کرتے بلکہ سب پر نر کو چڑھاتے

ہیں اور سب حاملہ ہو جاتی ہیں تو سو بکریوں کے سو بچے پیدا

ہوئے ہیں۔)

اِنَّهٗ كَانَ يَكْفِيْهِ فِیْ شَعْرَةٍ۔ نابغہ اپنے شعروں میں

اکفایا کرتا تھا یعنی رومی کی حرکات مختلف رکھتا کبھی زیر

کبھی زبر کبھی پیش، اس کو اقواء بھی کہتے ہیں۔ بعضوں

نے کہا اِنْ كَفَا یہ ہے کہ قافیوں میں فرق ہو ایک ہی حرف

کا التزام نہ رہے۔)

قَامَ بِالْقُدُورِ قَا كَفَيْتُ۔ آپ نے حکم دیا سب

ہانڈیاں آوندھا دی گئیں (ان کا گوشت پھینک دیا گیا

چونکہ تقسیم سے پہلے انھوں نے بکریاں کاٹ کر ان کا گوشت

چڑھا دیا تھا اور ایسا کر نادار الحرب میں درست ہے لیکن

دارالاسلام میں درست نہیں۔ بعضوں نے کہا گوشت

پھینک دینے کا حکم آپ نے زجر اور عقوبت کے طور پر دیا چونکہ

انھوں نے آنحضرتؐ کو پیچھے چھوڑ دیا اور یہ خیال نہ رکھا

کہ شاید دشمن آپ پر حملہ کر دے اور احتمال ہے کہ انھوں

نے اس گوشت کو تقسیم میں شریک کر دیا ہو تاکہ مال بے کار

اَکْثَرُ کَرَامٍ۔ ہاں یہ لوگ ہمارے جوڑے کے برابر والے
اور ہماری طرح عزت دار ہیں یہ منہ اور سبب اور ولید
بن منہ نے اُس وقت کہا جب حضرات حمزہؑ اور علیؑ اور
عتیدہؑ ان کے مقابل ہوئے۔

يُخَصِّرُ الْاَكْفَاءَ۔ اپنے برابر والوں کے سامنے۔
وَكَيْفَ كُنَّا كَمَا كُنَّا السَّيْفِيَّةُ فِي اَمْوَاجِ
الْبَحْرِ۔ تم اس طرح اُلے جاؤ گے جیسے کشتی سمندر کی موجوں
میں اُلٹ جاتی ہے۔

وَكَفَّكَ مَيْدَا عَلَى يَدَيَّ الْبَيْتِي۔ (محمد بن حنفیہ
حضرت علیؑ کے لئے وضو کا پانی لے کر آئے) آپ نے ہاتھیں
ہاتھ سے برتن کو جھکا کر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالا۔

كَفَّتْ۔ پھیر دینا، بلا لینا، اپنے پاس روک رکھنا۔
كَفَّتْ اور كَفَاتْ اور كَفَيْتْ اور كَفَّتَا۔
جلدی اڑنا، جلدی دوڑنا، اُلٹ دینا، جلدی سے بہا دینا۔
تَكْفِيَّتْ۔ سمیٹ لینا۔
تَكَفَّتْ۔ جلد اڑنا۔

اَلْكِفَاتُ۔ پھر جانا، منعقد ہونا، ڈبلا ہو جانا۔
اَلْكِفَاتُ۔ جمع کر لینا۔

كَفَاتُ۔ جہاں سب چیزیں اکٹھا کی جائیں یا خرد
رگوں یا یہ جمع ہے کَفَّتْ کی بمعنی ظرف۔
مَاتَ كِفَاتًا۔ ناگہاں مر گیا (جیسے مَاتَ مُكَافَةً
ہے)۔

رَجُلٌ كَفَّتْ يَكْفِيَّتْ۔ جلدی کرنے والا، ہلکا،
باریک۔

اَكْفَتُوا اَصْبِيَانًا۔ اپنے بچوں کو اپنے پاس کھو
رجب رات کا اندھیرا پھیلا کیونکہ اس وقت شیطان
یا جن نکل کر پھیلتے ہیں۔ بعضوں نے کہا یہاں اس سے شیطان
صفت انسان مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا شیاطین اور
جن سے یہاں بسانپ مراد ہیں۔ شام ہوتے ہی سانپ

ہوا خوری کے لئے نکل پڑتے ہیں)۔

تَكْفِيَهُمُ الذَّبِيلَةُ۔ اُن کو طاعون کا پھوڑا امروں میں
اکٹھا کر دے گا (ہلاک کر ڈالے گا)۔

اِذَا مَرِضَ عَبْدِي فَأَكْتُبُوا لَهُ مِثْلَ مَا كَانَ
يَعْمَلُ فِي وَحْيِهِ حَتَّى اُعَافِيَهُ اَوْ اَكْفِيَهُ۔ فرشتوں سے
اللہ تعالیٰ بل شائد فرماتا ہے، جب میرا بندہ بیمار ہو تو
اس کے نامہ اعمال میں اتنے ہی اعمال کا ثواب لکھو جتنے
وہ تندرستی کے زمانہ میں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس
کو چنگا کر دوں یا قبر سے ملا دوں (مار ڈالوں۔ زمین کو
کفات کہتے ہیں کیونکہ اس میں مردے زندہ سب اکٹھا
ہوتے ہیں زندہ تو اُس کی پشت پر رہتے ہیں اور مرنے
اُس کے شکم میں)۔

حَتَّى اُطْلِقَهُ مِنْ وَثَاقِي اَوْ اَكْفِيَهُ اِلَىٰ يَهَانَكَ
کہ میں اُس کو اپنے بندے سے چھوڑ دوں یا مٹی میں ملا دوں۔
نُحِينَا اَنْ تَكْفِيَ السِّيَابَ فِي الْقَبْلَةِ۔ ہم کو نماز
میں کپڑے سمیٹنے سے ممانعت ہوئی (جیسے بعض لوگوں کی
مادت ہوتی ہے کہ کپڑوں کو گرد وغیرہ سے بچانے کے لئے
رکوع اور سجدے میں جلدے وقت اٹھا کر سمیٹ لیتے ہیں)
وَلَا تَكْفِيَ السِّيَابَ۔ اور ہم کپڑوں کو نہ سمیٹیں
(جمع الحجاز میں ہے کہ کپڑا اٹھا کر نماز پڑھنا یا آستین اٹھا کر
بال گندھے ہوئے جوڑا بندھا ہوا مکروہ تنہا ہے
بر وال میں خواہ نماز کے لئے عمدہ ایسا کرے یا پہلے سے
گندھے ہوئے ہو، بہتر یہ ہے کہ بالوں کو اور کپڑوں کو چھٹا
رہنے دے اُن کو زمین پر گرے دے)۔

كَانَ يَطْهَرُ اَلْكُوفَةَ فَالْتَفَتَ اِلَىٰ بَيْتِهِ
فَقَالَ هَذِهِ كِفَاتُ الْاَحْيَاءِ ثُمَّ اَلْتَفَتَ اِلَىٰ مَقَابِرِ
فَقَالَ وَهَذِهِ كِفَاتُ الْاَمْوَاتِ۔ امام شعبیؒ کو زمین
تھے انہوں نے وہاں کے گھروں کو دیکھا تو کہا یہ زندوں
کا کفات ہے (یعنی زندے یہاں اکٹھا ہوتے ہیں) پھر

قبرستان کو دیکھا اور کہا یہ مردوں کا کفات ہے دگوا اس آیت کی تفسیر العرجل الارض کفاناً احياء و امواتاً۔
 جہاں وہ آتے ہیں وہاں کفاناً احياء و امواتاً۔
 اَلْاَيُّ اَنْ يَتَوَبَّ اَهْلُ الْعِشَاءِ۔ سلوۃ الاوابین وہ نماز ہے کہ مغرب کے لئے جب لوگ جمع ہوں اور عشاء پڑھ کر اپنے گھر کو لوٹ جائیں، ان دونوں کے درمیان دگر دوسری روایت میں ہے کہ سلوۃ الاوابین چاشت کی نماز ہے جس وقت دھوپ کی شدت ہو اور ادنٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں۔

مُحِبِّ اِلَى النِّسَاءِ وَالطَّيِّبِ وَرَزَقَتْ اَلْكَفِيَّةَ مجھ کو دنیا میں عورتیں اور خوشبو میں پسند ہیں اور اپنی روزی کی اصلاح کرنا اس کو اکٹھا کرنا بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مجھ کو کفیت ملی یعنی جماع کی قوت۔ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت جبریل میرے پاس ایک ہانڈی لائے جس کو کفیت کہتے تھے، میں نے جو اس میں تھا وہ کھایا۔ تو چالیس مردوں کی قوت میں نے اپنے میں پائی۔

عرب لوگ چھوٹی دیگ کو کفیت کہتے ہیں (عُطِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَفِيَّةَ آلِ حَضْرَتِ صَلَّی اللہ علیہ وسلم کو کفیت دی گئی تھی یعنی جماع کی طاقت)۔

كَفَيْتُ اِلَى دَيَّيَّةٍ۔ مجھ کو ایک دوسری مصیبت اسی قسم کی آئی رہ ایک مثل ہے)۔

كَفَنَهُ۔ بتسج (قبرستان) مدینہ طیبہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ سب مردے وہاں دفن ہوتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ مردوں کو جلدی گلا دیتا ہے کیونکہ وہاں کی زمین شور ہے)۔

وَفِي الْحَدِيثِ نَحْنُ قَوْلُهُ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَانًا قَالَ دَفَنَ الْمَشْعَى وَالطُّفَى۔ قرآن میں جو کفاناً آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہاں بال اور ناخن دفن ہوتے

ہیں، یعنی زمین میں۔
 کفح۔ پردہ کھول دینا، مارنا، کھینچنا، مواہبہ کرنا، سامنے آنا، ناگہاں بوسے لینا۔

مُكَافَحَةٌ اور كِفَاحٌ۔ سامنا کرنا۔

اِكْفَاحٌ۔ کھینچنا، پھیر دینا۔

لَا تَزَالُ مُوَيِّدًا بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا كَانَتْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ۔ (آں حضرت ملنے حسان بن ثابت سے فرمایا) تجھ کو حضرت جبریل مدد دیتے رہیں گے برابر جب تک تو اللہ کے رسول کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کرتا رہے گا (ان کے طعنوں کا جواب دیتا رہے گا)

اِنَّ اللّٰهَ كَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے (جو جنگ اُحد میں شہید ہوا) سامنا کر کے باتیں کیں کوئی پردہ حائل نہیں رہا نہ کوئی واسطہ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ باتیں کیں، یہ آں حضرت نے جابر سے فرمایا)۔
 اَعْطَيْتُ مُحَمَّدًا اِكْفَاحًا۔ میں نے محمد کو بہت چیزیں دیں (دنیا اور آخرت کی نعمتیں)۔

لَا تَفِي لَا كَفَعَهَا وَاَنَا صَائِمٌ۔ میں عورت کا اچھی طرح مُنہ سے مُنہ لگا کر بوسہ لینا ہوں حالانکہ میں روزہ دار ہوتا ہوں (معلوم ہوا بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا)۔
 قَبِيلُ لَهُ اَتَقْبِلُ وَاَنْتَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَاَكْفَعَهَا ابو ہریرہ سے لوگوں نے کہا تم روزہ دار ہو کر بوسہ لینے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں میں اچھی طرح مُنہ سے مُنہ لگا کر بوسہ لینا ہوں۔

يُكَافِحُ الْاَكْمُوسَ۔ کُل کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔
 هُ كَفَرُوْا۔ (بہ ضد و فتح کاف) انکار کرنا یہ ضد ایمان کی جیسے كُفَرُوْا اور كُفْرَانٌ ہے، خدا کی نفی کرنا، اس کو معطل بنانا، ڈھانپ لینا، ناشکری کرنا۔

تَكْفِيْرٌ۔ کسی کو کافر کہنا، چھپا لینا، معاف کرنا، میٹ دینا، کنارہ دینا۔

مِمَّا قَرَّبَهُ. انکار کرنا، مال مٹول کرنا۔
إِنْفَارًا کافر بنانا، کفر کی طرف مائل کرنا۔
کافور۔ مشہور و واسع۔

الْأَمَلُ تَرْجِعُ بَعْدَ كُفَّارِ الْفَضْبِ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْدٍ۔ دیکھو ہشیار رہو میرے بعد کہیں کافر نہ ہو جانا
ایک دوسرے کی گردن مار کر (آپس میں ناحق لڑکر، بعضوں نے
کہا کافر سے یہاں ہتھیار بند مڑا ہے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں
كَفَرْتُ بِكَ دُرْعَةً اپنے کرتے پر ایک کپڑا اور پہن لیا۔ بعضوں
نے کہا حقیقی کفر مڑا ہے)

مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرٌ فَقَدْ بَاعَ بِهِ أَحَدُكُمْ
جس شخص نے اپنے بھائی کو جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو، کافر
کہا، تو دونوں میں سے ایک پر ضرور کفر لوٹ چکا اگر
جس کو کافر کہا وہ واقعی کافر ہے اور کہنے والا سچا ہے تو وہ
کافر ہوگا ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔ یہ اپنے
بھائی مسلمان کی تکفیر کرنے کی وجہ سے خود کافر ہو جائے گا
قِيلَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ
هُمْ الْكَافِرُونَ قَالَ هُمْ كَفَرُوا وَلَيْسُوا كَمَنْ كَفَرَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا
جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ نہ کریں،
(قرآن و حدیث کو چھوڑ کر عقلی قوانین مثلاً تعزیرات ہند
یا قانون مسابہہ کے مطابق حکم دیں) کیا وہ کافر ہیں انھوں
نے کہا بے شک وہ کافر ہیں مگر اس وجہ کے کافر نہیں ہیں
جو اللہ تعالیٰ کو یا قیامت کو نہیں مانتے (اس قول سے
یہ ثابت ہوا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک کفر کے
مراتب ہیں بعض کفر تو ایسا ہے جو اسلام سے بالکل خارج
کر دیتا ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کا انکار یا پیغمبروں کا یا اللہ
کی کتابوں کا یا قیامت کا یا ملائکہ کا اور بعض کفر اس سے کم
درجہ کا ہے جس سے آدمی بالکلیہ اسلام سے خارج نہیں
ہوتا مگر کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے کیوں کہ وہ کافروں کا سا

فعل کرتا ہے، جیسے خدا بن شرع حکم دینا۔ یا مومن کو عذاب
وجہ شرعی قتل کرنا)۔

إِنَّ الْأَدْسَ وَالْخَارَجَ ذَكَرُوا مَا كَانَ مِنْكُمْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَارَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ بِالْسُّيُوفِ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ تَعَالَى وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَ أَنْتُمْ تُنْتَلَى عَلَيْكُمْ
آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ۔ اوس اور خزرج قبیلے
دالوں نے جاہلیت کے زمانہ کی لڑائیوں کا ذکر کیا وجودہ
ایک دوسرے سے کیا کرتے تھے تو ان کو جوش آگیا اور
تلواریں لے کر لگے ایک دوسرے پر حملہ کرنے، تب اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت اتاری۔ تم کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم کو اللہ
کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اللہ کا رسول
بھی موجود ہے (تو یہاں کفر سے کفر حقیقی (جو ایمان کی ضد
ہے) مراد نہیں ہے بلکہ حق بات کا چھٹانا اور اخوت ایمانی
کو دبا دینا۔ میں کہتا ہوں تَكْفُرُونَ کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا
ہے کہ تم پھر کفر کے زمانے کی پال چلنے لگے اور آپس میں
لڑنے جھگڑنے لگے)

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ أَنْتَ لِي عَدُوٌّ فَقَدْ
كَفَرَ أَحَدُهُمَا بِالْآخَرِ سَلَامًا۔ جب ایک مسلمان دوسرے
مسلمان سے کہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک نے
کفر کیا کفر سے مراد اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے کیونکہ اللہ
تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی کر دینا، ان
کے دلوں میں الفت اور محبت دینا اپنی نعمت بیان فرمائی
ہے)۔

مَنْ تَرَكَ قَتْلَ الْحَيَّاتِ خَشْيَةَ النَّارِ فَقَدْ كَفَرَ۔
جو شخص سانپوں کا مارنا اس ڈر سے چھوڑ دے کہ سانپ
بدلہ لیتے ہیں، اس نے کافروں کا سا کام کیا یہ کافروں
کا خیال ہے کہ سانپ بدلہ لیتا ہے وہ سانپ کی تعظیم
کرتے ہیں اس کو مارنے نہیں چھوڑ دیتے ہیں بعض سانپوں
کو دودھ پلاتے ہیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، اس

نے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا یعنی تقدیر الہی پر بھروسہ نہیں کیا اگر تقدیر میں ضرر پہنچا ہے تو ضرور پہنچے گا ورنہ سچا کچھ نہیں کر سکتا۔

مَنْ آتَى حَائِضًا فَقَدْ كَفَرَ. جو شخص حیض والی عورت سے صحبت کرے، اس نے کفر کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا کہ حائضہ عورتوں سے صحبت نہ کرے۔ جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں)۔

إِنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ الْغَيْثَ فَيُصْبِحُ قَوْمًا يَكْفُرُونَ يَقُولُونَ مُطْرًا بَنَوْا كَذَا أَوْ كَذَا. اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے پھر دوسرے دن صبح کو کچھ لوگ کافر بن جاتے ہیں یہ تو نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پانی برسایا بلکہ یوں کہتے ہیں (فلانے ستاروں کے فلاں کاری میں جمع ہونے سے ہم پر پانی برسا رہا حالانکہ یہ سب غلط خیال میں تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ستاروں کے آنے جانے، نکلنے اور ڈوبنے سے پانی نہیں برستا)۔

فَرَأَيْتُمْ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ يَكْفُرْنَ هُنَّ قِيلَ أَيْ كَفَرْنَ بِاللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنْ يَكْفُرْنَ بِالْإِحْسَانِ وَيَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ. میں نے دیکھا دوزخ میں (مردوں کی بہ نسبت) عورتیں زیادہ ہیں کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلعم کیا اللہ تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں؟ فرمایا نہیں، بلکہ احسان نہیں مانتیں اور خاندان کی ناشکری کرتی ہیں (کفر سے یہی مراد ہے) سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. مسلمان کو برا کہنا گالی دینا فسق ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا (بلاوجہ شرعی) کفر ہے (کفر سے مراد یہاں ناشکری اور اللہ کے احکام کی مخالفت ہے)۔

مَنْ رَغِبَ عَنْ آيَةِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ. جو شخص اپنے باپ سے نفرت کرے (دوسرے شخص کو باپ بنائے اُس نے

ناشکری کی باپ کا حق نہ سچانا)۔

مَنْ تَرَكَ الرَّحْمَى فَنِعْمَةً كَفَرًا. جس نے تیر اندازی (یا بندوں کی نشان اندازی) چھوڑ دی (اُس کی مشق نہ رکھی) تو اُس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔ (نشائے پر تیر یا گولی مارنا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے ہر مسلمان کو اس کی مشق رکھنا لازم ہے)۔

وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ. اور عرب کے لوگوں میں جو کافر ہوئے والے تھے وہ کافر ہو گئے (نہا یہ میں ہے کہ آنحضرت کی وفات کے بعد مرتد لوگ دو قسم کے تھے ایک تو وہ جو دین اسلام سے بالکل پھر گئے ان کے دو گروہ تھے ایک گروہ تو میلہ کذاب اور استودھنی کا پیرو تھا۔ دوسرا وہ گروہ جو پھر جاہلیت کے اعتقاد پر آگیا۔ دوسری وہ قسم جو ایمان سے نہیں پھرے تھے۔ لیکن زکوٰۃ کی فرضیت سے منکر ہو گئے تھے وہ کہتے تھے خذ من اموالہم صدقاتناں آں حضرت کے لئے خطاب تھا آپ کے بعد دوسرے کسی حاکم کو رعایا سے زکوٰۃ لینا درست نہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے ان لوگوں سے بھی لڑنا ضروری سمجھا)۔

أَلَا تَقْنِبُوا الْمُسْلِمِينَ فَنُكِّلُوا لَهُمْ قَلًا تَمْنَعُوهُمْ حَقَّهُمْ فَتَكْفُرُوهُمْ. دیکھو مسلمانوں کو مار کر اُن کو ذلیل مت کرو اور مسلمانوں کی حق تلفی کر کے اُن کو کافر مت بناؤ (ایسا نہ ہو حق تلفی سے وہ تنگ آکر اسلام سے پھر جائیں اور کافروں میں شریک ہو جائیں)۔

تَمَتُّعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَاوِيَةَ كَافِرٌ بِالْعُرْسِ. ہم نے آل حضرت کے ساتھ تمتع کیا اس وقت معاویہ مکہ کے گھروں میں کفر کی حالت میں تھا (مسلمان بھی نہیں ہوئے تھے۔ یہ روایت مشکل ہے کیونکہ تمتع حجۃ الوداع میں ہوا تھا اور معاویہ اس سے پہلے جس سال مکہ فتح ہوا تھا۔ مسلمان ہو چکے تھے نبیوں نے کہا کافرٌ بِالْعُرْسِ سے یہ مراد ہے کہ مکہ کے گھروں میں

ذلت اور خواری کے ساتھ پڑا ہوا تھا۔ کوئی اس کا پوچھنے والا نہ تھا۔ بعضوں نے کہا تمتع سے عمرہ قضا مراد ہے اس وقت تو معاویہ کا فریختے۔

کَتَبَ إِلَى الْحِجَاجِ مَنِ اقْرَأَ بِالنَّكْرِ فَخَلَّ سَبِيلَهُ
تجاج بن یوسف کو عبد الملک بن مروان نے لکھا جو کوئی یہ اقرار کرے کہ مروان کی اولاد کی خلافت کو نہ ماننا کفر کفر ہے اس کو چھوڑ دے (اس سے تفرض مت کر کیونکہ اس سے ہماری حکومت کو کوئی ڈر نہیں ہے)۔

عَرَضَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ لِيَقْتُلَهُ
فَقَالَ إِنِّي لَا رَأْيَ رَجُلًا لَا يَقْرَأُ الْيَوْمَ بِالنَّكْرِ
فَقَالَ عَنْ دَمِي تَحْتَ غَنِيٍّ إِنِّي أَكْفُو مِنْ حِمَارٍ
تجاج بن یوسف کے سامنے ایک شخص بنی تميم کا لایا گیا تاکہ اس کو مار ڈالے۔ تجاج نے کہا میں تو ایسے شخص کو دیکھتا ہوں جو آج کفر کا اقرار نہیں کرتا یعنی بنی مروان کی خلافت کا انکار نہیں کرتا۔ تجاج کا یہ مطلب تھا کہ کسی طرح یہ شخص جان کے ڈر سے بنی مروان کی خلافت کو مان لے تو میں اس کو چھوڑ دوں، وہ شخص کہنے لگا کیا تو خون کا ڈر دلا کر مجھ سے فریب کرنا چاہتا ہے میں تو حمار سے زیادہ کافر ہوں (حمار ایک شخص تھا جو ایمان کے بعد کافر ہو گیا تھا۔ اس کی مثال بیان کی جاتی ہے)۔

وَأَجْعَلَ قُلُوبَهُمْ كَقُلُوبِ نِسَاءٍ كَوَافِرٍ
اُن کے دل ایسے ہو دے اور مختلف کر دے جیسے کافر عورتوں کے دل (مؤرخوں میں ضعیف الایمان اور ضعیف القلب ہوتی ہیں اور جب کافر ہوں تو اور زیادہ خراب ہوں گی)۔
إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَإِنَّ أَعْضَاءَهُ كُلَّهَا تَكْفُرُ
اللسان۔ جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں سر جھکا۔ یہی دیکھ کر کولہاں میت ڈالیو۔ زبان ہی گناہوں میں چھپاتی ہے طرح طرح کی آفتیں لاتی ہے اس کی بدولت دوسرے اعضاء مصیبت میں مبتلا

ہوتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ تَکْفِيرُ جُحُومٍ اِدْرَسَ جُحُومًا جیسے کوئی تعلیم کے لئے کیا کرتا ہے)۔

رَأَى الْحَبَشَةَ يَدْعُوْنَ مِنْ خَوْفِهِ تَمَكُّفٍ
فَوَلَّى ظَهْرَهُمَا وَدَخَلَ - عمرو بن امیہ ضمری نے حبشی لوگوں کو دیکھا ایک دریچہ میں سے سر جھکا کر (بڑی تعلیم کے ساتھ) داخل ہوتے ہیں۔ انہوں نے اس کی طرف پشت کی اور داخل ہوئے۔

يَكُوْنُ التَّكْفِيرُ فِي الصَّلَاةِ - نماز میں (بحالت قیام) بہت جھکنا کر وہ (بلکہ سیدھا کھڑا ہونا بہتر ہے)۔ الرخیف
ساجھ کے تو کچھ مضائقہ نہیں)۔
كَفَّارَتُهَا أَنْ تَصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرْتَهَا - نماز کا وقت فوت ہو جائے بھول جانے کی وجہ سے تو اس کا اتاریسی ہے کہ یاد آئے ہی اُس کو پڑھ لے (اور کسی قسم کا فدیہ یا صدقہ ضرور نہیں ہے)۔ جیسے رمضان کا روزہ عمداً توڑنے میں یا احرام کی حالت میں کوئی جنابت کرنے میں کفارہ دینا پڑتا ہے)۔

كَفَّارَةُ - یعنی گناہ کا اتارا اور گناہ کو مٹانے والا۔
الْمُؤْمِنُ الْمُكْفَرُ - مومن کو مالی اور جانی تکلیفیں پہنچتی رہتی ہیں تاکہ اُس کے گناہوں کا اتار ہو جائیں (تو دنیا کی تکلیفوں سے بد دل نہ ہونا چاہئے بلکہ گناہوں کا کفارہ سمجھ کر صبر کرنا چاہئے)۔

الْكُفْرُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ - موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے (کیونکہ موت میں بیماری کی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اور اس سے مسلمان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)۔

لَا تَسْكُنُ الْكُفُورَ فَإِنَّ سَاكِنَ الْكُفُورِ
كَسَاكِنِ الْقُبُورِ - ایسی زمین میں جا کر مت رہ جہاں لوگ ذور کی وجہ سے نہ باسکیں ایسی زمین میں رہنے والا قبر میں رہنے والے کی طرح ہے (جیسے مردے سے کوئی نہیں مل سکتا)

نہ اس سے بات کر سکتا ہے۔ ایسا ہی جنگل میں دُور دراز اکیلا رہنے والا، اُس سے بھی کوئی نہیں ملتا۔ نہایت یہ ہے کہ شام کے ملک والے گاؤں کو گنہ کہتے ہیں۔

عُذِرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ مَشْهُوحٌ عَلَيْهِ مِنْ بَعْدِ كَفَرٍ أَكْفَأَ أَكْفَاءً بِذَلِكَ. اُن حضرت م کو بتلایا کہ وہ ملک جو اللہ تعالیٰ آپ کی وفات کے بعد آپ کی امت کے ہاتھوں پر فتح کرانے کا ایک ایک گاؤں اس ملک کا بتلایا گیا۔ آپ یہ خبر سن کر خوش ہوئے۔

لَتُخْرِجَنَّكُمْ الرُّومَ مِنْهَا كَفَرًا أَكْفَأَ أَكْفَاءً پھر نصاریٰ تم کو وہاں سے نکال دیں گے ایک ایک بستی کر کے (سب بستیاں تم سے خالی کرالیں گے)۔

أَهْلُ الْكُفْرِ هُمْ أَهْلُ الْقُبُورِ۔ اُجاڑ جنگلوں میں اکیلے رہنے والے، مُردوں کی طرح ہیں جو قبروں میں رہتے ہیں۔

كَافِرٌ يَكْفُرُ۔ اُن حضرت کے تیردان (ترکش) کا نام تھا کیونکہ وہ تیروں کو چھپاتا ہے جیسے خوشہ کا غلاف میوے کو چھپاتا ہے۔

هُوَ الطَّبِيعُ الْكَفَرَاءِ۔ وہ میوہ کی غلاف میں۔ یَکْفُرُ اور كُفْرًا۔ خوشہ کا غلاف۔ قِسْمٌ الْكُفْرَانِ۔ غلاف کا چھلکا۔

الْكُفْرُ كَافِرٌ وَالزَّارِعُ كَافِرٌ۔ رات چھپانے والی (اپنی تاریکی کی وجہ سے ہر چیز کو چھپالیتی ہے) اور کسان بھی چھپانے والا ہے (وہ تخم کو زمین میں چھپاتا ہے) لَا كُفْرَ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ۔ میں تو تیرے مرنے تک بھی کافر نہ ہوں گا یعنی کبھی کافر نہ ہوں گا۔

الْعُمَرَاءُ إِلَى الْعُمَرَاءِ كَفَرًا لِمَا بَيْنَهُمَا ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوں گے (یعنی صغیرہ گناہ یا ہر قسم کے گناہ) وہ عمرہ ان کا کفارہ

ہو جائے گا یعنی پہلا عمرہ یا دوسرا عمرہ گناہوں کا انکار ہو جائے گا ان گناہوں کا جو دونوں عمروں کے درمیان کے جائیں مگر پہلے عمرہ کے کفارہ ہونے میں یہ اشکال ہے کہ گناہ صادر ہونے سے پہلے اس کا کفارہ کیسے ہو سکتا ہے تو ظاہر یہ ہے کہ مُراد دوسرا عمرہ ہے۔ ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق الناس معاف نہ ہوں گے جب تک اُن کا بدلہ نہ لیا جائے گا اور کیا بُری معافی کے لئے تو یہ ضروری ہے اگر صغائر اس کے ذمہ نہ ہوں تو کبائر کی سزا کم کی جائے گی اگر صغائر اور کبائر کچھ نہ ہوں تو درجوں کی بلندی ہوگی؟

وَأَخَافُ الْكُفْرَ۔ میں کفر کا خوف رکھتا ہوں۔ كُفْرًا ۚ النَّذْرُ كُفْرًا ۚ الْيَمِينُ۔ اگر نذر پوری نہ کر سکے تو جیسا قسم کا کفارہ ہے ویسا کفارہ دیدے (اسی طرح اگر معصیت کی نذر کرے تب بھی لازم ہے کہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ دیدے)۔

فَهَلْ يَكْفُرُ عَنْهُ أَنْ تَصَدَّقَ عَنْهُ۔ کیا اس کی طرف سے اگر میں کچھ خیرات کروں تو اس کے گناہوں کا انکار ہوگا۔

صِيَامُ عَرَفَةَ يَكْفِرُ السَّنَةَ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

إِنَّمَا هُمَا كُفْرٌ لَطَعْنُ فِي الْأَنْسَابِ۔ دو باتیں کافروں کی خصلتیں ہیں، اُن میں ایک یہ ہے کہ نسب پر طعن مارنا، کسی مسلمان کے خاندان پر عیب لگانا۔ فَأُولَٰئِكَ أَعْدَاءُ الْكُفْرَةِ۔ وہ ہمارے دشمن کافر ہیں اگر اس کو حلال سمجھتے ہیں، ورنہ ان کا یہ فعل کفر کا فعل ہے۔

فَاتَّقَتُوا الْكُفْرَ۔ کافروں سے لرزے (داد یعنی مع ہے)۔

كَفَّارَةُ الْغَيْبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهُ۔ غیبت کا کفارہ

یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہو اس کے لئے مغفرت کی دعا کرے
(مجاہدی کی روایت میں ہے کہ صرف ندامت اور استغفار
کافی ہے۔ یہ اس حالت میں ہے جب غیبت کرنے والی کی
بات اس شخص تک نہ پہنچی ہو اگر پہنچ گئی ہو تب تو اس سے
معاف کرنا ضروری ہے۔ اگر وہ مر گیا ہو یا کسی دور دراز
مقام میں ہو تو اس کے لئے استغفار کرے)۔

مقام میں جو اس سے اختیار کرے۔
 حَدُّ الْمَيَّابَةِ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ. اگر
 کوٹھی غلام کو ایسے قصور پر سزا دے جو اس نے نہ کیا ہو
 یا جس میں اس کا اختیار نہ تھا (اس کو ناحق مارے) تو اس
 کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

سُئِلَ أَلَا زُهْرَى عَمَّنْ يَقُولُ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ
اسْمِيهِ كَافِرًا قَالَ الَّذِي يَقُولُهُ كُفْرٌ فَقَالَ
فِي الْمَتْنِ الثَّالِثَةِ قَدْ يَقُولُ الْمُسْلِمُ كُفْرًا -
ازہری سے پوچھا گیا۔ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہتا ہے
تم اُس کو کافر کہو گے (مغزلہ اور جمہیہ کا یہی قول ہے)۔
انھوں نے کہا وہ کفر کی بات کہتا ہے مگر اس سے وہ حقیقی
کافر نہیں ہو جاتا جب تک صراحتاً اصول اسلام کا انکار
نہ کرے (منہی مرتضیٰ انھوں نے یہاں کہیں کفر کی بات بھی کہہ دیا ہے۔

اَلْكَفَرُ فِی كِتَابِ اللّٰهِ عَلٰی خَمْسَةِ اَوْجِهٍ۔ امام
جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرمایا، اللہ کی کتاب میں کفر کی پانچ قسمیں
ہیں (کفر) محمود اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ مطلق خدا
کا انکار کرے، دوسرے یہ کہ دل میں یقین ہو مگر زبان سے
عناد کے طور پر انکار کرے۔ تیسرے بمعنی ناشکری۔ چوتھے
اللہ کے بعض احکام پر عمل کرنا بعضوں کو چھوڑ دینا (مثلاً
نماز، روزہ کرنا لیکن سود کھانا، بیٹیوں کو ترک نہ دلانا)
پانچویں بمعنی بیزاری اور علیحدگی۔

اِنْ اَذِنتُ لِي كَفَّارَتُكَ. اَگر تم اجازت دو
 تو میں تمہارے سامنے عاجزی کروں سر جھکاؤں۔
 مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ. جس نے

عِدَّانِماز کو ترک کیا وہ کافر ہو گیا رکیونکہ اس نے نماز کو بے
حقیقت سمجھا اور شریعت کا استخفاف کیا اور وہ کفر ہے۔
لَا تُكْفِرُوا إِنَّمَا يَصْنَعُ ذَٰلِكَ الْمُجْرِمُونَ۔ نماز
میں قیام کی حالت میں بہت مت جھک جیسے مجوسی لوگ
کرتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں جب شام کو آفتاب کے سامنے
کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں تو بار بار جھکتے جاتے ہیں۔
مجمع البحرین میں ہے کہ تکفیر کے معنی یہ بھی ہیں، ایک ہاتھ
دوسرے ہاتھ پر رکھنا۔

دوسرے کلمہ پڑھا (۱۷)
لَا تَسْتَوُوا مَوْتَاكُمْ بِالطَّيِّبِ إِلَّا بِالْكَافِرِ
مردوں کو کافروں کے سوا اور کوئی خوشبو نہ لگاؤ (یعنی
اُن کے بدن میں، لیکن گفن میں عطر وغیرہ لگانا درست ہے)
کَفَّ۔ کپڑے کا حاشیہ دوبارہ سینا، بھر دینا، چھڑے
سے باندھنا، جمع کرنا، ملانا، سمیٹ لینا، اُمٹھا لینا، اُوندھا
ہونا، پھیر دینا، ڈھکیلنا، بھر جانا۔
کَفَّوَتْ۔ بوڑھا ہونا یہاں تک کہ دانت چھوٹے ہو کر فنا
ہونے لگیں۔

تَكْفُفٌ۔ سوال کے لئے ہاتھ پھیلا نا۔

کَمَا تَمَّا يَصْعَقُهَا فِي كَيْفِ الرَّحْمَانِ - گو یا اللہ تعالیٰ
کی ہتیلی میں رکھتا ہے (نہا یہ میں ہے کہ یہ کنایہ ہے صدقہ کے
قبول ہونے کا گو یا صدقہ کرنے والے نے اپنا صدقہ قبول کے
محل میں رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہتیلی وغیرہ اعضاء اور
جو اس سے پاک ہے)۔

إِنَّ اللَّهَ إِنْ شَاءَ آذَنَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ يَكْفُ
وَاحِدًا (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا) اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک
منٹھی میں ساری مخلوقات کو لے کر بہشت میں داخل کر دے
(آل حضرت مہدیؑ نے یہ منکر فرمایا، عمر سچ کہتا ہے)۔

النَّاسِ - اپنا سارا مال خیرات کر دے پھر بیٹے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کہو یا اتھیلی سے لیتا ہوں، یا ایک ٹھی

کھانا مانگتا ہوا جو اس کی بھوک کو دفع کرے۔

حَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَدْرُکَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّوْنَ النَّاسَ
وَالْخَفَرَتَانِ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَاصٍ مِّنْهُ فَرَمَا، تَوَاكَرُفَ وَارِثَ
کُوَالِدَارِ جُوطِ جَانِ (تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج
چھوڑ جائے۔ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے (سوال
کرتے ہوئے بھیک مانگتے ہوئے)

كَانَ ظَلَّةً تَنْظِفُ عَسَلًا وَتَمْنًا وَكَانَ النَّاسُ
يَتَكَفَّفُونَہ۔ (میں نے خواب میں ایسا دیکھا کہ) ایک سامان
(چھتہ) ہے اس میں سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے اور لوگ
ہتھیلیوں میں اُس کو لے رہے ہیں)۔

الْمُنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَمَا مُسْتَكِفٌ بِالْصَّدَقَةِ۔
گھوڑوں پر خرچ کرنے والا (اُن کی کھلائی پلاتی ہیں) ایسا
ہے جیسے خیرات کے لئے ہاتھ اٹھانے والا (یعنی گھوڑوں
کے پالنے میں ایسا ثواب جو جتنا خیرات کرنے میں اس کی
وجہ یہ ہے کہ گھوڑا جہاد کا آلہ ہے اُس پر سوار ہو کر کافروں
سے مقابلہ کرتے ہیں یہ اَسْتَكِفَ بِہِ النَّاسُ سے نکلا
ہے یعنی لوگوں نے اُس کے گرد جمع ہو کر اس کو گھوڑا شروع
کر دیا)۔

كَفَّافُ التَّوْبِ۔ گوٹ، کپڑے کا طرہ یا ماشیہ۔
كَفَّةٌ۔ جو چیز گول ہو ترازو کے پٹروں کی طرح۔
وَاسْتَكْفَوْا اجْنَابِي عَبْدًا مُطْلَبًا۔ عبد المطلب
کے گرد جمع ہوئے اُن کو دیکھنے لگے۔

اُمِرْتُ اَنْ لَا اَكْفَ شَعْرًا اَوْ لَا ثَوْبًا۔ مجھ کو
یہ حکم ہوا کہ نہ نماز میں، نہ بال اٹھاؤں نہ کپڑا (بلکہ ان کو
چھٹارتے دوں زمین پر گرے دوں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ
کیا ہے۔ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ بالوں کو نماز میں اکٹھا نہ کروں
ان کا جوڑا نہ باندھوں)۔

اَلْمُؤْمِنُ مِنْ اَخَوِ الْمُؤْمِنِ يَكْفُ عَلَيْهِ ضَيْعَتُهُ۔
ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے گزر کا

سامان اکٹھا کرتا رہتا ہے (جیسے اپنی روٹی کی فکر کرتا ہے)
اسی طرح بھائی مسلمان کی روٹی کی بھی فکر کرتا ہے اس کے
سامان کی اپنے سامان کی طرح حفاظت اور درستی کرتا ہے
يَكْفُ مَاءَ وَجْهِہ۔ اپنی آبرو و سنبھالتا ہے (سوال
کرتے اپنی عزت نہیں کھوتا، آبرو و ریزی نہیں ہونے دیتا)
يَكْفُ اللّٰهُ لِبِہَا وَجْہہ۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ
سے اس کی عزت قائم رکھے (کہ لوگوں سے سوال کرنے کی
حاجت نہ پڑے)۔

كُنْفِي رَأْسِي۔ میرے بالوں کو اکٹھا کر دے (جہاد کے ایک)
روایت میں كُنْفِي عَنْ رَأْسِي ہے تو ترجمہ یوں ہو گا کہ میرے
سر کو اپنے حال پر چھوڑ دے، یعنی بالوں میں کنگھی نہ
کر دیے ہی رہنے دے)۔

اِنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ عَيْبَةٌ مَّكَفُوفَةٌ ہ۔
اور تمہارے درمیان ایک گھڑی ہے جو جوڑی گئی ہے
مقفول کر دی گئی ہے (مطلب یہ کہ یہ صلح اور مصالحت
دل کی صفائی کے ساتھ ہوئی ہے، اس میں بے ایمانی
اور دل کی کپٹ نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا مَّكَفُوفَةٌ
کے یہ معنی ہیں کہ اس کی وجہ سے شر اور فساد روکا
گیا ہے، جیسے گھڑی، کپڑوں اور اسباب کو خراب
ہونے سے روکتی ہے یعنی اس صلح سے پیشتر جو دلوں
عداوتیں اور دشمنیاں تھیں وہ سب باندھ دی گئیں،
بند کر دی گئیں اب وہ پھیل نہیں سکتیں)۔

وَدِدْتُ اَنْی سَلِمْتُ مِنْ اِلْخِلَافَةِ كَفَافًا
لَا عَلٰی وَلَا لٰی۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا) مجھ کو یہ آرزو
ہے کاش میں خلافت کے مقدمہ میں اس طرح چھوٹ
جاؤں کہ نہ مجھ کو کچھ نقصان پہنچے نہ اجر اور ثواب ملے
(صرف میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو میں نے آل حضرت
کے ساتھ کی ہیں اور خلافت کے معاملہ میں برابر سر ابر
چھوٹ جاؤں۔ اصل میں کَفَاف کہتے ہیں اُس کو جو بقدر

ضرورت اور حاجت ہو زائد اور فاضل نہ ہو۔ بعضوں نے کہا:
كُفَّافًا عَ حَضْرَتِ عَمْرٍو كَيْفَ مَقْصُودٍ كَيْفَ خِلَافَتِ كَيْفَ بُرَائِي كَيْفَ
سے روکی رہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں خلافت
کے شر سے بچا رہوں وہ میرے شر سے بچی رہے۔

إِلَّا لَيْتَمَ أَجْعَلَ رِزْقِي أَلِ مُحَيِّدٍ قُوَّتَايَا كُفَّافًا يَا اللَّهُ
عمد کی آل کو اتنی ہی روزی دے جو بقدرت ضرورت ہو یعنی
ان کو بہت غنی اور مال دار مت کر یہ کفایت سے نکلا ہے جس کے
معنی میں وہ مال جو بقدر ضرورت ہو زائد نہ ہو۔

فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَبِالْحُرَيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ كُفَّافًا بِهَذَا
نے انصاف کے ساتھ حکم دیا تو وہ بچے رہنے کے لائق ہے لہذا
غالب ہے کہ اس سے مواخذہ نہ ہو۔ پوری حدیث یوں ہے:
قَالَ عَثْمَانُ لَا بِنَ عَمْرٍو أَذْهَبَ ذَا قَضٍ بَيْنَ النَّاسِ فَاسْتَعَا
قَالَ فَمَا تَكْنِيهِ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ كَانَ الْبُوكُ يَقْضِي قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ
قَاضِيًا فَقَضَى بِالْعَدْلِ فَبِالْحُرَيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كُفَّافًا
فَمَا رَجَوْا بَعْدَ ذَلِكَ. یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر
سے کہا جاؤ تم قاضی بن جاؤ۔ انھوں نے معافی چاہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا تم قاضی ہو نا برا سمجھتے ہو حالانکہ تمھاری
والد قاضی تھے (لوگوں کا فیصلہ کیا کرتے تھے) انھوں نے کہا
میں نے آل حضرت سے سنا آپ فرماتے تھے اگر قاضی عدل
والانصاف کے ساتھ فیصلہ تو خالی چھوڑ جائے کے لائق ہو گا
اس سے مواخذہ نہ ہو گا نہ ثواب ملے گا نہ عذاب تو میں قاضی
بن کر کیا امید رکھوں، یعنی اس میں ثواب کی تو امید نہیں
ہے اور عذاب کا ڈر لگا ہوا ہے۔

إِنْدَامَ بَيْنَ تَعْمُولٍ وَلَا تَكْلَامٍ عَلَى كُفَّافٍ. پہلے
ان عزیزوں کی خبر گیری کر، جن کی پرورش تجھ سے متعلق ہے
اگر تیرے پاس خود تیری احتیاج سے زیادہ کچھ نہ ہو تو اسی
حالت میں (اگر تو دوسرے عزیزوں کی خبر گیری کرے تو)
تجھ پر کچھ ملامت نہ ہوگی (کیونکہ اول خویش بعدہ درویش

اس پر بھی اگر اپنی حاجتوں کو روک کر دوسرے بندگان
خدا کی حاجت پوری کرے تو بڑا اعلیٰ درجہ ہے۔ بعضوں
نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر اپنی ضرورت اور حاجت کے
موافق تو روپیہ رکھ چھوڑے تو تجھ پر ملامت نہ ہوگی لیکن
ضرورت سے زیادہ روپیہ جمع کرنا منع ہے۔ لیکن بعض صحابہ
جیسے طلحہ اور زبیر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ انھوں
نے بہت روپیہ جمع کر کے رکھا تھا۔ اگر کوئی دیتا رہے تو
اس میں بھی حیدال قیامت نہیں ہے۔

مَنْ أَشْكَرَ وَرِزْقٍ كُفَّافًا. جو شخص اسلام لائے
اور اس کو بقدر ضرورت روزی ملے (یعنی اتنی کہ سوال
کرنے کی حاجت نہ پڑے)۔

السَّمَاءُ مَوْجٌ مُكْفُوفٌ. آسمان ایک موج ہے (پانی
کی موج کی طرح) جو روک دی گئی ہو بحکم الہی معلق ہے،
قَدْ جَاءَ بَشِيرٌ لَا يَكْتُمُ وَلَا يَمْكُمُ. اتنا شکر

آن پہنچا ہے جس کا شمار نہیں کیا جاتا نہ وہ مٹ سکتا ہے۔
أَنْ لَا أَلْبَسَ الْقَبِيضَ الْمَكْفُوفَ بِالْحَرِيِّ
میں ایسا کرتا نہ پہنوں جس کے دامن اور حاشیوں پر اور
گریبان پر ریشمی کپڑا لگا ہوا نہ ہا یہ میں ہے کہ کُفَّةٌ بَشِيرَةٌ
کان لمبی چیز اور کُفَّةٌ بَشِيرَةٌ کاس گول چیز بعضوں نے
بہ فتح کاف بھی اسی معنی میں رکھا ہے۔ دوسری حدیث
میں ہے کہ آل حضرت نے ایک چغہ پہنا جس کے کناروں
پر ریشمی کپڑا لگا تھا تو شاید جتہ ایسا پہنا درست ہو گا جیسے
گریبان اور کفوں پر ریشم ہو، لیکن کرتہ ناجائز ہو گا۔
بعضوں نے کہا کرتہ کی حدیث منسوخ ہے۔ بعضوں نے
کہا مراد وہ کرتہ ہے جس کے حاشیہ پر چار انگل سے
زیادہ ریشم ہو۔

وَأَتَمَعَ بَرَقَهُ فِي كُفِّهِ. اُس کے کناروں
پر چمکی چمک رہی ہو۔

إِذَا غَشِيَكُمْ اللَّيْلُ فَاجْعَلُوا الرِّمَاحَ كُفَّةً.

جب رات کی تاریکی ہو تو لشکر کے اطراف میں برچھوں سے بچاؤ کرو (ہر طرف برچھے والے لوگ حفاظت کریں)۔

اُكْفَةُ خِثَاقَةٍ (ایک شخص نے امام حسن بصریؒ سے شکایت کی کہ میرے پاؤں پھٹ گئے ہیں۔ انھوں نے کہا، اس پر ایک جھڑا باندھ دے۔

اَلْكُفَّةُ وَ الشَّبَكَةُ اَمْرُهُمَا وَاحِدٌ۔ کفہ اور شبکہ دونوں کا حکم ایک ہی ہے (دونوں شکاری کے جال اور پھندے کو کہتے ہیں)۔

فَتَلَقَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفَّةً كُفَّةً۔ اُن حضرت اُن سے مُنہ در مُنہ ملے (ہر ایک نے دوسرے کی طرف رخ کیا اور طرف نظر نہ پھرائی)۔

اِسْتَشْنَقَ مِنْ كُفَّةٍ وَاحِدَةٍ۔ اُن حضرت نے ایک ہی چلو سے کُلی کی اور ناک میں پانی ڈالا (علیہ السلام) چپو نہیں لئے۔ بعض حنفیوں نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ

ایک ہی ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالا اور کُلی کی دونوں ہاتھ نہیں لگائے جیسے مُنہ دھونے میں لگاتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ناک میں دو ہاتھ سے کوئی پانی نہیں ڈالتا۔

كَانَتْ اَكْفٌ۔ تین تین چٹولے (یعنی دونوں لب بھر بھر کر تین تین بار سر پر پانی ڈالا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غسل میں بھی تین تین بار ہر ایک عضو دھونا

مستحب ہے۔ بعضوں نے اس میں خلاف کیا ہے)۔ فَيُتَمِصُّ يَكْفٌ اَوْ لَا يَكْفُ۔ کفن میں قمیص کے حاشیے سے جابتیں یا نہ سے جابتیں (بعضوں نے یَكْفٌ

روایت کیا ہے یعنی وہ عذاب کو روکے یا نہ روکے)۔ كُفُّوا صِبْيَانَكُمْ۔ اپنے بچوں کو نکلنے سے روکے رہو (یعنی جب شام کی تاریکی شروع ہو)۔

اَلَا تَنْتَبِهُنَّ فَكُفُّنَّ۔ اگر تو تم نہ سکے تو باز رہ۔ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَا يَحَالَ مِنَ الْجَنَّةِ بِسُلَّةٍ كُفٍّ مِّنْ دَمٍ۔ جو شخص یہ کر سکے کہ ایک مٹھی بھر خون

کے بدلے بہشت سے نہ روکا جائے تو وہ ایسا ہی کرے کسی مسلمان کا ناحق خون کر کے اپنے تئیں بہشت سے محروم نہ کرے)۔

وَفَرَجَيْنِ مَكْفُوفَيْنِ۔ دونوں کناروں پر جہاں سے چنہ کھلا ہوتا ہے، ریشمی کام تھا۔ مَكْفُوفَيْنِ بِالْاِيْبَاجِ۔ ریشمی کپڑا دونوں

کناروں پر لگا تھا۔ وَهُوَ كَافٌ۔ وہ روکنے والا تھا۔ اِجْعَلْ ذَهَبَكَ فِي كِفَّةٍ۔ اپنا سونا ترازو کے

ایک پلٹے میں رکھو۔ اِسْتَكْفَيْتُ الْحَيَّةَ۔ سانپ نے اس کو پیٹ لیا۔ وَلَا يَكْفُ شَعْرًا۔ نماز میں بالوں کو نہ اٹھائے۔

بَلَكُ اُن کو بھی گرنے دے، زمین پر سجدہ کرنے دے)۔ كَافَّةُ النَّاسِ۔ تمام لوگ۔ طُوبَى لِمَنْ كَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا۔ مبارک ہے وہ

جس کی روزی بقدر ضرورت ہو (زائد مال و دولت سب سے نہ رکھتا ہو)۔ لَا تَسْأَلُوا قَوِيَّ الْكُفَّانِ۔ ضرورت سے زیادہ مال

و اسباب نہ مانگو یا حاجت سے زیادہ سوال نہ کرو (یعنی جب بقدر کفاف مل جائے تو اس پر قناعت کرو اور زیادہ نہ مانگو)

مَنْ هَمَّ بِخَيْرٍ اَوْ صِلَةٍ فَلْيَبَادِرْ فَاِنَّ عَنْ يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ شَيْطَانَيْنِ فَلْيَبَادِرْ لَا يَكْفَانِهِ۔ جو

شخص کسی نیک کام یا ناٹھ پروری حُسن سلوک کا قصد کرے تو اس میں جلدی کرے "در کار خیر ہرچ حاجت استخارہ" کیونکہ اس کے داہنے اور بائیں بازو دو شیطان ہیں وہ

نیک کام کرنے سے روک نہ دیں، اس لئے جلدی کرنا چاہیے خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر زراں بیشتر کہ بانگ بر آید فلان نہ اند

الْعَنَانُ الْمَكْفُوفُ - آسمان رکھا ہوا۔
کَفْلٌ یَا کَفَالَةً - خبر گیری کرنا، پرورش کرنا، خرچ کرنا کسی پر مال لینا، ضمانت کرنا۔

تَكْفِیلٌ - پرورش کرنا، ضمانت دینا، کسی پر خرچ کرنا ضمانت لینا۔

مُكَافَلَةٌ - ضمانت دینا۔

اِكْفَالٌ - سپرد کر دینا، مالک بنا دینا۔

تَكْفُلٌ - ضامن ہونا۔

كَافِلٌ - ایک دوسرے کے ضامن ہونا۔

اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ - قیامت کے دن میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا (خواہ وہ یتیم اپنا رشتہ دار ہو یا غیر ہو) ان دونوں انگلیوں کی طرح ملے جلے ہوں گے (آپ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا یعنی مجھ میں اور اس میں کوئی حائل نہ ہوگا۔ جیسے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں اور کوئی انگلی حائل نہیں ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ کویتیم کی کفالت یہ ہے کہ اس کا خرچہ اٹھائے، اس کو کپڑا پہنائے اس کی تعلیم و تربیت کرے، خواہ اپنے مال میں سے خواہ یتیم کے مال میں سے ولایت شرعیہ کے ساتھ، تو ان سب کے لئے یہ فعلیت ہے۔)

الْزَّابِ كَافِلٌ - یتیم کی مال کا خاوند بھی یتیم کا پرورش کرنے والا ہے (کیونکہ وہ اس کی مال کے ساتھ اس کی بھی خبر گیری کرتا ہے)۔

وَأَنْتَ خَيْرُ الْمَكْفُولِينَ - آپ ان سب بچوں میں بہتر ہیں جو پرورش کے لئے دیے جاتے ہیں (یعنی جو بچہ پیدا ہونے کے بعد پرورش کے لئے بنی سعد بن بکر کی قوم کو دیئے گئے تھے)

لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ - اس کو ثواب کے دو حصہ ملیں گے۔
كِفْلٌ - حصہ۔

وَعَيَّاشُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَ سَكَمَةُ بْنُ هِشَامٍ مُتَكَفِّلَانِ عَلَى بَعِيْرِ - عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام دونوں ایک ادنیٰ پر سوار تھے۔ اس طرح کہ اس کے کوہان پر ایک کھل گول لپیٹ دیا تھا، اس پر بیٹھے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں تَكْفَلْتُ الْبَعِيرَ یَا كَفْلًا جب اونٹ کے کوہان کے گرد کھل باندھ کر اس پر سوار ہو)۔
وَعَمَدًا إِلَى الْعِظَمِ كِفْلٌ - ہم بڑے گردے کی طرف چلے (جو اونٹ کے کوہان پر گردا گرد باندھا جاتا ہے) ذَلِكْ كِفْلُ الشَّيْطَانِ - یہ تو شیطان کی بیٹھک ہے۔

لَهُ كِرَاهَةُ الشَّرْبِ مِنْ شُرْمَةِ الْقَدْحِ وَقَالَ إِنِّهَا كِفْلُ الشَّيْطَانِ - پیالہ میں جو سوراخ ہوتا ہے (یا گلاس میں) اس میں سے پانی پینا مکروہ رکھا کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کا مقام ہے (اکثر وہاں میل کچیل پانی یا شربت یا دودھ کا کچرا وہاں جم جاتا ہے کبھی کوئی کپڑا اس کے اندر چھپا ہوتا)۔

إِنِّي كَاتِبٌ فَيَهَاكَ الْكِفْلُ اخْذُ مَا أَعْرِفُ وَآتُوا لِي مَا أَنْكَرُ - (عبد اللہ بن مسعود کے ایک فتنہ کا جو مسلمانوں میں ہو گا ذکر کیا اور کہنے لگے) میں تو اس فتنہ میں کفیل کی طرح ہوں گا۔ جس بات کو اچھی شرح کے موافق دیکھوں گا اس پر عمل کروں گا اور جو بات شرح کے خلاف دیکھوں گا اس کو چھوڑ دوں گا (کِفْلٌ) کہتے ہیں اس شخص کو جو جنگ میں سب کے پیچھے رہے اس کی نیت بھانسنے کی ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا "کِفْلٌ" وہ شخص جو سوار نہ ہو سکے۔ نہ کہیں جاسکے بلکہ اپنے گھر میں پڑا رہے ابن مسعود کا مطلب یہ ہے کہ اس فتنہ میں دونوں فریق سے الگ رہ کر اپنے گھر میں پڑا رہوں گا)۔

عَلَى ابْنِ أَدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا دُنِيَا میں جب کوئی نافع خون ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ

آدم کے اگلے بیٹے (قابیل) پر ڈالا جاتا ہے اسی نے سب سے پہلے دنیا میں خون ریزی کی بنا ڈالی، اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔

بَابُ مَنْ تَكْفَلَ عَنْ مَيِّتٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ
جو شخص کسی مردے کے قرضے یا وعدے کی ضمانت کر لے تو اس کو رجوع جائز نہ ہوگا بلکہ ضمانت کے موافق اس قرضہ کا ادا کرنا اور وعدے کا پورا کرنا لازم ہوگا۔

اِسْتَيْبَهُمْ وَكَفَّلَهُمْ اُن سے توبہ کرو اور اس بات کی مضبوطی کہ پھر اسلام سے نہ پھریں گے۔

كَفَّلَهَا رَجُلٌ پھر ایک شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ کر لی (یعنی اس عورت کی جس نے زنا کر لیا تھا، اور آنحضرت سے درخواست کی تھی کہ مجھ کو سنگسار کر دیجئے) ذَا الْكِفْلِ مشہور پیغمبر ہیں۔ بعضوں نے کہا یہی انبیاء

میں بعضوں نے کہا السبع۔ بعضوں نے کہا وہ حضرت داؤد کے بعد پیغمبر ہوئے تھے لوگوں کے قبیضے چکاتے تھے۔ بعضوں نے کہا وہ پیغمبر نہ تھے بلکہ ایک نیک شخص تھے جو ایک پیغمبر کے ضامن ہوئے تھے۔ بعضوں نے کہا وہ حضرت عیسیٰ سے

پہنے تھے انھوں نے ستر پیغمبروں کی ضمانت کر کے اُن کو تکلیف سے بچھڑایا تھا اس لئے ان کا لقب ذَا الْكِفْلِ ہوا) مَا لَكَ وَالْكَفَالَاتِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْكِفَالَۃَ

ہی اَتَنِیْ اَحَدُکَ الْکِفَالُوْنَ الْاَوَّلٰی (امام جعفر

صادقؑ نے ابو العباس فضل بن عبد الملک سے فرمایا) تو ضمانتوں سے بجا رہ، اگلے لوگ ضمانتوں ہی کی وجہ سے تبا ہوئے۔

الْكَفَالَةُ خَسَارَةٌ غَرَامَةٌ نَدَامَةٌ ضمانت بے فائدہ نقصان اٹھانا اور ڈنڈ بھرنے اور شرمندہ ہونا کَفَّلَ جائز کاٹھا۔

طَمَسُوا الْكِفَالَۃَ گھوڑوں کے پٹھوں پر ہاتھ پھیرو۔

كَفَّنَ جُحَیَّانَا، کاتنا، میت کو کفن پہنا۔

تَكْفِیْنِ کفن دینا۔

تَكْفَنَ چھپ جانا۔

اِكْتَنَانٌ جماع کرنا۔

كَفَّنَ پھیکا جس میں ترک نہ ہو۔

اِذَا الْكَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاكَ فَلْيُحْسِنْ كَفْنَهُ

جب کوئی تم میں اپنے بھائی مسلمان کو کفن دے تو اچھا

کفن دے (یعنی سفید صاف سنت کے موافق۔ ایک ردا

میں کفنہ ہے بہ فتحہ قاف اور یہی زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ

كَفَّنَ بہ فتحہ قاف وہ کپڑے جن میں کفن دیا جائے۔ اور سگون

قاف کفن دینا اور کفن کے کپڑے دونوں کو کہتے ہیں)۔

فَاَهْدِیْ لَنَا شَاۡةً وَكَفْنًا۔ ایک بکری تجھے بھیجی

اور اس کا ڈھکن۔

لِتَكُوْنَ كَفَنًا دس لے یہ تہہ پہننے کو نہیں لیا

بلکہ اس لئے کہ میرا کفن ہو (معلوم ہوا کہ بزرگوں کا

کپڑا تبرک کے طور پر کفن کے لئے رکھ سکتے ہیں اور کفن کا

پہلے سے تیار کر لینا جائز ہے اسی طرح قبر کا بھی)۔

اِنَّ الْكَفْنَ خَيْرٌ کفن تیرا اچھا تھا یا نہیں یہ سوال

تجھ سے دھوکا کیونکہ مرجانے کے بعد میت پر تکلیف نہیں

رہتی)۔

كَفَّنَ فِی ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ یعنی سحراۃ میں

کوہین کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا (ازار نفاذ

جس اور)۔

اِكْفَنَ اَرۡ تارکی میں روشنی نمودار ہونا، سخت تاریک

ہونا۔

مُكْفَنٌ کلا ابر گہرا کاٹھا۔ کم گوشت بے حیا

چہرہ یا تیرہ غلیظ ترش رو۔

اِذَا لَقِیْتَ الْكَافِرَ فَالْقُدِّ بِوَجْهِهِ مُكْفَنٌ

جب تو کافر سے ملے تو ترش رو رہ کر مل (نہ کہ منہ

خوشی سے جیسے مسلمان سے ملتا ہے۔

اَلْقُوْا لِمُخَالِفِيْنَ بَوَاجِهٍ مُّكْتَفِيْنَ غَالِقُوْا (کافروں) سے تُوڑش رُو رہ کر مل۔

کَلَامُہ: کافی ہونا، بے پردہ ہونا، سبکدوش کرنا، روکنا۔

مُکَاتَاۃٌ اور کُفَاۃٌ۔ بدلہ دینا۔

اِکْتِفَاۃٌ۔ قناعت کرنا، کافی سمجھنا۔

اِسْتِکْفَاۃٌ۔ کافی ہونے کی درخواست کرنا۔

کُنْفیٰ، یعنی کافی۔

مَنْ تَرَكَ الْاٰیَتِيْنَ مِنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ فِيْ كُلِّ

لَيْلَةٍ كَفَّارًا۔ جو شخص سورہ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں ہر رات

کو پڑھے وہ اس کو کافی ہوں گی (یعنی تہجد کا ثواب اس کو

مل جائے گا یا ہر بُرائی اور آفت سے اس کا بچاؤ ہوں گی۔

بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، یہ آیتیں تہجد کی نماز میں پڑھنے

کے لئے کافی ہوں گی یعنی کم سے کم ان کی قرأت تہجد کی نماز

میں کافی ہوگی۔ بعضوں نے کہا، سورہ کہف یا آیۃ الکرسی

کے بدلے کافی ہوں گی یا ہر ایک درد و غلظت کے بدلے)

اَلْاِخْلَاصُ وَالْمُعَوِّذَتَانِ يَكْفِيَانِ۔ سورہ اخلاص

اور فلق اور ناس کا پڑھ لینا تہجد کو کافی ہے (ہر آفت

سے محفوظ رہنے کے لئے)۔

سَيَقِيْلُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَيَكْفِيْكُمْ اللّٰهُ۔ قریب ہر وہ

زمانہ جب اللہ تم کو فتح دے گا اور اللہ تم کو کافی ہوگا۔

کُفَاۃٌ۔ جمع ہے کافی کی، یعنی خدمت کا رونا کر۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ كُفَاۃٌ۔ ان کے پاس خدمت کا ر

کام کاج کرنے والے نہ تھے۔

فَاِذْ نَزَلَ اِلٰی اٰهْلِ يَغْيَرُ کُنْفیٰ۔ مجھ کو اپنے لوگوں

میں جانے کی اجازت دی حالانکہ میرا غصہ کوئی نہیں ہوا۔

وَمُکْنِفِیْ مَنْ لَّمْ يَشْرِدْ۔ جو شخص جنگ میں حاضر نہیں

ہوا اُس کے بدلے میں کافی ہوں گا میں اس کی طرف

سے لڑوں گا)۔

غَيْرُ مُكْنِفِيٍّ وَلَا مُؤَدِّعٍ۔ نہ کفایت کیا گیا نہ نصبت

کیا گیا یعنی یہ تعزیت ایسی نہیں یا یہ شکر ایسا نہیں کہ

اُس پر خاتمہ ہو جائے بلکہ برابر شکر ہوتا رہے گا، نئی نئی

نعمتیں ملتی رہیں گی۔ اس حدیث کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

اِذْ كُنْجَ لِيْ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اُكْفِفَا

اٰخِرًا۔ آدم مزاد تو دن کے شروع میں چار رکعتیں

پڑھ لے میں دن کے آخر تک تہجد کو کافی ہوں گا تیسری

حاجتیں پوری کروں گا یا ہر ایک آفت سے تہجد کو محفوظ

رکھوں گا)۔

مَنْ يَكْفِيْنَهُمْ۔ اُن کا کام کون کر سکتا ہے، اُن

سے مجھ کو بے پردہ کر سکتا ہے۔

لَوْ اَخَذَ النَّاسُ يَمَانًا لَّكَفَّتْهُمْ۔ اگر لوگ اس

آیت پر عمل کریں (وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لِّهٖ خُرْجًا

اٰخِرًا) تو ان کو کافی ہوگی (کیونکہ تقویٰ اور پیرہنہ گناہی

اور خوفِ خدا سب نیکیوں کی جڑ ہے)۔

لَوْ كُنَّا مِثْلًا لَّكُنَّا نَا۔ اگر ہم تلو آدمی بھی ہوتے

تو وہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا (یعنی اس کنویں کا پانی جس میں

آل حضرت نے اپنا لب ڈال دیا تھا)۔

يَكْفِيْكَ الْوَجْهَ وَالْكَفَّانِ۔ تہجد کو تیمم میں صرف

مُندہ اور دونوں پہنچوں کا مسح کافی ہے (زمین پر لوٹنا

ضروری نہیں)۔

كُفَاۃٌ اللّٰهُ هَمَّہ۔ اللہ اُس کی سب فکر دور

کر دے گا۔

اِذَا يَكْفِيْ هَمَّكَ۔ جب تو میرا سب تردد دور

ہو جائے گا ر سب کام بن جائیں گے، فکر اور تشویش

کا نور ہو جائے گی)۔

اَكُوْنُ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ۔ اپنے عرش کے تلے سے

ایسا پانی برسا کہ ہم کو کافی ہو جائے۔

فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَمَّا تَكَا فَيُوْا۔ اگر تم اُس کا بدلہ

نہ کر سکو۔
 قُلْ مَوْلَا اللَّهِ أَحَدٌ وَالْمَعُودَتَيْنِ ثَلَاثَتَيْنِ نَفِصٌ وَحِينَ
 تَمْسِي ثَلَاثًا تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ اگر تو صبح اور شام
 قُلْ مَوْلَا اللَّهِ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور
 قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پڑھ لیا کرے تو ہر
 آفت سے تیرا بچاؤ رہے گا (یا ہر مطلب تیرا پورا ہو گا یا
 دوسرے وظیفہ اور دعا کی تجھ کو حاجت نہ رہے گی)۔ دیا
 كَفَانًا وَآوَانًا۔ ہم کو کافی ہوا اور ہم کو ٹھکانا
 كَانَ إِذَا مَشَى تَكْفِيًا تَكْفِيًا۔ آنحضرت جب
 چلتے تو آگے کو ٹھک کر (سامنے زور دے کر) چلتے۔
 فَالْكَفَاةُ بَيِّنَةٌ عَلَى يَدَيْهِ الْيَمْنَى۔ ایک ہاتھ سے
 اُس ہاتھ کو اپنے داہنے ہاتھ پر اٹھا کر اس کو دھویا۔
 اسْتَكْفَأَتْ بِهِ فَلَا نَا اِبْلَهُ فَالْكَفَاةُ بَيِّنَةٌ
 لے اُس سے یہ چاہا کہ اپنے اونٹوں سے مجھ کو کافی ہو تو اُس
 نے میری درخواست قبول کی اپنے اونٹوں کا دودھ مجھ کو
 دے کر بے پروا کیا۔

باب الکاف مع اللام

اَكْلَاءٌ يَا كِلَاءٌ۔ حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا
 مارنا۔
 كَلْوَةٌ۔ دیر لگانا۔
 تَكْلِيْفٌ۔ بیعنا لینا، قرض لینا، کنارے سے قریب
 کرنا، قید کرنا، آگے بڑھنا، سوچ کر دیکھنا۔
 كَلْبَةٌ۔ ایسی جگہ میں آنا جہاں ہوا کی آڑ ہو۔
 اَكْلَاءٌ۔ گھاس بہت ہونا، بیع سلف کرنا۔
 تَكْلُوٌّ لے لینا۔
 اِكْتِلَاءٌ۔ آکھ نہ لگنا، جاگتے رہنا۔
 اسْتِكْلَاءٌ۔ گھاس بہت ہونا۔
 قَلْبِي عَنِ الصَّاحِبِ بِالْكَافِ۔ دونوں طرف

اُدھار کا معاملہ کرنے سے منع فرمایا (اُس کی صورت یہ ہے
 کہ ایک شخص کوئی چیز اُدھار خریدے ایک معین میعاد
 پر، جب میعاد پوری ہو تو قیمت نہ دے سکے اور قیمت
 کو کچھ زیادہ کے بدلے اور میعاد بڑھا کر اصل بائع سے
 خریدے، گویا دین کی بیع دین کے بدلے ہوئی، دونوں
 جانب میں سے کسی فریق نے نقد کوئی چیز نہیں لی یہ کَلَا
 الدَّيْنِ سے ماخوذ یعنی دین کی ادائیگی میں تاخیر ہو گئی)۔
 بَلَغَ اللَّهُ بِكَ اَكْلَاءَ اَلْعَمْسِ۔ اللہ تجھ کو لمبی عمر
 تک پہنچائے۔
 اَكْلَاءٌ لَنَا وَقْتَنَا۔ آنحضرت نے بلال سے سفر
 میں فرمایا ہمارے وقت کا خیال رکھو (ایسا نہ ہو ہم
 سو جائیں اور نماز کا وقت فوت ہو جائے)۔ ایک روایت
 میں اَكْلَاءٌ لَنَا الْفَجْرَ صبح کو تاکتے رہو (یعنی صبح صادق
 ہوتے ہی ہم کو جگادینا)۔
 لَا يَمْنَعُ قُضْلُ الْمَاءِ لِيَمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ۔
 ضرورت سے زیادہ بچا ہوا پانی اس لئے نہ روکا جائے
 کہ ضرورت سے زائد جو گھاس ہے وہ بھی رکی رہے اس
 کی صورت یہ ہے کہ جنگل میں پانی کا ایک کنواں ہو جس
 کے اطراف میں گھاس ہو، لیکن کنویں والا اس میں سے
 کسی کو وہ پانی جو اُس کی ضرورت سے زائد نہ لینے دے
 اس غرض سے کہ جب جانوروں کو پانی نہ ملے گا تو کوئی
 اپنے جانوروں کو چسہ لانے کے لئے وہاں نہ لاسکے گا اور
 اس طرح سے جو گھاس فاضل ہے وہ بھی محفوظ رہے گی
 قَبِلْتُ الْمَاءَ وَآمَنْتُ الْكَلَاءَ۔ پانی کو چوس
 لیا اور گھاس اُگالی۔
 مَنْ مَشَى عَلَى الْكَلَاءِ قَدْ فَكَاهُ فِي الْمَاءِ
 جو شخص دریا کے کنارے چلے گا ہم اس کو پانی میں گرا دیں
 گے (اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی کنا یہ اور اشارہ
 میں کسی پر زنا کی تہمت لگائے گا گو صراحت نہ کرے ہم پر

اس کو تہمت کی سزا دیں اور کلاؤ مدد نہ لگائیں گے۔

يَا لَكَ وَيَسَابَحُهَا وَكَلَّهَا - تو بصرہ کی شور زمینوں اور بازار سے بجا رہ۔

سُوقُ الْكَلْبِ - بصرہ کے بازار کو کہتے ہیں جو سمندر کے کنارے جہاں پر کشتیاں باندھی جاتی ہیں واقع ہے۔
كَلْبٌ اور كَلْبٌ - گردہ (کلاؤ) اس کی جمع ہے اور کلبین دونوں گردے۔

وَجَعَلَ الْكَلْبَ - در گردہ۔
تَحْدُودًا مُمَكِّنًا اَوْ مُمَكِّلًا - اس کو دور کی گھاس موٹے والا پاؤں کے (جو چرائی نہ گئی ہو)۔

يَكْلَبُ الْفَجْدَ - صبح کی نگہبانی پر
كَلْبٌ - ہمیر سے مارنا، تو شدان میں تسمہ لگانا، کتے کی طرح بھونکنا۔

مَكْلَبٌ - پیاسا ہونا، حرص کرنا، طمع کرنا، دیوانہ ہونا، دیوانہ کتے کی بیماری لگ جانا، بہت کھانا اور سیر نہ ہونا۔
مَكْلَبٌ - دیوانہ کتے کی بیماری لگ کر عقل جاتی رہنا۔
مَكْلَبٌ - کتے کو شکار رکھنا۔

مَكْلَبٌ - کتوں کی طرح جنگ کرنا، دشمنی ظاہر کرنا۔
مَكْلَبٌ - درختوں کے کانٹے چرنا۔

مَكْلَبٌ - غلامیہ دشمنی کرنا، حرص کرنا، گر بڑنا۔

مَكْلَبٌ - ہر کاٹنے والا درندہ اور اکثر کتے کو کہتے ہیں (اُس کی جمع اُكْلَبٌ اور مَكْلَبٌ ہے)۔

دَاءُ الْكَلْبِ - دیوانہ کتے کے کاٹنے سے جو بیماری ہوتی ہے اس میں آدمی دیوانہ ہو کر جس کو کاٹتا ہے وہ بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور دوسری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

سَيَخْرُجُ فِي أَمْتِي أَقْوَامٌ تَتَجَارَى بِهِمُ الْاَهْوَاءُ ضَمًّا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ - قریب ہے کہ میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے نفس کی خواہشیں ایک دوسرے پر ایسا اثر کریں گی جیسے دیوانے کتے کا کاٹنا اس

کے مالک پر اثر کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشوں میں پڑ کر آپ بھی ہلاک ہوں گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کر دیں)
فَلَمَّا رَأَيْتَ التَّرْمَانَ عَلَى ابْنِ عَدِيٍّ قَدْ كَلَبَتْ وَالْعَدُوُّ قَدْ حَبَبَ - جب تو نے دیکھا کہ تیرے حجازی بھائی پر زمانہ سخت ہو گیا ہے اور دشمن نے اس کو ٹوٹ لیا ہے۔

إِنَّ الدُّنْيَا لَمَّا فُتِحَتْ عَلَى أَهْلِهَا كَلَبُوا فِيهَا أَسْوَأَ الْكَلْبِ وَأَنْتَ تَجْشَأُ مِنَ الشَّيْبِ بَشَاءَ وَجَارِكَ قَدْ دَخَلَ فَوْكًا مِنَ الْجَمْعِ كَلْبًا - جب دنیا کی کشائش ہوئی دنیا داروں پر تو انھوں نے اس میں بہت بُری حرص کی، تیرا حال تو یہ ہے کہ پیٹ بھر کر بدھنسی سے ڈکاریں لیتا ہے اور تیرے پُر دی کا منہ بھوک سے خون آلود ہو رہا ہے وہ حرص کر رہا ہے کوئی چیز مل جائے (جس سے اس کی بھوک رفع ہو) مطلب یہ ہے کہ سب کے سب حرص اور لالچ میں مبتلا ہیں۔

إِنَّ لِي كَلْبًا بِأَمْكَلَبَةٍ - میرے پاس شکار کے لئے گردے ہوئے کتے ہیں (یعنی تعلیم یافتہ کتے)
مَكْلَبٌ (بکسرہ لام) کتوں کو تعلیم دینے والا، اُن سے شکار کرانے والا۔

مَكْلَبٌ (بفتح لام) تعلیم یافتہ کتا، مدعا ہوا کتا، پالتو کتا۔

يَبْدُو فِي رَأْسِ نَذِيهِ شَعِيرَاتٌ كَأَنَّهُا كَلْبَةٌ كَلْبٌ (ذوالندہ خارجی کا تلیہ اس حضرت نے یہ بیان فرمایا) کہ اس کی چھاتی پر کچھ چھوٹے چھوٹے بال ایسے ہوں گے جیسے کتے کی ناک کے دونوں طرف ہوتے ہیں (نہایت میں ہے کہ کَلْبَةُ اُن بالوں کو بھی کہتے ہیں جن سے موچی جو تالیاں نکتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے گویا وہ کتے کے پنجے ہیں)۔

وَإِذَا خَرَقَاتُ كَلْبٌ بِكَلْبٍ مِنْ حَدِيدٍ - کیا دیکھتا ہوں ایک دوسرا شخص لوہے کا آئینہ (جس کا منہ کھ ہوتا ہے) لے کر ہے (کادب کی جمع کَدَابٌ ہے جیسے دوسری

حدیث میں ہے :
فِي جَهَنَّمَ كَلَابٌ لَيْبٌ . یعنی دوزخ میں آنکھوں پر ہونگے
اِنَّ قَسَادًا بَدَا نَبِيْهًا فَاصْبَابُ كَلَابٍ سَنِيفٍ
ذُو سَنَلَةٍ . ایک گھوڑے نے اپنی دم سے مکھیاں ہٹائیں اتفاق
سے اُس کی دم تلوار کے پھلے پر پڑی اور تلوار ننگی ہو گئی دنیا
سے نکل پڑی)

اِنَّ اَلْفَهَّ اَصِيبَ يَوْمِ الْكَلَابِ فَاتَّخَذَ اَلْفَا
مِنْ فِضَّةٍ . عرَجہ کی ناک کلاب کی جنگ میں جاتی رہی تھی انھوں
نے چاندی کی ایک ناک بنوائی تھی (کلاب ایک چشمہ کا نام ہے
بصرے اور کوذ کے درمیان وہاں عربوں میں سخت لڑائی ہوئی
تھی)

اَلْاَكْلَبُ صَيِّدًا اَوْ كَلْبٌ غَنَمٍ اَوْ مَا شِئِيَ رَجُو
شخص بلا ضرورت کتا پالے اس کا ثواب ایک قیراط روز کم
ہوتا رہے گا (مگر یہ کہ شکاری کتا ہو یا بکریوں یا مویشی کی
حفاظت کے لئے ہو (تو اس کے پالنے میں ثواب کم نہ ہوگا) ۔
لَا تَذْهَبُ اِلَّا بِمَلَكَةٍ مُّبِيْنَةٍ فَيُؤْتِيهِمْ كَلْبٌ وَلَا تَصَادُ
رحمت کے) فرشتے (جو مسلمانوں کی محبت سے آتے جاتے
رہتے ہیں) اُس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مویشی ہو
بَعَثَ اللّٰهُ لِكَلْبَةِ النَّصِيفِ مِنْ شُعْبَانَ مِنْ خَلْقِهِ
اَكْبَرُ مِنْ عَدَدِ شُعْبَا مَعْنَى كَلْبٌ . اللہ تعالیٰ
شعبان کی پندرہویں رات کو اپنی مخلوق میں سے اتنے لوگوں
کو بختا ہے جن کا شمار کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے
زیادہ ہوتا ہے (کلب ایک شاخ ہے قنواء قبیلہ کی) ۔

كَلْبُ الْمَاءِ . ایک جانور ہے اس کے ہاتھ پاؤں سے
زیادہ لمبے ہوتے ہیں وہ اپنے بدن پر کچھ لٹیر دیتا ہے مگر مجھ اس
کو کچھ سمجھ کر نکل جاتا ہے وہ اس کے پیٹ میں جا کر اس کی
آنتیں کاٹ کر ان کو کھا کر باہر نکل آتا ہے ۔

بِكُمْ يَبَاغِدُ اللّٰهُ الزَّمَانَ الْكَلْبُ . اللہ تعالیٰ
تمہاری وجہ سے سخت زمانہ دوڑ کرے گا ۔

اُخُوذُ بِأَفْ مِنْ عَدُوِّ اسْتَكْبَ عَلَيَّ . یا اللہ تیری پناہ
اُس دشمن سے جو کوڈ کر (کتے کی طرح) مجھ پر آئے ۔

كَلْبٌ . ایک راوی کا نام ہے ۔
اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كَلَابِ . یا اللہ اس پر
(ابی بن خلف پر) اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے
(ایسا ہی ہوا شیر اس کو اٹھا کر لے گیا)

مَنْ اَفْتَنَى كَلْبًا . جو شخص کتا پالے ۔
كَلَابٌ . ٹیرے منہ کی لکڑی یا لوہے کی سلاخ ۔

اَمَرَ بِقَتْلِ الْكَلَابِ . آنحضرت نے کتوں کو مار ڈالنے
کا حکم دیا (پھر فرمایا کہ وہ بھی اللہ کی امت ہیں اور آئندہ مارنے
سے منع فرمادیا) ۔

اَلْكَلْبُ اِلَّا سَوْدُ شَيْطَانٍ . کالا کتا شیطان
(شریر) ہوتا ہے ۔

يَقْطَعُ الصَّبَاةُ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْءُ اَلْمَنَارُ
کے سامنے سے کتا یا گدھا یا عورت نکل جائے تو نماز ٹوٹ
جاتی ہے (بشرطیکہ سامنے ستر نہ ہو اگر سترہ کے پرے نکلے
تو کچھ قباحت نہیں ۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے
دوسری حدیث سے)

كَلْمَةٌ . کال پھولے ہوئے ہونا یا گول منہ ہونا ۔
لَمْ يَكُنْ بِالْمُكَلِّمِ . آں حضرت کا حیرہ بالکل گول
نہ تھا نہ کال پھولے ہوئے ۔ البتہ کسی قدر گلابی تھی ۔

اُمُّ كَلْبٍ . آں حضرت کی صاحبزادی جو حضرت
عثمان کے نکاح میں تھیں ۔

كَلْوَحٌ . ترش روئی سے دانت کھل جانا ۔
تَكْلِيحٌ . دانت کھول دینا ، غصہ اور رنج اور ترش
روئی اور تکلیف سے ۔

اَلْكَلَاَحُ . بمعنی كَلْوَحٌ وَتَكْلِيحٌ لازمی اور متعدی دونوں
آیا ہے ۔

تَكْلِيحٌ . تبسم ۔

دھڑکالچ: سخت مصیبت کا زمانہ۔

اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتْنًا وَبَلَاءٌ مُّكَلِّجًا۔ تمہارے پیچھے ایسے فتنے اور بلائیں ہیں جو لوگوں کو ترش رو اور چڑچڑا بنا دیں گی۔

کالچ: جس کا ہونٹ سسکڑ کر اوپر چڑھ گیا ہو اور دانت کھل گئے ہوں (جھپانک صورت ہو گئی ہو)۔

مکَلِّزٌ: اکٹھا کرنا جمع کرنا (جیسے تگلایز ہے)۔

اکَلِّزًا: منقبض ہونا، سمٹ جانا۔

فَحَمَلْنَا الْهَمَّ كِلَا ذَا أَجَلٍ۔ اُس نے فکر اور رنج

ایک سخت ٹھوس اعضا والے پر لا دیا (ایک روایت میں کِلَا ذَا ہے۔ نہایت میں ہے کہ کِلَا بمعنی مجتمع الخلق شدید) اکَلِّزًا: منقبض ہو گیا سمٹ گیا۔

کَلَّجٌ: سوکھ جانا۔

مکَلَّجٌ: میلا ہونا، بھٹ جانا۔

دَوَّلًا: ایک قبیلہ ہے بن کا۔

اکَلَّجٌ: چڑھ جانا، لپٹ جانا۔

مکَلَّجٌ: باہم قسم کھانا، جمع ہونا۔

مکَلَّفٌ: محبت میں دیوانہ ہونا، بہت الفت رکھنا جیسے کَلَّافٌ ہے (اور جہانیئیں جو منہ پر آجاتی ہیں یعنی سرخی یا تیرگی)۔

مکَلَّفٌ: اَلَا مَرَّ سَخْتِی سے اُس کام کو اپنے اوپر لیا۔

تکَلِّفٌ: کسی کو سختی اور مشقت میں ڈالنا۔

اکَلَّجٌ: محبت میں دیوانہ بنانا۔

تکَلَّفٌ: محنت اور مشقت اٹھا کر کوئی کام کرنا۔

مکَلَّفٌ: عاشق، محبت میں دیوانہ۔

تکَلَّفٌ: مشقت، محنت۔

اکَلَّفُوا مِنْ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ۔ اسی کام سے محبت

کر جس کی تم کو طاقت ہو (یعنی جو کام کر سکو اسی سے الفت رکھو)۔

اَرَ اَنْتَ تَكَلِّفُ بَعْلَ الْقَسَّانِ۔ میں دیکھتا ہوں تجھ کو قرآن کا علم محبوب (قرآن کے علم سے محبت رکھتا ہے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں تکلفتہ یعنی میں نے اس کو تکلیف کے ساتھ اپنے اوپر لیا اور مکلفہ تکلیفًا جب کسی کو سخت اور دشوار کام کی تکلیف دیں، اور تکلفت الشیء یعنی میں نے تکلیف کے ساتھ یہ کام کیا اور بر خلاف عادت کے)۔

مُتکَلِّفٌ: وہ کام کرنے والا جو بے فائدہ اور غیر ضروری ہو۔

اَنَا وَامَّتِیْ بُرَاءٌ مِنَ التَّکَلُّفِ۔ میں اور میری امت کے لوگ سب تکلیف سے بیزار ہیں (ہر کام میں آسانی اور سادگی اسلام کا شیوہ ہے)۔

نُحْمِیْنَا عَنِ التَّکَلُّفِ۔ ہم کو تکلف سے مانعت ہوئی۔

(یہاں تکلف سے یہ مراد ہے کہ بے ضرورت سوالات کرنا بال کی کھال نکالنا، دین کے مشکل اور مخفی امور میں خواہ مخواہ بحث کرنا)۔

عُمَّانٌ مَّکَلَّفٌ بِأَقَارِبِهِ (حضرت عمر رضی اللہ عنہما اپنے رشتہ داروں کے عاشق ہیں)۔

کَلَّافٌ مَّکَلَّفٌ مَّا یُعْلِبُهُ۔ اور لوندی غلام کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس کو مغلوب کر دے (اس سے نہ ہو سکے بلکہ اس کی طاقت اور قوت کے موافق آسانی کے ساتھ اس سے کام لے)۔

اکَلَّفُوا مِنْ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ۔ اُن ہی کاموں کا کرنا اپنے اوپر جو جن کو ہمیشہ کر سکو (ایک دو روز کیا پھر چھوڑ دیا) اس سے کیا فائدہ وہی کام ہمیشہ نہتا ہے جو اپنی قوت اور طاقت کے موافق ہو)۔

کُنَّا نَطْلُبُ دُجُوهَنَا بِالْوَدِّ مِنْ مِّنَ الْکَلَفِ۔ ہم جہانیئیں دور کرنے کو منہ پر ورس کا جو ایک خوشبودار گھاس ہے (لیپ کیا کرتے)۔ (مجمع التجار میں ہے کہ کَلَفٌ ایک چیز جو منہ پر نمودار ہوتی ہے تل کی طرح اور ایک رنگ ہر سیاہی

اور سُرخ اور تیرگی کے درمیان جو مُنہ پر آ جاتا ہے۔

مَنْ كَذَّبَ فِي حُلْمِهِ كَذَفٌ. اخیر تک جو شخص مجھوتا

خواب بیان کرے اس کو (قیامت کے دن) دو جویں گمرہ

لگانے کی، تکلیف دی جائے گی (جس کو وہ نہ کر سکے گا)۔

مَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ. میں تکلیف کرنے والوں میں

سے نہیں ہوں (جو بناوٹ اور تصنع کیا کرتے ہیں)۔

إِنَّ اللَّهَ وَلِيُّ مَنْ عَدَّه وَعَدُوٌّ مَنْ تَكْفَّهَ اللَّهُ

تعالیٰ اُس کا دوست ہے جو اُس کو پھیلانے (شریعت کے موافق

اس کی صفات کا اقرار کرے) اور اس کا دشمن ہے جو اس

کے لئے تکلیف کرے (اللہ تعالیٰ کی جن صفات کی کیفیت معلوم

نہیں ہے، ان کے معلوم ہونے کا دعویٰ کرے خواہ مخواہ اپنے

تئیں عالم بتائے)۔

كُلُّ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ

جانا۔

مَكَلٌ. وہ شخص جس کا باپ نہ ہو نہ اُس کی اولاد ہو

اور وہ تلوار جو کند ہو گئی ہو، اسی طرح وہ زبان جس میں

گویائی نہ رہے۔

تَكْثِيلٌ. کند کرنا، اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر چل دینا

کو شمشیر کرنا، حمل کرنا، نامرد ہونا، تاج پہنانا۔

تَكْلٌ. تاج پہننا، گھیر لینا۔

اِكْلَالٌ. ہنسنا، کند ہو جانا، کم چکنا۔

اِكْتِلَالٌ. بستم کرنا۔

كَلَالٌ. جس کا نہ والد ہو نہ اولاد ہو (یہ کَلَالٌ اسباب

سے ماخوذ ہے یعنی نسب نے اُس کو گھیر لیا۔ بعضوں نے کہا

كَلَالٌ وہ وارث لوگ جن میں نہ میت کا والد ہو نہ اُس

کی اولاد ہو۔ بعضوں نے کہا باپ اور بیٹا آدمی کے دونوں

کنارے ہیں تو جب وہ مرتے وقت نہ باپ چھوڑے نہ بیٹا

تو گویا دونوں کنارے اُس کے مٹ گئے۔ اسی لئے اس کو

کَلال کہیں گے۔ بعضوں نے کہا جو چیز گھیر لے اس کو اکلیل

کہتے ہیں اور میت کو کَلال کہ اس وجہ سے کہا کہ دوسرے

وارث اس کو گھیر لیتے ہیں)۔

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْرًا

اَكْبَلِيلٌ وَجْهًا. آں حضرت گھر میں تشریف لائے آپ کے

چہرے کے کنارے چمک رہے تھے (اصل میں تو اکلیل اُس

گول تاج کو کہتے ہیں جو جو اہر وغیرہ لگا کر سر پر رکھا جاتا

ہے یہاں چہرے کے اطراف و جوانب مراد ہیں جو اکتیل کی

طرح چہرے کو گھیرے رہتے ہیں)۔

مَنْظَرٌ إِلَى الْمَدِينَةِ وَانْهَالَ لَفِي مِثْلٍ

اَكْلِيلٌ. میں نے مدینہ کو دیکھا وہ ایک گول تاج کی طرح ہوا

تھا (اگر اس پر سے ہٹ کر چاروں طرف محیط تھا مدینہ

ایک دائرے کی طرح اُس سے صاف ہو گیا تھا)۔

نَحَى عَنْ تَقْصِصِ الْقُبُورِ وَتَكْثِيلِهَا. آنحضرتؐ

نے قبر کو کچ کرنے سے اور اُس پر تفتے اور گنبد بنانے سے منع

فرمایا (بعضوں نے کہا اُس پر پردہ ڈالنے سے یا مسہری ڈالنے

سے)۔

كَمَا زِلْتُ أَرَى حَتَّى هُمُ كَيْلًا. میں برابر دیکھتا

رہا کہ اُن کی دھار کند ہو گئی تھی (عرب لوگ کہتے ہیں كَلٌّ

السَّيْفِ كَيْلًا. تلوار کند ہو گئی)۔

طَرَفٌ كَيْلٌ. ناتوان مینائی۔

كَلَالٌ لَتَحْمِلُ الْكَلَّ. آپ کو اللہ تعالیٰ بھی

تباہ نہیں کرنے کا، آپ تو دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر

اٹھالیتے ہیں (دوسروں کے بال بچوں کی خبر گیری اور پرورش

اپنے ذمہ لے لیتے ہیں)۔

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْيُورَثْهُ وَمَنْ تَرَكَ كَلَالًا

قَالَی وَعَلَى. جو شخص مال اسباب اور جائیداد چھوڑ جائے تو

وہ اُس کے وارثوں کو ملے گی اور جو شخص (نادر ہو کر) بال

بچوں یا قرضداری کو چھوڑ جائے تو وہ ہمارے ذمہ ہے (اس

کے بال بچوں کی پرورش، اس کے قرضہ کی ادائیگی ہم کریں گے)

تَحِلُّ الْکَلَّ - آپ تو (لوگوں کے) بوجھ اٹھاتے ہیں (کُلَّ)
ہر ایک بوجھ کو شامل ہے ضعیف اور معذوروں اور یتیموں اور
بیواؤں کی پرورش، بیماروں کی دوا دارو اور زخمیوں کا علاج
معالجہ قرضوں کی ادائی، سب حمل کل میں داخل ہیں،
قَاتَا کُلَّ - ہم تو ایک بوجھ ہیں۔

وَلَا یُوْکَلُّ کُلُّکُمْ - تمہارا بوجھ عیال و اطفال تمہارے
سپر دہیں گے جائیں گے ایک روایت میں اُکُلُکُمْ ہے یعنی
تمہارا کھانا کوئی اور نہیں کھائے گا۔

کُلُّ ذَا الْق - (لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے اُن سے
پوچھا یہ جو کچھ ہو رہا ہے، تمہارے حکم سے ہو رہا ہے؟ انھوں
نے کہا، کچھ میرے حکم سے، کچھ میرے حکم کے بغیر یہاں کُلُّ
بمعنی بعض مستعمل ہوا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے: "وَدَّ کُلُّ
ذَاکَ یَفْعَلُ الْوَصْیَ دَمِی کبھی ایسا کرتا ہے کبھی نہیں کرتا۔"

کُلُّ ذَاکَ کُتْرَ یَکُنْ - دونوں باتوں میں سے کوئی بات
نہیں ہوئی نہ نمازیں قصر کا حکم آیا نہ میں بھولا۔ اب ذوالبدین
کا جواب اس پر چسپاں ہو جائے گا۔ جس نے کہا بَعْضُ ذَاکَ
قَدْ کَانَ یعنی ان دونوں میں سے کوئی بات تو ضرور ہوئی ہے
کُلُّ سَبْنِیْ اَدَمَ خَطَاؤُنْ - آدم زاد سب خطا دار ہیں
(حالانکہ پیغمبر گناہوں سے معصوم ہیں مگر خطا اور لغزش میں
ان سے بھی ہوتی ہے جو عیال و لوگوں کے حق میں وہ بھی باعث
عتاب سمجھی جاتی ہے۔ بقول شخصے "نزدیکیاں را بیش بود حیرانی"
بعضوں نے کہا پیغمبروں کی خطا یہ ہے کہ اللہ کی یاد سے جو ذرا
دیر غفلت ہو یا بھول چوک یا اجتہاد کی غلطی)۔

کَلِیْلَةُ الْقَدْرِ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ - شب قدر ہر
رمضان میں ہوتی ہے یا رمضان کی ہر تاریخ میں (نہ یہ کہ ہمیشہ
اخیر دے میں ہو)۔

کُلَّکَ یا کُلَّکَ - یعنی اپنا سارا بدن داخل کر یا
تیرا سارا جسم داخل ہو۔

کُلَّمَا کَانَ کَلْبُهُمَا - جب حضرت عائشہ رضی رات

آتی۔

کَلَمَةً - چھروان مہری (اس کی جمع کَلَمٌ ہے)۔
جَاءَ دَ عَلٰی رَأْسِهِ اُکْلِلٌ مِّنْ اَکَالِیْلِ الْجَنَّةِ - وہ
آیا اس کے سر پر بہشت کے تاجوں میں سے ایک تاج تھا۔
اِنَّ لِلّٰهِ دِیْکَا فِی السَّمَاءِ الدُّنْیَا کُلَّمَا مِّنَ الدَّ
اللہ کا ایک مُرْغ ہے پہلے آسمان پر جس کا سینہ سولے کا ہے۔
کُلَّکَال - سینہ۔

کَلَمٌ - زخمی کرنا۔

تَكَلَّمَ اور کَلَّمَ - بات کرنا۔

کَلَامٌ - بات، سخن۔

مُکَالَمَةٌ - جواب دینا۔

تَكَلَّمَ - بات کرنا۔

تَكَلَّمَ - ملاقات۔ چھوڑ دینے کے بعد بات کرنا۔

کَلَامٌ - غلیظ زمین۔

کَلَمَةٌ یا کَلَمَةٌ یا کَلَمَةٌ - وہ لفظ جو آدمی مُنہ

سے نکالے (اس کی جمع کَلِمَاتٌ اور کَلَمٌ اور کَلِمَاتٌ ہے
بہ ترتیب مذکور)۔

کَلِمَةُ اللَّهِ - حضرت عیسیٰ ؑ کا لقب ہے۔

کَلِمَةُ الشَّهَادَةِ - اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ

خدا رسول اللہ۔

کَلِمَةُ التَّقْوَى - بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

کَلِیْمُ اللَّهِ - حضرت موسیٰ ؑ کا لقب ہے۔ چونکہ اللہ

تعالیٰ نے بلا واسطہ ان سے کلام کیا تھا۔

أَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ - میں اللہ تعالیٰ

کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں (بعضوں نے کہا پورے
کلموں سے قرآن مراد ہے)۔

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ کَلِمَاتِهِ - اللہ کی پاکی بیان

کرتا ہوں، اس کے کلموں کے شمار پر (کلموں سے اس کی

صفات مراد ہیں جو بے حد اور بے حساب ہیں۔ تو عدد کا

بہ نکل دی تو بات اس کی مالک بن گئی، اب اس کے مواضع سے پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

لَمْ يَكُنْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا فَلْتَةً عَيْسَى وَصَاحِبُ
جُرُجٍ وَغُلَامٌ كَانَ يُرْضَعُ فِي حُبْرٍ أُمِّهِ - نہالچہ میں
(جس پر کیم پیدا ہونے کے بعد رکھا جاتا ہے) کسی بچے کی بات
نہیں کی، مگر تین بچوں نے۔ ایکٹ لا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے۔ دوسرے جرجہ مابہ کے ساتھ والے نے تیسرے اس
بچے جو اپنی ماں کی گردن میں دودھ پی رہا تھا (اتنے میں
ایک سوار سامنے سے بکھا، ماں نے یہ دعا کی یا اللہ! میرا
بچہ ایسا ہو جائے۔ بچہ نے کہا یا اللہ! مجھ کو اس سوار کی
طرح موت کیجیو۔" جمع آبشار میں رہا کہ اور بچوں نے بھی باتیں
کیں ہیں۔ جیسے جاؤ دگر کے ساتھ والے بچے نے اور راہب کے
بچے نے جس نے اپنی ماں سے کہا تھا صبر کر آگ میں جل جاؤ
بچے دین پر ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور ماشط فرعون کی بیٹی
نے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اور یحییٰ اور مریم اور مبارک
ہامہ نے اور شاید یہ بچے اس وقت نہالچہ میں نہ ہوں گے،
بلکہ بڑے ہو گئے ہوں گے یا آنحضرت کو اس وقت تک ان
بچوں کی خبر نہ دی گئی ہوگی۔

وَأَجْعَلُهُنَّ إِخْرَمًا تَتَكَلَّمُ بِهِ - سوتے وقت ان
بچوں کو آخری کلام کر (یعنی ان کے بعد پھر دوسری دنیا کی
باتیں نہ کر، البتہ اگر ذکر الہی کرے تو قباحت نہیں اسی طرح
دوسرے اذکار میں جو سولے کے وقت آں حضرت ۲ سے
منقول ہیں۔)

كَتَبْنَا ابْنَ عَمٍّ - اُن دونوں نے عبد اللہ بن عمر
سے گفتگو کی (اُن سے کہا اس سال تم حج کو نہ جاؤ تو بہتر ہے
کیونکہ تاج اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی جنگ ہے)۔

كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا - اللہ کا بول بالا ہو یعنی
اس کی توحید پھیلانے کے لئے اور شرک میٹانے کے لئے
لڑے تو یہ جہاد فی سبیل اللہ ہے نہ یہ کہ ملک اور مال کی

طرح سے)۔

رَجَالٌ يَكْتُمُونَ - (میری امت میں) ایسے لوگ
ہوں گے جن سے فرشتے بات کریں گے (اُن کی زبان پر اللہ
تعالیٰ حق بات ڈال دے گا، جو کہیں گے وہ پورا ہوگا)۔
خَالِطُ النَّاسِ وَدَيْنَاهَا لَا تَكْلِمُهُ - لوگوں سے
ملتا جلتا رہے لیکن اپنے دین کو زخمی نہ کر (دین خالص پروردگار
کی رضامندی کے لئے ہے اس میں کسی کی مردت اور پاسدار
نہ کرنا چاہئے۔ جو حق بات معلوم ہو اس کو بے خوف و خطر
اختیار کرنا چاہئے، کوئی راضی ہو یا ناراض)۔

قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أَحَاجُّ بِهَا لَكَ
عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - اُن حضرت نے ابوطالب سے
فرمایا جب وہ مر رہے تھے۔ چچا! تم لا الہ الا اللہ کہہ لو
بس یہ ایسا کلمہ ہے جس سے میں تمہارے بچاؤ کے لئے قیامت
کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حجت کروں گا (آپ بار بار ابوطالب
سے یہی فرماتے رہے۔ لیکن ابوجہل اور عبد اللہ بن امیتہ
ان کو بہکاتے رہے کیا تم آخری وقت میں اپنے باپ دادا
کے طریق کو پھوڑ دو گے۔ آخر ابوطالب نے خیر بات یہی کہی کہ
میں عبد المطلب کے دین پر دنیا سے رخصت ہوتا ہوں آنحضرت
کو بڑا افسوس ہوا آپ نے اُن پر نماز نہیں پڑھی اور حضرت
علی سے فرمایا کہ ایک گڑھا کھود کر ان کو جا کر دبا دو۔) ن
آلَا تَتَكَلَّمُ هَذَا - کیا تم ان مقدموں میں حضرت عثمان
سے گفتگو نہیں کرتے (ان کو سمجھاتے نہیں کہ وہ ان امور کا
تدارک کریں)۔

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِأَلْسِنَةٍ مِنْ دُونِ
آدمی ایک ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ
راضی ہو جاتا ہے (مثلاً کلمہ توحید یا کسی مظلوم کی سفارش
پادشاہ کے سامنے اور کبھی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس
سے اللہ تعالیٰ کا غضب اُس پر اترتا ہے۔ مثلاً بادشاہ
کے سامنے ناحق کسی کی شکایت جس سے اُس کو ضرر پہنچے یا

شُرک اور کفر کا کلمہ)۔

لَيْتَكُمْ بِالْكَلِمَةِ يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ. ایک بات ایسی مُنہ سے نکالتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے۔ لَا يَتَكَلَّمُ حِينَئِذٍ إِلَّا الشَّهْلُ۔ اُس وقت (یعنی پُل مراٹھ سے گزرتے وقت) سوائے پیغمبروں کے اور کوئی بات نہ کرے گا۔

كَلِمَاتٍ قَوْمٌ عَلَى الْقَبْرِ لَا تَكَلَّمُ۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن قربات نہ کرے (بہ زبان حال کہتی ہے کہ میں وحشت اور تنہائی اور تاریکی اور غربت کا گھر ہوں) أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا لَبِيدٌ۔ بہت سچی بات جو لبید شاعر نے کہی، یہ شعر ہے۔

الْأَكْلُ شَيْءٌ مَا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ
وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مَعَالَةَ زَائِلٌ

یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں لغو اور بے کار ہیں اور ہر ایک مزہ دنیا کا ضرور بالضرور فنا ہونے والا ہے۔ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَخْلُوقٌ۔ اللہ کا کلام اُس کی مخلوق نہیں ہے (بلکہ اس کی ایک صفت ہے جو اپنے اپنے موقع پر ظاہر ہوتی ہے یعنی جب وہ چاہتا ہے اس وقت کلام کرتا ہے)

قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ۔ بے شک وہ پیغمبر تھے اور اُن پر وحی اُترتی تھی۔ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ۔ جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور سوائے سُبْحَانَ اللَّهِ (یا ذکرِ الہی) کے کوئی بات نہ کرے، یعنی دنیا کی بات۔

أَنَّ مُكَلَّمًا أَخَالَكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ۔ تو اپنے بھائی سے ہنسی خوشی کے ساتھ بات کرے۔ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ اللہ جانتا ہے جو اُس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔

ثَلَاثَةٌ مَعَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ. تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا۔ كُلُّ كَلَامٍ رَابِعٌ أَدْمَرَ عَلَيْهِ لَوْلَا الْكَذِبُ۔ آدمی کی ہر بات اُس پر وبال ہوگی (اقل درجہ یہ کہ اس کا محاسبہ ہوگا یا دل کی سختی پیدا کرے گی گو مباح بھی ہو مگر جو ایسی بات ہو)۔

فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ تُوْرِثُ قَسْوَةَ الْقَلْبِ۔ بہت باتیں کرنے سے آدمی کا دل سخت ہو جاتا ہے (وگودہ باتیں مباح اور جائز ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ بے ضرورت دنیا کی بات نہ کرے۔ ذکرِ الہی اور تعلیم دین میں معروف ہے)۔ بِكَلِمَاتِكَ الَّتِي غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ تیرے اُس کلمہ کے وسیلہ سے جو ہر چیز پر غالب ہے۔

كَلَامًا۔ دو عورتیں۔ كَلَامًا۔ حرفِ رد و جواب اور زجر ہے۔ یعنی ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور معنی نَعَم اور لَا اور معنی حَقًّا اور آلا بھی آتا ہے۔

تَقَعُ فِتْنٌ كَأَنَّهَا الظَّلْمُ فَقَالَ أَعْدَائِي كَلَامًا يَأْتِي سَوَّلَ اللَّهِ۔ فتنے اُبروں کی طرح نمودار ہوں گے۔ یہ شکر ایک گنوار بولا۔ یا رسول اللہ! ایسا امت فرمائیے۔

كَلَامًا إِنَّكَ لَتَحْمِلُ الْكَلَّ۔ آپ ہرگز تباہ نہیں ہو سکتے، آپ تو دوسروں کا بار اپنے اوپر لے لیتے ہیں۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ الْمِيمِ

كَلَمًا۔ کھنی کھانا۔ كَلَمًا۔ ننگے پاؤں ہونا، پھٹ جانا، غافل ہونا، جاہل رہنا۔ اَكْمَاءُ۔ کھنی بہت مونا، بوڑھا کرنا۔ کھنی کھانا

تکلمہ کھنی چننا۔

اَلْکَمَاتُ مِنَ الْمَنِّ وَمَا ذَٰلِكَ شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ کھنی
 من کی ایک قسم ہے (جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دیا تھا) اس
 کا پانی آنکھوں کی شفا اور تندرستی ہے (نہا یہ میں ہے کہ کماۃ
 جمع ہے کماۃ کی برخلاف قیاس، قیاس تو یہ تھا کہ کماۃ جمع
 ہونا اور کماۃ مفرد۔ جمع البھار میں ہے کہ کھنی کو جو بن
 فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھنی وہ من ہے جو بنی اسرائیل
 پر کرتا تھا۔ کیونکہ وہ تو آسمان سے گرتا تھا ترنجبین کی طرح
 اور کھنی زمین سے اگتی ہے اس کو شمع الارض بھی کہتے ہیں۔
 بعضوں نے کہا من المَن کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں
 میں سے ایک نعمت ہے۔ کہتے ہیں کہ کھنی کا پانی سرمرہ یا طویا
 میں ملا کر لگایا جائے تو آنکھوں کو بہت فائدہ دیتا ہے لیکن
 صرف کھنی کا پانی تو آنکھوں کو تکلیف دیتا ہے اور صحیح ہے
 کہ وہ بھی آنکھوں کی شفا رہے اور آل حضرت کا ارشاد صحیح
 ہے۔ میں نے خود ایک شخص کو دیکھا جس کی بصرات جاتی
 رہی تھی، اس نے کھنی کا پانی لگایا تو اس کی بصرات درست
 ہو گئی۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے تین یا پانچ کھنیاں لے کر
 ان کو بچوڑا، ان کا پانی ایک شیشی میں رکھا، ایک چھو کر لی
 اس کو آنکھ میں لگایا۔ وہ ابھی ہو گئی۔

کچی۔ بہادر، ہتھیار بند (اس کی جمع کماۃ ہے)
 کچی شہادتہ۔ گواہی چھپالی۔
 کمت۔ چھپانا، کمیت ہونا جیسے کمتہ اور کماۃ
 ہے۔

اَلْکَمَاتُ اور اَلْکَمَاتُ کے بھی یہی معنی ہیں،
 یعنی گھوڑے کا کمیت ہونا (کمیت اس گھوڑے کو کہتے ہیں
 جس کی سرخی سیاہی کے ساتھ ملی ہو اور دم اور بال
 سیاہ ہو اگر سرخ ہو تو اشقر کہیں گے)
 کَمِیتُ اس شراب کو بھی کہتے ہیں جس میں سیاہی
 اور سرخی ہو۔ مَکِیتُ ایک شاعر کا نام تھا جو امام حفصہ

صادق علیہ السلام کے پاس رہتا تھا۔
 کماۃ۔ ایک قسم کا خراب سالن (اس کو متری بھی کہتے ہیں)
 کمت۔ تکبر کرنا (جیسے کماۃ ہے)۔
 کمت۔ کوٹنا، پتھر پر مارنا جیسے دھوبی کیا کرتے ہیں۔
 کمت۔ دل کی بیماری، اندوہ، رنج پرانا ہو کر چکنا
 ہو جانا۔

تکمید۔ کپڑے کو گرم کر کے اُس سے سینکنا۔
 اِحْتِمَادُ۔ رنجیدہ کرنا۔
 اَلْکِمَادُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْکَمِی۔ سینکنا مجھ کو
 داغ دینے سے زیادہ پسند ہے۔

مَكَانَتْ اِحَدًا اَنَا تَاخُذُ الْمَاءَ بِيَدِهَا فَتَقْصِبُ
 عَلٰی رَاسِهَا بِاِحْدٰی يَدَیْهَا فَتُكْمِدُ شِقَاقَ الْاَیْمَنِ۔
 ہم میں سے کوئی عورت اپنے ہاتھ سے پانی لے کر ایک ہاتھ سے
 سر پر پانی ڈالتی اور اپنے دایسے پہلو کا رنگ بدل دیتی
 (یہ کمت سے نکلا ہے۔ یعنی رنگ بدل جانا۔ عرب لوگ کہتے
 ہیں اَكْمَدَ الْغَسَّالُ الثَّوْبَ۔ دھوبی نے کپڑے کا رنگ بدل
 دیا اس کو صاف نہیں کیا)

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعِيدَ
 بَنِ الْعَاصِ فَكَمَدَهُ بِحِذَائِهِ۔ میں نے آل حضرت کو دیکھا آپ
 نے سعید بن عاص کی عیادت کی (وہ بیمار تھے ان کے پوچھنے
 کو تشریف لے گئے) آپ نے ایک کپڑا گرم کر کے ان کو سینکنا
 دیا (اس کپڑے کو جس سے سینکتے ہیں)۔

اَلْکِمَادُ مَكَانُ الْکَمِی۔ سینکنا (فومن ٹیشن) داغ
 دینے کا بدل ہے (اس کا اثر بھی داغ دینے کی طرح ہوتا ہے)
 كَانَ سَبَبٌ وَقَاةَ آجِی بَکْرًا اَلْکَمَدُ مَا زَالَ يَنْبِی
 حَتّٰی مَاتَ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ
 کو آنحضرت کی وفات کا دلی رنج ہوا اور یہ رنج بڑھتا گیا
 یہاں تک کہ آپ (اسی رنج میں گھل گھل کر) مر گئے (خیم
 بادہ ہو گیا)۔

کَمَدٌ مُّثَمِّمٌ۔ دائمی رنج۔

کَمَدٌ۔ ذکر (مخصوص) ذکر کی بڑائی میں غالب ہونا۔
حائب لینا۔

مُکَامَرَةٌ۔ عضو مخصوص کی بڑائی میں ایک دوسرے
مقابلہ کرنا عرب لوگ کہتے ہیں کَامَرَةٌ کَمَدٌ ذکر
بڑائی میں اس سے مقابلہ کیا پھر اس میں غالب آیا یعنی
اس کا عضو مخصوص بڑا نکلا۔

کَمَدٌ۔ ذکر کا سرا یعنی حشفہ جو مشہور ہے بعضوں
کہا سارے ذکر کو بھی کَمَدٌ کہتے ہیں اس کی جمع
کَمَدٌ اور کَمَدَاتٌ ہے جیسے قَصَبَةٌ اور قَصَبٌ ہے۔

مِثْلُ التَّكَةِ وَالْكَمَدَةِ۔ ازار بند اور کمر بند کی طرح
رجوئی کا بیان کیا بعضوں نے کہا کَمَدٌ وہ تھیلی جو
لس البول والا جس کو پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو رکھتا ہے
کَمُوْسٌ۔ ترش رُو ہونا۔

کَمُوْسٌ۔ خلط اور غذا کی وہ حالت جو معدے
میں ہونے پر ہوتی ہے (اس کے بعد جو حالت ہوتی ہے
اس کو کَمُوْسٌ کہتے ہیں یعنی ایک سپید سیال چیز)۔
اَكْمَسٌ۔ جو دیکھ نہ سکتا ہو۔

لَيْسَ لَهُ كَيْفِيَّةٌ وَلَا كَيْمُوسِيَّةٌ۔ پروردگار
اس کی یہ کیفیت بیان نہیں ہو سکتی نہ اس کو کھانے اور
پانی حاجت ہے۔

مَثْنٌ۔ فنا ہونا، کاٹنا، مٹھی جبر کر لینا۔

کَمَشَةٌ۔ مٹھی بھر۔

تَكْمِيشٌ۔ زور سے ہانکنا، جلد چلانا۔

تَكْمِشٌ اور تَكْمِشٌ۔ جلدی کرنا، منتقبض
کرنا، جمع ہونا۔

کَمَاشَةٌ۔ بلند ہمت، قوی العزم ہونا۔

کَمِيشٌ اِلَّا زَارَ۔ تہہ بند اوپر اٹھاتے ہوئے
فی مستعد اور چالاک۔

کَمُوْسٌ اور کَمِيشَةٌ۔ وہ بکری جس کے تھن
چھوٹے ہوں۔

لَيْسَ فِيهَا فُسُوْسٌ وَلَا كَمُوْسٌ۔ اُن
بکریوں میں کوئی بکری دودھ بہتی ہوئی نہ تھی نہ چھوٹے
تھن والی۔

بَادَرٌ مِنْ رَجَلٍ وَ اَكْمَشَ فِي مَهَلٍ۔ ڈر کے
وقت جلدی کی آگے بڑھ گیا اور مہلت کے وقت مستعدی
دکھائی (تیار رہا)۔

فَاَخْرَجَ لَهَا كَمِيشَ اِلَّا زَارَ۔ جلدی
ازار اوپر اٹھا کر، یعنی مستعد اور طیار ہو کر اُدھر جا۔
(یہ عبد الملک نے حجاج بن یوسف کو لکھا۔ یعنی عراقی عجم
اور عراق عرب کی طرف جلد جا)۔

اَلَا تَكْمِشُ مَعَ سَمَاعِ اِسْمِهِ صَلَّی اللہُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آں حضرت کا نام سنتے ہی منتقبض ہو جانا
سمٹ جانا یعنی ادب اور تعظیم سے آپ کی بزرگی اور
عظمت کا خیال کر کے)۔

لَا تُؤَارِ مِنَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمِيشًا۔ جو لوگ
مارے گئے ان میں سے انہی کو چپا۔ (دفن کر) جن کا ذکر چھوٹا ہو
جو شرافت کی نشانی ہے)۔

وَاَكْمَسَ فِي قَرَارِغَا۔ فراغت کے وقت کوشش کرتا
رہ (غافل مت بیٹھ، جب دشمن آن پہنچا اُس وقت تیاری
کام نہیں آنے کی)۔

اِنَّا كَمَشْنَا فِي هَذَا الْاَمْرِ۔ اس کام میں اُس نے مستعدی
دکھائی۔

کَمَحٌ۔ کاٹنا، مُنہ لگا کر پانی پینا۔

مُکَامَرَةٌ۔ ایک کپڑے میں لیٹنا۔ لیٹانا۔

اِنَّ نَهْنٰ عَنِ الْمُکَامَرَةِ۔ آں حضرت نے ایک
کپڑے میں دو آدمیوں کو لیٹنے سے منع فرمایا (یعنی جب
دو لوگ ننگے ہوں اور دونوں کے درمیان کپڑا حامل نہ ہو)

کَمِیلٌ۔ ہم خواب اور شوہر۔
اِحْتِمَالٌ۔ منہ لگا کر پسینا۔
کَمِیلٌ۔ قبا اور ہموار طائفہ زمین، گھر اور مکان۔
کَمِیلٌ۔ چُپ جانا، لپٹ جانا، گول ٹوپی پہننا۔
کَمِیلٌ۔ گول ٹوپی۔

رَاۤیَ جَارِیَةً مِّنْکُمۡ کَمَا فَسَّالَ عَنْہَا۔ حضرت
عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھا جو (آزاد عورتوں کی طرح)
گھونگھٹ ڈالے یا اپنے تئیں کپڑوں میں چھپائے ہوئے نکلی
آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ (پھر اس کو درے سے مارا اور
فرمایا۔ آزاد عورتوں کی مشابہت کرتی ہے)۔

کَمِیلٌ۔ پورا، کامل۔

کَمَالٌ اور کَمُولٌ۔ پورا ہونا۔

تَكْمِیلٌ اور اِکْمَالٌ۔ پورا کرنا۔

تَكْمِیلٌ اور مَکَامِلٌ اور اِحْتِمَالٌ۔ پورا ہونا۔

اِسْتِمَالٌ۔ پورا کرنا۔

کَمِیلٌ مِّنَ السَّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَکُمۡ یَکْمِلُ یَا
کَمِیلٌ مِّنَ النِّسَاءِ لَا کَذَّآ۔ مردوں میں
تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں۔ مگر عورتوں میں سوائے اتنی
عورتوں کے کوئی کامل نہیں ہوئی یہاں کمال سے نبوت
مُراد نہیں ہے کیونکہ وہ عورتیں بھی پیغمبر نہ تھیں)۔

تَكْمِیلٌ رِضَاعًا۔ دو عورتیں بہشت میں حضرت
ابراہیمؑ (صاحبزادہ آں حضرت) کی رضاعت کی مدت پوری
کر رہی ہیں (ان کو دودھ پلا رہی ہیں)۔

هَلْ لِّعِبَادِیۡ مِّنْ قَلُوۡۤسٍ فَتَکْمِلُ بِہَا۔ میرے بندے
کے پاس نفل نماز ہے یا نہیں، اگر ہے تو اس میں سے
فرضوں کا نقصان پورا کر لیا جائے (اسی طرح فرض زکوٰۃ
کا نقصان نفل صدقہ سے اور فرض روزے کا نقصان
نفل روزوں سے پورا کیا جائے گا)۔

کَمِیلٌ بِنِ زَیَادٍ۔ حضرت علیؓ کے مشہور
رفیق اور محرم راز ہیں۔ حجاج نے اُن کو ناحق قتل کیا۔
مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ اَسْتَمَلَ الِاِیْمَانَ۔ جس نے
اللہ سے محبت رکھی (اس کے حکم کی اطاعت کی اور جن
باتوں سے اُس نے منع کیا ہے ان سے باز رہا) اس نے
ایمان پورا کر لیا۔

مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ وَاَبْغَضَ اللّٰہَ وَاَعْطٰ اللّٰہَ
مَنْعَ اللّٰہِ فَقَدْ اَسْتَمَلَ الِاِیْمَانَ۔ جس شخص نے
اللہ کے لئے محبت رکھی (جیسے دیندار عالم یا سچے مومن
سے محبت رکھنا) اور اللہ کے لئے دشمنی رکھی (جیسے فاسق،
فاجر، بدعتی اور کافر سے دشمنی رکھنا اور اللہ کی رضامندی
کے لئے دیا (یعنی نیک کاموں میں روپیہ خرچ کیا جیسے
یتیموں، یتیموں کی پرورش طالب علموں کی خبر گیری،
مجاہدین کی اعانت و امداد وغیرہ) اور اللہ کی رضامندی
کے لئے روکا (رنہ دیا یعنی برے اور خلاف شرع کاموں
اپنے روپے کو بچایا۔ مثلاً فسق و فجور اور مشابہ خواری
وغیرہ میں اپنا روپیہ نہ دیا) تو اس نے اپنا ایمان پورا کر لیا۔
کَمَالٌ اَوَّلٌ۔ ذات کا کمال۔

کَمَالٌ ثَانٍ۔ صفات کا کمال۔

جَامِعٌ لِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ۔ حق تعالیٰ شائے
ہے اس کی ذات مقدس تمام کمالات کا مجموعہ ہے۔
کَمِیلٌ دُھانپ لینا، جانور کا منہ باندھ دینا کہ کسی کو کاٹ
یا کھانہ سکے۔

کَمِیلٌ اور کَمُولٌ۔ خوشہ نکلنا، جمع ہونا۔

تَكْمِیلٌ۔ کام نکلنا یعنی خوشے کے غلات (یہ جمع
ہے کَمِیل کی)۔

تَكْمِیلٌ۔ بے ہوش ہونا، ڈھلنے جانا۔

کَمِیلٌ۔ گول ٹوپی۔

کَمِیلٌ۔ وہ مقدار جو قابل تقسیم ہو (اُس کی دو

قیس ہیں ایک منفصل جیسے عدد دوسرے متصل جیسے زمانہ
کانت کما مر آصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بطحا (ایک روایت میں کانت آکمتہ)؟
یعنی آن حضرت کے اصحاب کی گول ٹوپیاں چٹھی ہوتیں۔
(سرسر لگی ہوئی نہ کہ اٹھی ہوئی)۔

فَلْيَدْبِ النَّجَالُ إِلَى آكَمَتِهِمْ خِيُولَهُمَا دُونَ
کو اپنے گھوڑوں کے سر بندھنوں کی طرف دوڑنا پڑے
جو گردلوں میں لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ یہ کما مر البعائر
سے ماخوذ ہے، یعنی اونٹ کا منہ بند

حتیٰ یبسی فی آکما مہ۔ یہاں تک کہ اپنے غلافوں
میں جو خورنے کے اوپر ہوتے ہیں شوک گیا۔
کما مہ فیض کی آستین۔

گھوڑوں۔ چھپ جانا، پوشیدہ ہونا۔
اکما مہ۔ چھپانا، چھپ کر دشمن کی نظر میں رہنا
اکما مہ۔ چھپ جانا۔
کما مہ۔ زیرہ۔

کما مہ۔ تاریکی چشم یا غارشت اور سرخی چشم یا
پلوں کا درم۔

کما مہ۔ جو شخص چھپ کر کہیں گھس جائے، لوگوں کو
اُس کی خبر نہ ہو یا جو لوگ چھپ کر دشمن پر زد کرنے بیٹھے ہوں
مکمن۔ چھپنے کا مقام۔

فَاتَهَمَا يَكْمَانِ الْاَبْصَارِ يَكْمَانِ۔ وہ دونوں
آنکھوں کو خراب کر دیتے ہیں، پلوں پر ورم کرتے ہیں یا
نخکی اور سرخی آنکھوں میں کر دیتے ہیں یا کویوں میں
زخم ڈالتے ہیں۔

جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الو بکر فکما فی بعض حداد المکدینۃ۔ آن حضرت
اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو وہ دونوں مدینہ
کی کسی کالی پتھر لی زمین میں چھپ گئے۔

فکما فیہ ثلثاً۔ تین راتوں تک اُس غار میں
چھپے رہے۔

فکما فیہ۔ (دو وحشی نے کہا) میں امیر حمزہؓ کو مارنے
کے لئے چھپ کر بیٹھا۔

کما مہ۔ اندھا ہونا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، رنگ بدل جانا
تیرہ ہونا، عقل جاتی رہنا۔

کما مہ۔ اندھا دُھندلے جانا یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں جاتا ہے
اس کا اسم فاعل کما مہ ہے اور کما مہ یعنی ایک طرف اندھا
دُھندلے والا۔

کما مہ۔ اندھا دُھندلے۔

اکما مہ۔ اندھا یا مادر زاد اندھا۔

فَاتَهَمَا يَكْمَانِ الْاَبْصَارِ۔ یہ دونوں سانپ بینائی
کھو دیتے ہیں (اندھا کر دیتے ہیں)۔

مَنْعُوْنٌ مِّنْ كَمَةٍ آخِی۔ جس شخص نے نابینا کو اندھا
کہہ کے پکارا (اس کا عیب کرنے کو) وہ ملعون ہے (یا جس شخص
نے اندھے کو بیکار یا راہ پر نہ لگایا یا جاہل کو سیدھا راستہ نہ بتلایا
بلکہ گمراہ کر دیا غلط بات بتا کر)۔

کما مہ۔ مجھ کو اندھا کر دے۔

کما مہ۔ چھپانا (جیسے کما مہ اور اکما مہ)۔

کما مہ۔ چھپ جانا، ڈھانپ لینا۔

کما مہ۔ بہادر، پورا ہتھیار بند (اس کی جمع کما مہ)؟
کما مہ۔ شکر کا بہادر اور پورا ہتھیار بند
مارا گیا۔

اکما مہ۔ چھپ جانا۔

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰی اَبْوَابٍ دُوْرٍ مُّسْتَفِلَةٍ فَقَالَ اَلَا کُمُوْا
آن حضرت ایسے گھروں کے دروازوں پر گزرے جو پست
تھے تو فرمایا ان پر پردہ ڈالو (چھپاؤ تاکہ لوگوں کی نظر
گھر والوں پر نہ پڑے)۔ ایک روایت میں اَکِمُوْهُا؟
یعنی ان کو اونچا کر دیا تاکہ پانی کا سیلاب (دہیا) ان کے

اندرون گھس جائے۔ یہ کوّمہ سے ماخوذ ہے، بمعنی ٹیلہ۔
لَدَدًا اَبَّةً ثَلَاثَ خَرَاجَاتٍ ثُمَّ تَنَكَّمِي۔ (قیامت کے
قرب جو بالوز زمین سے نکلے گا یعنی ردائے الارض) وہ تین
بار نکلے گا پھر چُھپ جائے گا (بہادر شخص کو کہی اس لئے کہتے
ہیں کہ وہ ذرہ اور ہتھیاروں میں چُھپ جاتا ہے)۔
فَحِمْيَةُ فَا تَنَكَّمِي ثُمَّ ظَهَرَ۔ میں اس کے پاس
آیادہ چُھپ گیا پھر نمودار ہوا۔
يَكْمِيهَا۔ اس کو چُھپاتا ہے۔

کہا۔ کاف تشبیہ اور تا سے مرکب ہے۔ یعنی جیسا کہ مَنْ
حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ
جو شخص اسلام کے سوا اور کسی دین کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ
اسی دین میں چلا جائے گا مثالیوں کہے اگر میں ایسا کروں
یا میں نے ایسا کیا ہو تو میں یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا
اکافر ہوں یا اسلام سے بری ہوں اور وہ پھر وہ کام کرے یا
درحقیقت اس نے ایسا کیا ہو مگر جھوٹ بولتا ہے تو وہ ویسا ہی
ہو جائے گا دینی یہودی یا نصرانی یا کافر یا مرتد۔ امام ابوحنیفہ
کے نزدیک اس میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور امام شافعی نے
اس کو لغو کہتے ہیں اور قسم قرار نہیں دیتے صرف توبہ اور استغفار
کافی ہے۔

فَا تَنَكَّمِي ثُمَّ تَنَكَّمِي ثُمَّ تَنَكَّمِي ثُمَّ تَنَكَّمِي
الْبَدَا۔ تم آخرت میں اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے چودھو
تاریخ کے چاند کو دیکھتے ہو (جیسے چودھویں کے چاند کو دیکھنے
میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہوتا نہ نجوم اور اڑچن اسی
طرح پروردگار کی رؤیت بھی صاف صاف بنا شک و شبہ
اور بدون زحمت اور تکلیف کے ہر ایک مومن کو ہوگی تو
یہ تشبیہ ہے رؤیت کی، رؤیت کے ساتھ نہ یہ کہ پروردگار
کی تشبیہ چاند کے ساتھ)۔

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اٰبِرَ اِهِيْم۔ (یا اللہ محمد پر
اپنی رحمت اتار) جیسے تو نے ابراہیم پر اپنی رحمت اتاری

معی (حالانکہ آل حضرت ابراہیم سے بھی اعلیٰ
ہے مگر یہاں تشبیہ سے یہ مقصود ہے کہ حضرت ابراہیم کی
طرح آپ کی نسل میں برکت ہو اور آپ کا ذکر خیر قیامت
تک باقی رہے جیسے حضرت ابراہیم کا ذکر خیر باقی رہا
بعضوں نے کہا اس وقت تک آپ کے یہ معلوم نہ ہوا ہوگا
کہ میرا مرتبہ حضرت ابراہیم سے بڑھ کر ہے)۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ النُّونِ

كَتَبْتُ۔ جوڑ رکھنا، روک رکھنا۔

كَتَبْتُ۔ کام کرتے کرتے سخت ہو جانا۔

كَتَبْتُ۔ سخت ہو جانا، محتاجی کے بعد مالدار ہو جانا۔
اَكْتَبْتُ۔ گاڑھا ہو جانا، سخت ہو جانا، رُک جانا۔
رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
اَكْتَبَتْ يَدَاكَ فَقَالَ لَكَ اَكْتَبَتْ يَدَاكَ فَقَالَ
اَعَالَجِي يَدَاكَ بِالْمَسْحَاةِ فَآخَذَ بِيَدَيْهَا وَقَالَ هَذِهِ
لَا تَمْسُهَا النَّارُ اَبَدًا۔ آل حضرت نے سعد بن ابی وقاص
کو دیکھا ان کے ہاتھ سخت تھے تو فرمایا سعد تمہارے ہاتھ
سخت ہو گئے ہیں۔ انھوں نے عرض کیا، میں رسی اور
پھاڑے اور سبل (کدال) سے کام کیا کرتا ہوں۔ پھر
آپ نے ان کا ہاتھ تھاما اور فرمایا اس کو کھینچ دو رخ کی آگ
نہ لگے گی۔

كَتَبْتُ۔ قوی ہونا طاقتور ہونا۔

كَتَبْتُ۔ اچھا ہونا، سخت ہونا۔

اَكْتَبْتُ۔ عاجزی کرنا۔

اِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّةُ اَهْلِيهِ الْكُنُتُ
مسجد میں گئے وہاں کے اکثر لوگوں کو بوڑھا پایا۔

كُنْتِي يَا كُنْتِي۔ بوڑھا، بڑی عمر والا۔

سَقَاءَ كُنَيْتٍ۔ پُرانی مشاب۔

كَتَبْتُ۔ کاٹنا، ناشکری کرنا۔

کَنْدَ: مشرہ، سخت گو، ناشکر (جیسے کَنُود ہے)
کِنْدَا: ایک مشہور قبیلہ ہے۔

کَنْدَا: ایک مقام ہے نجد میں وہاں کی عورتیں
خسین ہوتی ہیں۔

نَحَا صَمَّ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا مِنْ كِنْدَا: آل حضرت
کے سامنے دو شخصوں نے ایک زمین میں جھگڑا کیا، ان میں
کا ایک شخص کندہ قبیلہ کا تھا۔

أَصْبَحْنَا فِي زَمَنِ كَنُودٍ: ہم بڑے زمانہ میں پیدا
ہوئے۔

بَابُ كِنْدَا: کوفہ کی مسجد کا ایک دروازہ تھا۔
کَنْدَا: ہیر (یہ فارسی معرب لفظ ہے)۔

کَنْدَا: کپڑے کا حاشیہ، سمندر کا کنارہ۔

کَنْدَرَجِي: ایک پرندہ جو خوش آواز۔

کِنَارَا: لکڑی یا دن یا ڈھول یا طبلہ۔

بَعَثْنَا تَمَحُّوا الْمُعَارِفَ وَالْكِتَارَاتِ (توراة)
شریف میں اللہ تعالیٰ آل حضرت کی صفت یوں بیان
فرماتا ہے، میں نے تجھ کو اس لئے بھیجا کہ تو باجوں اور طبلوں
کو مٹا دے (بعضوں نے کہا صحیح کبریات ہے یعنی ستاروں
کو یا ستار بجانے والوں کو۔ ابو سعید نے کہا میں سمجھتا ہوں
صحیح کبریات ہے۔ یہ جمع ہے کبرسات کی، وہ جمع ہے کبر
کی بمعنی طبلہ)۔

أُمِرْنَا بِكَسْبِ الْكُوبَةِ وَالْكِتَارَةِ وَالشَّيَاحِ
ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول اور بالنسری کے توڑ ڈالنے کا۔

أُمِرْنَا بِكَسْبِ الْكُوبَةِ وَالْكِتَارَاتِ: ہم کو جوہر
یا شطرنج یا طبلہ یا بریل اور ڈھولوں کے توڑ ڈالنے کا حکم
دیا گیا۔

إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الْحَقَّ لِيُبْدِلَ بِهِ الْمَزَاهِرَ
وَالْكِتَارَاتِ اللّٰهُ تَعَالٰی لَی سَیَّجَا کَلَامَ (یعنی قرآن) اُنارَا
باجوں اور ڈھولوں کے بدلے اس کو رکھا (تا کہ مومنین گاتے

بجائے کو چھوڑ کر اس کی تلاوت کیا کریں)۔

نَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
لُبْسِ الْكِتَارِ: آل حضرت نے کتاں کا کپڑا پہننے سے

منع فرمایا۔

کَنْزٌ: جوڑ رکھنا، جمع کرنا، زمین میں گاڑ دینا، ٹھوس کرنا
کَنْزٌ اور کَنْزٌ: جمع کرنا۔

اِحْتِنَازٌ: جمع ہونا، بھر جانا، ٹھوس ہونا۔

جَارِيَةٌ كَنْزٌ: ٹھوس بدن کی یا پر گوشت لٹدی
مُكَلَّمًا أَدَبٌ رَكُوتُهُ فَكَيْسٌ يَكْنُزُ: جس

مال کی زکوٰۃ ادا ہوتی رہے وہ کنز نہیں ہے (یعنی وہ
خزانہ نہیں ہے جس کے جوڑنے والے کو قیامت کے دن

اُس سے داغا جائے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: —

وَالَّذِينَ يَكْنُزُونَ أَمْوَالَهُمَ بِالْغِصَّةِ قَلِيلًا

يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ آخِرَتُكَ: تو مطلب یہ ہے

کہ گڑھے ہوئے یا جوڑے ہوئے روپیہ اشرفیوں کی

اگر زکوٰۃ ہر سال دیتا رہے تو وہ مشرعی کنز نہ ہوگا یعنی

جو عذاب کا موجب ہے۔ گو لغوی کنز تو ہوگا۔ تو آیت میں

مُرَادُوهی کنز ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے)۔

أَنَا كَنْزُكَ: (وہ سانپ کہے گا) میں تیرا خزانہ

ہوں (جو تو نے دنیا میں جوڑ کر رکھا تھا)۔

بَشِيرُ الْكِتَارَاتِ: برصغیر میں جہلم جو لوگ

روپیوں کے خزانے جوڑ کر رکھتے ہیں (ان کی زکوٰۃ

نہیں دیتے نہ کارہائے خیر میں خرچ کرتے ہیں) اُن کو

دوزخ کے ایک گرم پتھر سے داغ دینے کی خوش خبری

(ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ) کو جو ضرورت سے زیادہ آدمی

رکھ چھوڑے اور نیک کاموں میں خرچ نہ کرے، کنز کہتے

تھے اور اس کا رکھنا قابل مواخذہ اور عذاب جانتے تھے

اور صحیح یہ ہے کہ کنز وہی مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ كَنْزٌ مِّنْ كَنْزٍ

الْجَنَّةِ لِمَا حَوْلَ دَلَاوَةِ الْآبَاءِ بِهَيْسَتِ كِ خَزَانُوں مِں سِے اِک
خزانہ (اس کا نواب بہشت مِں اِک خزانہ کی طرَح جوڑ کر رکھا
گیا ہے)

اَكْتَزُّهُ هُوَ كَمَا يَكْتَزُّهُ (جس پر وعید آئی ہے)۔
اُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الدَّهَبَ وَالْفِضَّةَ۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ
نے دونوں خزانے عنایت فرمائے یعنی سونے اور چاندی کے
(سونے کے خزانے سے ایران کا خزانہ مراد ہے۔ اس ملک
مِں سونے کا زیادہ چلن تھا اور چاندی کے خزانہ سے روم کا
ملک مراد ہے مطلب یہ ہے کہ ایران اور روم دونوں ملک
اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عنایت فرمائے۔ آپ کی پیشین
گوئی پوری ہوئی۔ مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں کو فتح
کیا)

ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ يُخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ۔ دو چھوٹی چھوٹی
پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کے خزانہ کو نکالے گا (اور کعبہ کو گرا دے
گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

فَحَمِلَ الرِّهْمَ كَمَا زَا جَلْعَدًا۔ خوب سخت اور ٹھوس
ہو کر رنج اور فکر کا تحمل کر۔

اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ مَّا يَكْنِزُهُ الْمَدْعُ۔ کیا میں تجھ کو
بہتر خزانہ نہ بتاؤں جس کو آدمی جوڑ رکھے۔

الْقَالُوْنَ كَنْزٌ مِّنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ۔ نماز بہشت کا ایک
خزانہ ہے۔

كَنْسٌ۔ جھاڑو دینا، کناس مِں داخل ہونا۔

تَكْنِيسٌ۔ جھاڑو دینا۔

تَكْنِيسٌ۔ کناس مِں داخل ہونا یا خیمہ کے اندر چلنا
یا ہودے مِں۔

کِنَاسٌ۔ ہرن کا وہ مقام جس مِں پھپ رہتا ہے،
جھاڑی مِں۔

کُنَاسَةٌ۔ گھورا یا کوڑا۔

کَنْيَسَةٌ۔ یہود یا نصاریٰ کی عبادت گاہ۔

اِنَّهٗ كَانَ يَتَّقَا فِي الصَّلَاةِ بِالْجَوَادِ الْكَنْسِ
وہ نماز مِں سورۃ کورت پڑھتے تھے جس مِں الْجَوَادِ الْكَنْسِ
ہے یعنی غائب ہو جانے والے ستارے (یہ کَنْسِ لَقَبُ
سے ماخوذ ہے۔ یعنی ہرن اپنے پوشیدہ مقام مِں چلا گیا
بعضوں نے کہا مراد وہ ستارے ہیں جو ستارے مِں یا
ہر ایک قسم کے ستارے کیونکہ وہ رات کو نمایاں ہوتے ہیں
اور دن کو چھپ جاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا فرشتے مراد ہیں
یا گورنر اور ہرن)۔

لَمْ اَطْرُقُوا وَاَوَدَّ اَلَكُمْ فِي مَكَانِ النَّبِيِّ
پھر تہمت کے مقاموں مِں چھپ جاؤ (وہاں سے الگ رہو تاکہ
لوگ تم پر بدگمانی نہ کریں۔ یہ جمع ہے مَكْنَسٌ کی یعنی چھپنے کا
مقام)۔

عِنْدَ كِبَاءِ بَنِي عَمِيٍّ وَاَيُّ كِنَاسٍ سَبَّحُوكُمُ۔ بنی عمرو کے
کبار یعنی گھورے کے پاس (جہاں اُن کا کوڑا کچرا ڈالا جاتا
تھا)۔

اَوَّلُ مَنْ لَيْسَ الْقَبَاءُ سَلِيْمًا كَلَيْتَهُ اِذَا
اَدْخَلَ الشَّاسَ لِلْبُسِ الثِّيَابِ كَنَسَتِ الشَّيَاطِیْرُ
اَسْتَهْزَءَ۔ سب لوگوں سے پہلے قبا حضرت سلیمان نے پہ
کیونکہ دوسرے کپڑوں مِں جب وہ اپنا سر اندر ڈالتے
تو شیطان ٹھٹھے کی راہ سے اپنی ناک ہلاتے (ایک روایت پر
كَنَسَتْ ہر صاف سے یعنی ٹھٹھا کرتے یا ناک ہلاتے ٹھٹھے کی
سے)۔

کَنْعٌ۔ سوکھ جانا، ایٹھ جانا۔

کَنْعٌ۔ منقبض ہو جانا، پوست ہو جانا، قریب ہونا،
طبع کرنا، چپک جانا، نرمی کرنا، عاجزی کرنا، ڈوبنے کے قریب
ہونا، بھاگنا، بزدلی کرنا، سکھا دینا، قسم کھانا، پنکھ ملانا
کے لئے۔

اِكْنَاعٌ۔ عاجزی کرنا، نرمی کرنا، ذلت کے قریب
ہونا، جمع ہونا، نزدیک کرنا۔

تکنع۔ لک جانا، منقبض ہونا۔

اکتتاع۔ جمع ہونا، نزدیک آنا، ہربانی کرنا۔

کتتاع۔ عام بن لوح کا فرزند تھا۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفُوفِ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں
ذلت اور رسوائی کے نزدیک ہو جانے سے یا عاجزی کے ساتھ
سوال کرنے سے۔

إِنَّ أُمَّرَأَةً جَاءَتْ تَحْمِلُ صَبِيًّا يَهُودِيًّا فَحَسَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّزَاوُلَ ثُمَّ
اِكْتَنَعَ لَهَا۔ ایک عورت ایک بچہ کو اٹھا کر آں حضرت کے
سامنے لائی وہ دیوانہ ہو گیا تھا۔ آپ نے اذنی کو جس پر سوار
تھے روک لیا پھر اُس کے نزدیک گئے۔

إِنَّ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ أَحُدٍ لَمَّا قَرَّبُوا مِنَ
الْمَدِينَةِ كَنَعُوا أَعْمَلًا۔ جنگ احد میں جب مشرک لوگ
مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو شہر میں جانے سے رک گئے اُن
کو اندیشہ ہوا کہ شہر میں جا کر کہیں مصیبت میں نہ پھنس جائیں
تو بزدلی سے شہر کے اندر نہ جاسکے۔

أَنْتَ قَافِلَةٌ مِّنَ الْحِجَازِ فَلَمَّا بَلَغُوا الْمَدِينَةَ
كَنَعُوا أَعْمَلًا۔ حجاز سے ایک قافلہ آیا جب مدینہ کے قریب پہنچا
تو اس کے اندر جانے سے رک گیا۔

إِنَّهُ قَالَ عَنْ طَلْعَةٍ لَّمَّا عَرَضَ عَلَيْهِ لِلْخِلَافَةِ
الْاِكْتِنَاعُ إِنَّ فِيهِ خَوْفًا وَكِبْرًا۔ حضرت عمرؓ سے
طلوہ رخ کا ذکر کیا گیا کہ وہ خلافت پر قائم ہوں۔ انہوں نے
کہا واہ انگلیوں سے معذور ان میں نخوت اور غرور ہے
حضرت طلورہؓ نے اُحد کے دن آں حضرتؓ پر کافروں کا
حملہ اپنے ہاتھوں پر لیا تھا اس سے اُن کی انگلیاں شل
ہو گئیں تھیں۔ آں حضرتؓ نے ان کی یہ جان نشاری دیکھ کر فرمایا
”طلوہؓ اپنے لئے بہشت واجب کر لی۔“

لَمَّا اِنْشَغَرَتْ إِلَى الْعُذَى لِيَقْطَعَهَا قَالَ لَهُ سَادٍ
إِنَّهَا قَاتِلَتُكَ إِنَّهَا مُكْتَنَعَةٌ۔ خالد بن ولیدؓ جب

عُزَّى کو ایک درخت تھا جس کی مشرک کی لوگ پوجا کیا
کرتے تھے (کاٹنے کے لئے بڑے تو وہاں کا پجاری ان سے
کہنے لگا۔ عُزَّى تجھ کو مار ڈالے گا اور تیرے ہاتھوں کو سن کر
گا (اگر تو نے اس کو ہاتھ لگایا، لیکن خالد نے اُس کا کہنا
کچھ نہ سنا اور عُزَّى کو کاٹ کر پھینک دیا۔ اُس کے تلے
سے ایک بھتنی (خبیشہ) نکل کر بھاگی۔)

كُلُّ أَحَدٍ يَذِي بِأَلٍ لِّمَنْ يُبَدِّلُ فِيهِ يَذِي كَيْلَ اللَّهِ
فَهُوَ اِكْتِنَاعٌ۔ جو کوئی بڑا اور شان دار کام اللہ کا نام لے کر
نہ شروع کیا جائے وہ ناقص ہو (دست و پا بریدہ)۔

صَاحِبُ يَسِينٍ كَانَ مُكْتَنِعَ الْأَصَابِعِ يَسِينِ
کا ساتھی اُس کی انگلیاں شل تھیں یا کٹی ہوئی تھیں یا
تھیلی کی طرف کوئی ہوئی تھیں یعنی اُلٹی بھری ہوئی۔

وَعَصِيَّتُكَ يَذِي وَكَوْشِيَّتُكَ وَعِزَّتُكَ وَ
جَلَالُكَ لَكِنِّي عَنِّي۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے تیرا گناہ کیا
(زافرانی کی) قسم تیری عزت اور بزرگی کی اگر تو چاہتا تو
میرا ہاتھ نکھادیتا رشل کر دیتا، گناہ کی طرف اٹھ ہی نہ سکتا
مُكْتَنِعٌ۔ ہتھکڑیا ہوا۔

كَنَفٌ۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر پناہ کی طرح کرنا، جانوروں
کا حصار بنانا، عدول کرنا، بچانا حفاظت کرنا، مدد کرنا،
پاخانہ بنانا۔

تَكْنِيفٌ۔ گھیر لینا۔

مُكَانَفَةٌ۔ مدد کرنا۔

تَكْنَفٌ اور اِكْتِنَاعٌ۔ گھیر لینا۔

كِنَافَةٌ۔ ایک قسم کی مٹھائی ہے۔

كِنَفٌ۔ چرواہے کے سامان رکھنے کا تھیلہ۔

كَنَفٌ۔ جانب اور سایہ اور پنکھ۔

كَنَفُ النَّسَانِ۔ گود یعنی دونوں بازوؤں

سینہ، آغوش۔

أَنْتَ فِي كَنَفِ اللَّهِ۔ تم اللہ کی حفاظت میں رہو

(جیسے فی حفظہ اللہ فی امان اللہ)۔

کَیْفَ۔ پانامہ۔

إِنَّهُ تَوَحُّدًا فَادْخُلْ يَدَ كُوفِي إِلَيْنَا فَكُنْغَهَا وَصَرِّ
بِالْهَاءِ وَجْهًا۔ آنحضرتؐ نے وضو کیا تو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا
پھر ہاتھ کو پیالہ کی طرح کر کے پانی لیا اور اپنے منہ پر مارا۔
إِنَّهُ أَعْطَى عِيَانًا كُنْفَ التَّرَائِي۔ حضرت عمرؓ نے
عیان کو چرواہے کا تھیلہ دیا جس میں وہ اپنا سامان رکھتا
ہے۔

لَمْ يَفْتَشْ لَنَا كُنْفًا۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ
کی بیوی نے کہا، عبد اللہ نے آج تک اپنا ہاتھ میسرے اندر
نہیں ڈالا (جیسے مردوں کا دستور ہوتا ہے عورتوں کے کپڑوں
میں ہاتھ ڈال کر اُن کا سینہ یا پستان ٹٹولتے ہیں چھاتیوں
میں)۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا خیال میری طرف بالکل نہیں
ہے وہ ہاتھ تک مجھ کو نہیں لگاتے۔ ایک روایت میں کُنْفًا
ہے یعنی مجھ سے محبت نہیں کی۔ کرمانی نے کہا کہ یَفْتَشُ
لَنَا كُنْفًا کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ نہیں سویا تاکہ ہمارا
فسرش زود تازہ یا ہمارے پاس رہ کر کھانا نہیں کھایا کہ
عاجت رفع کرنے کو پانامہ کی تلاش کرنا۔ غرض یہ ہے کہ وہ
دن کو روزہ دار رہتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے عورت
کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتا۔

كُنْفٌ مُّثْلِي عِلْمًا۔ حضرت عمرؓ نے کہا، عبد اللہ
بن مسعودؓ علم کا ایک بڑا تھیلہ بھرا ہوا ہے (تو یہ تفسیر تعظیم
کے لئے ہے یعنی بڑا تھیلہ ہے جیسے جناب بن منذرؓ نے کہا تھا
اناجذيلها المعكك وعذيقها المهبج)۔

يُدْنِي الْمَوْتُ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كُنْفَهُ
مومن پروردگار کے نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ پروردگارؑ
اُس کو ڈھانپ لے گا (اپنی گود میں لے لے گا یا اُس پر رحم کرے
گا۔ اصل میں کُنْفَ کے معنی جانب اور ناحیہ اور یہ تھیلہ ہے
اللہ تعالیٰ کے ساتھ رحمت اور ظن عافیت کی)

نَشَرَهُ اللَّهُ كُنْفَهُ عَلَى الْمَسِيرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
هَكَذَا وَتَعَطَّفَ بِيَدِهِ وَكُمِهِ۔ اللہ تعالیٰ قیامت
کے دن اپنا کُنْفَ مسلمان پر اس طرح پھیلا دے گا جو وہاں
نے اپنے ہاتھ اور آستین کو پھیلا کر بتلایا۔

كُنْفُ الْإِنْسَانِ۔ آدمی کا سایہ اور اس کی جائے پناہ
أَيَّنَ مَنَزِلُكَ قَالَ يَا كُنْفَانِ بَيْتُكَ۔ تمہارا
مکان کہاں ہے انھوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں۔
مَا كَشَفْتُ مِنْ كُنْفِ أَشْئٍ۔ میں نے اب تک کسی
عورت کا بدن نہیں کھولا (یہ صفوان بن محفل نے کہا جن سے
حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا گیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ میں اب
تک کسی عورت کے پاس نہیں گیا اُس کا کپڑا تک نہیں اٹھایا
کہتے ہیں صفوان بالکل حصور تھے یعنی عورتوں کی خواہشیں
رکھتے تھے اُن عضو تناسل کپڑے کی طرح نرم اور ملائم تھا
بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں نے حرام طریق سے کسی
عورت سے صحبت نہیں کی)۔

لَا تَكُنْ لِلْمُسْلِمِينَ كَانِفَةً۔ مسلمانوں کو
چھپانے والا مت ہو۔

مَضَوْنَا عَلَى شَاكِلَتِهِمْ مَكَانِفِينَ۔ اپنے طریق
پر چل دیے ایک دوسرے کو چھپاتے ہوئے۔

فَلَمْ تَنْفَعْهُ أَنَا وَمَا حِيٍّ۔ میں نے اور میرے ساتھ
نے اُس کو دونوں طرف سے گھیر لیا (ایک نے دائیں طرف سے
دوسرے نے بائیں طرف سے)۔

وَالنَّاسُ كُنْفِيهِ۔ لوگ اُن کے دونوں جانب تھے۔
فَكُنْفَهُ النَّاسُ۔ لوگوں نے ان کو گھیر لیا۔

إِنَّهُ أَشْرَفَ مِنْ كُنْفِيهِ فَكَلَمَهُمُ۔ ابو بکرؓ
رجب انھوں نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا (ایک آڑ میں
سے نمودار ہوئے اور لوگوں سے بات کی) نہایت پس ہے کہ
کُنْفِ آڑ کو کہتے ہیں، یعنی سرے کو عمارت کا ہویا ہوا
تَبَيَّنَتْ بَيْنَ السَّرْبِ وَالْكُنْفِ سَارُّهُ

میں رات بسر کرتی ہے۔

شَقِيقٌ اَكْتَفَ مُرُوطِيْنًا فَانْحَمَرَتْ يَدَاهُ
قرآن شریف میں سینہ ڈھانپنے کا حکم اُترا لا الفصاری
عورتوں نے ابھی پردہ پوش چادروں کو بھاڑ کر اُن کی
اڈھنیاں بنائیں ایک روایت میں اَكْتَفَ مُرُوجِيْنًا
ہے یعنی سنگین اور موٹی چادروں کو۔

اَلَا اَكُوْنُ لَكَ صَاحِبًا اَكْنِيفُ دَا عِيَاكَ وَ
اَقْتَبِسُ مِنْكَ۔ (ایک شخص نے ابوذر غفاریؓ سے کہا)
کیا میں آپ کا مصاحب نہ بنوں آپ کے چرواہے کی مدد کرتا
رہوں اس کے ساتھ رہوں اور آپ فائدہ حاصل کروں
(دین کا علم سیکھوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: كُنْتُ التَّرْجُلَ
میں نے اس کو اپنی حفاظت میں لیا اس کے کام کے کُنْفَةُ اُس
کو میں نے بچالیا)۔

وَضَعَ عَلَى سَرِيْرِهَا فَتَ كُنْفَهُ النَّاسُ۔ جب حضرت
عمرؓ جنازے پر رکھے گئے (یعنی تحت پر جس پر مردے کو
لے جاتے ہیں) تو لوگوں نے (چاروں طرف سے) اُن کو
گھیر لیا۔

كُنْفِي كَدَايَ۔ کد اپناڑ کے دونوں جانب۔
وَالنَّاسُ كُنْفُهُ۔ لوگ ان کے گرد اگر دتھے۔
دَخَلَ الْكَنْيْفَ۔ پاخانہ میں گئے۔
قَبْلَ اَنْ تُخَذَّ الْكُنْفُ بِخَانَةِ بَنِي سَيْلٍ۔
لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَاقَةِ كُنُوفٌ۔ زکوٰۃ میں وہ
بکری نہ لی جائے گی جو دوسری بکریوں سے علیحدہ رہتی ہو
ان کے ساتھ نہ چلتی ہو، کیونکہ ایسی بکری کے لینے میں زکوٰۃ
کے تحصیلدار کو تکلیف ہوگی، اس کی حفاظت اور نگرانی
مشکل ہوگی۔ بعضوں نے کہا كُنُوفٌ سے وہ اونٹنی مراد
ہے جس کو سردی لگ گئی ہو وہ اونٹوں کی آڑ کرتی پھر
اُن میں چُھپ رہی ہو۔

مَا مِنْ عَبْدٍ مِّنْ شَيْعَتِنَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ

اِلَّا اَكْتَفَتْ يَدَا مَنْ خَالَفَ مَلَايِكَةً يُّصْنَعُونَ
خَلْفَهُ۔ جو بندہ ہمارے گردہ میں سے (یعنی شیعوں) میں
سے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے مخالفین کے شمار
میں فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں
اَفَا ضَلُّكُمْ اَحَا مِسْكُكُمْ اَخْلَاقًا اَمْ وَطْطُوكُمْ
اَكْنَافًا۔ تم میں فضیلت والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق
اچھے ہیں کنارے کنارے چلتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ كُنْفِكَ۔ یا اللہ! مجھ کو اپنی
امان میں رکھ۔

اَلْبَيْرُ يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْكَنْيْفِ خَمْسَةٌ
وَاَقْلُ۔ یا غارہ اور کنویں میں جب پانچ ہاتھ کا فاصلہ
ہو یا اُس سے کم۔

كُنٌّ يَّا كُنُوفٌ۔ ڈھانپنا، چھپا لینا۔
كُنَّ السَّرِيْحُ۔ ہوا تھم گئی۔
كُنَيْنٌ اور اِكْنَانٌ۔ چھپانا جیسے اِكْتِنَانٌ
(ہے)۔

اِكْتِنَانٌ۔ چُھپ جانا۔
كَا نُؤْنُ۔ چولہا یا بھاری آدمی۔
كَا نُؤْنُ اَلْاَوَّلُ اور كَا نُؤْنُ الثَّانِي۔ دو
رومی مہینوں کے نام ہیں مطابق ماہ دسمبر اور جنوری۔
كِنٌّ۔ آڑ، جھونپڑا، گھر۔
كَنَّةٌ۔ بھو یا بھاوج۔
كَنِيْنٌ۔ چھپا ہوا۔

قَلَمًا سَرَايَ سُرَّ عَتَاهُمْ اِلَى الْكِنِّ فَحِيَاكَ جِب
آپ نے دیکھا کہ لوگ (بارش سے بچنے کے لئے) آڑ کی
طرف بھاگ رہے ہیں تو آپ ہنس دیتے (کہ ابھی تو پانی
کے لئے تڑپتے تھے جب پانی آیا تو مکاؤں اور گھروں
میں اس سے بھاگے جا رہے ہیں)۔

اِنَّ كُنُفَكُمْ كَانَتْ تُرَجِّلُنِيْ۔ ابی بن کعبؓ

نے حضرت عمرؓ اور عباسؓ سے کہا، تمہاری بھادج یعنی میری بیوی میرے بالوں میں کھنگنی کر رہی تھی (بھادج اس لئے کہا کہ عمرؓ اور عباسؓ دونوں ان کے دینی بھائی تھے، ہر مسلمان کی بھادج دوسرے بھائی مسلمان کی بھادج ہے)۔
فَجَاءَ بِنْتَاهَا كُنْهَةً. وہ اپنی بیوی کی خبر لینے کو آئے،
كُنْهَةً كِي جَمْعِ كُنْهَةٍ ہے۔

الْبَعْضُ كُنْهَةً بِنْتِي إِلَى الطَّلَعَةِ. میری تمام بیویوں میں وہ مجھ کو سخت ناپسند ہے جو بہت نکلنے والی ہو۔
أَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ. لوگوں کو بارش سے بچا ایک روایت میں كِنَّ النَّاسَ ہے معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں أَكِنَّ النَّاسَ یعنی میں لوگوں کو بارش سے بچاتا ہوں (مجھ کا چھت بنا کر)۔

مَطَرٌ لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتٌ مَدَارٍ وَلَا وَبَرٍ. ایک مینہ ایسا برے گا کہ اس سے نہ مٹی کی چھت بچ سکے گی (جیسے بستی والوں کی ہوتی ہے) نہ بالوں کی چھت (جیسے جنگل والوں کی ہوتی ہے، وہ گھیل وغیرہ تان لیتے ہیں مطلب یہ ہے کہ یہ پانی ایسے زور کا ہوگا کہ کوئی چھت اس کو نہ روک سکے گی)۔

فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كُنْهَاتِهِ. ایک تیر اپنے ترکش (تیر دان) میں سے نکالا۔

كُنْهَةً. اصل اور غایت اور ماہیت اور حقیقت۔
اِكْنَاهُ اور اِكْنَاهُ. حقیقت کو دریافت کر لینا انتہا تک پہنچنا۔

كُنْهَةً. بمعنی وقت بھی آیا ہے۔

كُنْهَانٌ. ایک بوٹی ہے۔

كُنْهَلٌ. ایک بڑا جنگلی درخت ہے (جیسے پشامڑ ہے)

مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهَةٍ. جو شخص ذمی

سے اس لفظ کو كُنْہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف مناسب لفظی سے ذکر کر دیا ہے۔ ۱۲۰ منہ

کافر کو (جس کو دارالاسلام میں امان دی گئی ہو) بلاوجہ یا غیر وقت میں قتل کر ڈالے (اگر قتل کا وقت آگیا ہو مثلاً معاہدہ کی مدت پوری ہوگئی ہو، یا وہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اُس کا قتل جائز ہو۔ مثلاً ہمارے پیغمبر کو بُرا کہے تب اس کے قتل میں یہ سزا نہ ہوگی، یعنی بہشت کی خوشبو تک نہ سونگھنا)

لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةَ طَلًا قَهَانِي غَيْرَ كُنْهَةٍ۔ کسی عورت کو طلاق کی درخواست بغیر معقول وجہ کے نہ کرنی چاہئے (جب حد درجہ مجبور ہو جائے اور کوئی صورت ملاپ کی نہ رہے غاوند کی ایذا ہی بدرجہ غایت پہنچ جائے کہ اس پر صبر نہ ہو سکے اس وقت طلاق کی درخواست کرنے میں قباحت نہیں)۔

مَا كَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَا يَكْنُوهُ عَقْلُهُ۔ آں حضرت نے اللہ کے بندوں سے اپنی عقل کی انتہائی باتیں نہیں کیں (کیونکہ وہ ان کی سمجھ میں نہ آتیں بلکہ ہر ایک سے اُس کی عقل کے موافق کلام کیا دوسرے عالموں کو بھی ایسا ہی حکم ہے کَلِّمُوا النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عَقْلِهِمْ مشہور ہے)۔

أَعْرِفُهُ كُنْهَةً الْمَعْرِفَةِ مِثْلَ حَقِيقَتِ خُوبٍ بِيَانِ لَا يَكْنِيهِهُ الْوَصْفُ۔ اس کی حقیقت کا بیان

نہیں ہو سکتا (جیسے سعدیؒ کہتے ہیں)

تو اں در بلاغت پر سخاں رسید

نہ در کفر بیچون سخاں رسید

گنہوسا۔ بڑا گہرا گالڑھا اہڑ۔

گنہوسا۔ بڑی اونٹنی۔

وَمِصْبَةٌ فِي كُنْهَوْرٍ دَبَابِيهِ۔ اُس کی چمک سخت

دلدار سفید ابر میں معلوم ہوتی تھی۔

كُنْأِيَةٍ۔ پوشیدہ اشارہ میں مطلب نکالنا یعنی صاف

صاف نہ کہنا، بلکہ اس طرح کہنا کہ اس سے دوسرا مطلب

جو شکم کو مقصود ہے سمجھ لیا جائے، یا ایک بات کہنا اس سے مراد اور رکھنا۔

کُنْیَہ اور کُنْیَہ: نام رکھنا ابو یا ابن یا اُم یا بنت کے ساتھ، مثلاً ابوزید، اُم عمرو، ابوالشرف وغیرہ۔
تکْنِیَہ اور اِکْنَاء کے بھی یہی معنی ہیں۔ یُنْکِی اور اِکْنَاء موسوم ہونا۔ کُنْی جمع ہے کُنْیہ کی۔

اِنَّ لِلرُّؤُوسِ یَا کُنْیَہَ وَ لَهَا اَسْمَاءُ فَکُنُوْهَا بِکُنَاہَا وَ اَعْتَبُوْهَا بِاَسْمَائِہَا۔ خواب میں کنیتیں (اشارے بھی ہوتے ہیں اور نام بھی، تو کنیتوں کی مثال سمجھ لو اور ناموں سے قیاس کر لو مطلب یہ ہے کہ خواب میں اشارات اور کنایات ہوتے ہیں اسی لئے خواب کی صحیح تعبیر دینے کے لئے بڑی عقل اور فہم کی ضرورت ہے مثلاً کوئی خواب میں مجبور کے درخت دیکھے تو اس سے عرب لوگ مراد ہوں گے اور بادام کے درخت دیکھے تو عجمی لوگ مراد ہوں گے کیونکہ مجبور کا معدن عرب ہے اور بادام کا عجم ناموں سے قیاس کر لینا، مثلاً سالم نام کے شخص کو دیکھے تو سلامتی سمجھ لے، ظفر علی نام والے کو دیکھے تو فتح وغیرہ دیکھ لے، ہاکو خان کو دیکھے تو ہلاکت سمجھ لے۔

رَأٰیْتُ عَلِیًّا یُّوْمَ الْقَادِیَہِ وَ قَدْ تَکْنٰی وَ تَحَبَّبَ لَیَّ فَاَدَسِیَہُ کِیْ جُنْکَ مِیْنِ اَیْکَ عَجِی کَا فَرُوْ دِیْکَہَا جُوْ چُھپ رہا تھا اور آؤ کر رہا تھا یا جو دفر اور اظہار شجاعت کے لئے) اپنا نام بیان کر رہا تھا۔

لَا تَکْنُوْا اِیْکَ کُنْیَہَ۔ میری کنیت پر (ابوالقاسم) اپنی کنیت مت رکھو (یعنی اپنے بچوں کا نام قاسم نہ رکھو، کیونکہ قاسم کا باپ ابوالقاسم ہوگا۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ مانعت ہے ہوتی ہے بعض منوع ہوگئی بعض کہتے ہیں اب تک مانعت باقی ہے بعض کہتے ہیں یہ مانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی بعض کہتے ہیں ابوالقاسم کنیت رکھنا اس وقت منع ہے جب نام محمد ہو

اور حضرت عمرؓ نے محمد نام رکھنے سے منع کیا ہے، ایسا نہ ہو کوئی اُس کو بُرا کہے یا گالی دے تو اس مبارک نام کی توہین ہو۔ اور امام مالکؒ نے فرشتوں کا نام رکھنے کو مکروہ رکھا ہے (جیسے جبریل یا میکائیل وغیرہ) لیکن سنیوں کے نام پر نام رکھنا درست رکھا ہے اور اس پر اتفاق ہے صرف حضرت عمرؓ اس کو نادرست کہتے ہیں۔ انھوں نے ایک شخص کو درہ سے مارا جس نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی، اور فرمایا کہ عیسیٰ کے باپ نہ تھے (اللہ تعالیٰ نے اُن کو بن باپ کے پیدا کیا تھا مگر یہ کراہت بھی تنزیہی ہے کیونکہ امام ترمذیؒ کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور وہ امام تھے اہل حدیث کے)۔

کُنَّا نَا بِقَلَدَہِ۔ ہماری کنیت بقلہ رکھی۔

وَ لَا تَکْنِ عَجَی۔ مجھ سے مت چھپا۔

مَا كَانَ یُکْنٰی۔ آنحضرتؐ فحش مطالب کو اشارے کنایے میں بیان فرماتے تھے (جیسے جہاں کوئس سے اور مَسَّ سے اب تک ثقتہ اور معقول لوگوں کا یہی طریق ہے یہاں تک کہ پیشاب اور پاخانہ کو بھی کنایہ سے کہتے ہیں مثلاً اَدَاۃَ حَاجَتِیْ یَا قَتْنَاۃَ حَاجَتِیْ وغیرہ پیشاب کرنے کو اَرَاۃَ السَّمَاءِ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں عرب لوگ باحسانہ یا پیشاب کو جانے کے لئے مخاطب سے یوں کہتے ہیں اَعَزَّکَ اللہُ مگر یہ سب اس صورت میں ہے جب مخاطب مقصود سمجھ جائے ورنہ صاف صاف کہنا چاہئے تاکہ اس کو دھوکا نہ ہو)۔

کُنْیَ عَنْ نَفْسِہِ۔ اپنے تئیں مراد لیا۔

باب الکاف مع الواو

کَوْبٌ۔ اُس کوڑے سے پاؤں پینا جس کا سر گول ہو، اور اس میں کندہ نہ ہو۔

کَوْبٌ۔ گردن پتلی ہونا اور سر بڑا ہونا۔

تکوین۔ پھر سے کوٹنا۔

کوئیہ۔ فوت شدہ چیز پر افسوس کرنا۔
کوئہ۔ پوسر یا شطرنج یا چھوٹا طبلہ (ڈگڈگی)

یا بریل۔

إِنَّ اللَّهَ حَذَرَ الْخَمْرَ وَالْكُوبَةَ. اللہ تعالیٰ
نے شراب اور پوسر یا شطرنج یا طبلہ (ڈگڈگی) کو حرام
کیا۔

أَمْرًا يَكْسِي الْكُوبَةَ وَالْكَتَا سَا وَ الشَّيَاعِ
ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول (ڈگڈگی) اور بانسری کے
تور ڈالنے (یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا)۔

وَ أَكْوَ ابُهُ عَدَادَ نُجُومِ السَّمَاءِ. خوش کوثر
جو گوزے رکھے ہیں ان کا شمار آسمان کے تاروں کا شمار
و لا تعداد ہیں)۔

أَتَحَاكُمُ عَنِ الْكُوبَاتِ. میں تم کو طبلوں سے منع
کرتا ہوں۔

کُوت۔ پائے تابہ۔

تکوین۔ سرگوش کے۔ کی طرح پاخانہ نکالنا چاہا
یا پانچ پی ہو جانا۔

کُوتہ۔ ارزائی۔

قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَخْبَرَنِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
عَنْ أَصْدِكُمْ مَعَاشًا قُرَيْشٍ فَقَالَ نَحْنُ قَوْمٌ
مِنْ كُوتِي. ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا یا امیر المؤمنین
آپ ہم کو اپنی اصل بتلایے یعنی قریش کے لوگوں کی،
فرمایا ہم لوگ اصل میں کوئی سے آئے تھے (کوئی ایک
مقام ہے ملک عراق میں جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام
پیدا ہوئے تھے۔ بعضوں نے کہا کوئی ایک محلہ کا نام ہے
مگر میں جہاں بنی عبدالدار رہتے تھے)

مَنْ كَيْتَ سَائِلًا عَنْ نَسَبِنَا فَإِنَّا قَوْمٌ مِنْ
كُوتِي. جو شخص ہمارا نسب دریافت کرنا چاہے تو ہم لوگ

کوئی کے ایک قوم ہیں (مطلب یہ کہ نام و نسب یا خاندان
پر فخر کرنا ایک یہودہ بات ہے)۔

نَحْنُ مَعَاشِرُ قُرَيْشٍ نَحْنُ السَّبْطُ مِنْ
أَهْلِ كُوتِي. (ابن عباس رضی اللہ عنہما) ہم قریش کے لوگ
اصل میں ایک شاخ ہیں سبطی قوم کی جو کوئی میں رہتی تھی
(وہاں سے آکر مکہ میں آباد ہوئے۔ سبطی عراق والوں کو
کہتے ہیں)۔

إِنَّ مِنْ أَسْمَاءٍ مَكَّةَ كُوتِي. مکہ کا ایک نام
کوئی بھی ہے۔

کُوت۔ بمعنی کشیر اور اسلام اور نبوت اور ایک
کاڈل کا نام تھا طائف میں وہاں حجاج بن یوسف بن
دیا کرتا تھا) اور وہ شخص جو بہت دیا کرتا ہو اور سردار اور
نہر اور بہشت کی ایک نہر جس سے دوسری نہریں پھوٹی ہوں۔
أُحْلِيَتْ الْكُوتُ وَهُوَ تَهْرُوتِي الْجَنَّةِ وَعَدَائِي وَرَتِي.
(الحديث) کوثر ایک نہر ہے بہشت میں جس کے دینے کا اللہ
نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں بڑی خوبی ہے اُس کا پانی شہد
سے زیادہ میٹھا ہے اور دودھ سے بڑھ کر سفید ہے اور برتن
سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور گھی سے زیادہ ملائم ہے اس کے
دو نول کنارے زمرہ کے ہیں اور اس کے برتن چاندی کے
ہیں، جو کوئی اُس میں پے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔
(بعضوں نے کہا کوثر ایک حوض ہے بہشت کا۔ بعضوں نے
کہا کوثر سے آنحضرت کی آل اور اتباع مراد ہیں یا آپ
کی امت کے عالم یا ستر آن، غرض کوثر کے بہت سے
معانی آئے ہیں اور سب میں راجح وہ معنی ہیں جو حدیث
سے ثابت ہیں کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت کا جس میں
مومنین پانی پئیں گے)۔

إِنَّ مِنْ أَصْحَابِي مَنْ يَدَّ ادُّونَ عَنِ الْكُوتِ
میرے اصحاب میں سے بعض لوگ حوض کوثر پر سے ہانک
دیئے جائیں گے (فرشتے اُن کو وہاں سے نکال دیں گے)

میرے اصحاب میں سے بعض لوگ حوض کوثر پر سے ہانک
دیئے جائیں گے (فرشتے اُن کو وہاں سے نکال دیں گے)

تب میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں (ان کو آنے دو)۔
اس پر یہ جواب ملے گا کہ تم کو یہ معلوم نہیں جو تمہارے بعد
دنیا میں انہوں نے نئی نئی باتیں کیں (اسلام سے پھر گئے
یاد عتیں نکالیں)

اَلْكُوْزُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ اَعْطَاكَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْضًا عَنِ ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ۔ (امام ابو عبد
لہ فرمایا) کوثر بہشت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو
آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے بدلے عنایت فرمائی۔
کُوْزُ مَرْوَةَ۔ ایک شیعہ شاعر تھا جس کی معشوقہ عورت
نای ایک عورت تھی۔

کُوْزُ۔ روکنا جان نکلنے کے قریب ہونا، نزدیک ہونا، قصد
کرنا۔

تَكْوِيْدُ۔ جمع کرنا، ایک دُعا کرنا۔

اِكْوَادُ۔ لرزنا، کپکپانا۔

مَكَادُ۔ قصد کرنا۔

تَكَادُ بَوْتُهُ تَبِيْنُ۔ آپ کی پیغمبری ربات کرنے
سے بیشتر کھل جانے کو ہوتی (آپ کے چہرے پر وہ نور
اور جلال الہی برستا تھا کہ دیکھنے والا آپ کا جال دیکھتے
ہی سمجھ لیتا کہ آپ سچے پیغمبر ہیں)۔

كَدْتُ اَفْعَلُ۔ میں یہ کام کرنے کو تھا۔

مَا كَادَ يَفْعَلُ۔ وہ یہ کام جلدی کرنے والا نہ تھا۔
خُجَّجَ اَلْمَاءُ اِلَى اَيْسَہَا يَكِيْدُ بِنَفْسِيہ۔

اگر کسی عورت کا باپ دم توڑ رہا ہو (مرنے کے قریب ہو)
تو وہ (بغیر خاوند کی اجازت کے) نکل سکتی ہے اپنے باپ
کے دیکھنے کو جاسکتی ہے (کیونکہ یہ سخت ضرورت اور مجبوری
کی حالت ہے) مال کا بھی یہی حکم ہوگا۔ لیکن اور عزیزوں
کے لئے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے)۔

کُوْدُنُ۔ غدہ گھوڑا یا خیر یا ترکی گھوڑا یا اہم تھی۔
اِنَّ الْخَبْلَ اَعَارَتْ بِالشَّامِرِ فَادْرَكْتَ الْعِرَاءُ

مِنْ يَوْمِهَا وَاَدْرَكْتَ الْكُوَادِنَ طَمَحِي الْعَدَا۔ گھوڑوں
نے شام کے ملک پر حملہ کیا تو عربی گھوڑے تو اسی دن
(منزل مقصود پر) پہنچ گئے اور ترکی گھوڑے دوسرے دن
دن چڑھے پہنچے۔

كُوْدَنَةُ۔ دیر میں چلنا (آب عرف عام میں کُوْدَنُ
اُن پڑھ اور کُنْدُ ذہن شخص کو کہتے ہیں)
كُوْدَانُ۔ موٹا بھاری بھرکم (جیسے کاڈان ہے)
تَكْوِيْدُ۔ دُعا پر بارنا، راتوں کے آخری حصہ
تک پہنچنا۔

اِنَّهٗ اَذْهَنَ بِالْكَاذِبِ۔ کیوڑے کا تیل لگایا
کُوْسُ۔ گول پھرانا، کھودنا، جلدی چلنا، گھٹھری ٹھانا
تَكْوِيْدُ۔ گول پھیلنا، بچھاڑنا، گول گھٹھری بنانا، ایک
میں ایک گھسیڑنا، تہہ کرنا، لپیٹنا، تار یک کرنا، روشنی
ماند کر دینا۔

اِكَاَرَةُ۔ ذلیل اور ناتواں سمجھنا۔

تَكْوَسُ۔ گر جانا، ماند پڑ جانا، ٹپکنا۔

اِكْتِيَاذُ۔ عمامہ باندھنا، جلدی چلنا، گر پڑنا۔

اِسْتِكْسَاةُ۔ جلدی کرنا، گھٹھری پیٹھ پر اٹھالینا

مَكَارَةُ۔ گھٹھری غلہ کا ہوا کپڑوں کا۔

كُوَادَةُ۔ عمامہ۔ (کُوْسُ عمامہ کا بیچ)۔

كُوْدَةُ۔ شہر، احاطہ، ضلع۔

مَكْوَسِيٌّ۔ بخیل، بونا، بڑا چوتھ گوبر کا فرومایہ

مَكَاَسُ۔ پیشہ، صناعیت، حرفت، غلہ کی گاڑی۔

اِنَّا كُنَّا يَتَعَوَّذُ مِنْ اَلْكُوْسَا بَعْدَ اَلْكُوْدِ

(ایک روایت میں بَعْدَ اَلْكُوْنِ ہے اس کا ذکر آگے
آئے گا) یعنی آل حضرت م ترقی کے بعد تنزل سے پناہ
مانگتے تھے یا زیادتی کے بعد کمی سے یا تو نگری کے بعد
محتاجی سے (کیونکہ اس میں سخت تکلیف ہوتی ہے)۔

فَيُبَادِرُ الطَّرْفَ نَبَاتَهُ وَاسْتَحْصَادَهُ وَ

تکویدہ رہشت میں کوئی کھیتی کی آرزو کرے گا، تو ایک مارے سے پہلے اگل آئے گی اور کٹے اور کھلیاں بنانے کے لائق ہو جائے گی (تکویدہ اس کا جمع کرنا اور زمین پر ڈالنا)۔

يُجَاءُ بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ نُورَيْنِ يُكَوِّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قیامت کے دن چاند اور سورج دونوں نور ہو کر لائے جائیں گے اور دوزخ میں گر لائے جائیں گے (کیونکہ مشرک لوگ ان کی پوجا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ان کو بھونک کر ذلیل کر دے گا) ایک روایت میں ثورین ہے یعنی دونوں بیل کی صورت میں مسخ ہو کر لائے جائیں گے۔ بعضوں نے تکوید کے معنی یہ کئے ہیں کہ ان کی روشنی ماند کر دی جائے گی، یا لپیٹ دیے جائیں گے۔

يُكَوِّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. آسمان اور زمین کو قیامت کے دن نیپٹے جائیں گے جیسے کاغذ کا بندل لپیٹا جاتا ہے یا عمامہ۔

یا کوادر المیس ترمی بنا العیس۔ نازکے کجاوے لٹے ہوئے سفید اونٹ ہمو بھگا رہے تھے (آکھوار جمع ہے کھوس کی یعنی اونٹ کا کجاوہ مع سامان وغیرہ جیسے کھوڑے کی زین ہوتی ہے اس کو سرچ کہتے ہیں)۔ لَا أَرْكَبُ الْكُورَ۔ میں کجاوے پر سوار نہیں ہوتا (یعنی کاسٹھی پر جو اونٹ کی پشت پر رکھی جاتی ہے) لیس فیما تخرج آکھوار التعل صدقہ مکھیوں کے چتے جو (شہد) نکالتے ہیں ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی شہد میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے)۔

لَعَنَ مَنْ الْكُورَ۔ تم شاید ایک علاقہ کی رنج دلی ہو (جیسے شام یا فلسطین یا عراق کا ملک)۔ اَصْحَابُ الشَّيْءِ مِنَ الْكُورَةِ۔ شہر سے کوئی چیز نکالی۔

مَكَانَ يَسْعُدُ عَلَى كَوْرٍ عِيَامَتِهِ۔ ہمارے بچے پر سب سے کہتے تھے (تو پیشانی زمین سے نہ لگتی بعضوں نے اس کو ناجائز رکھا ہے)۔

کوز۔ کوزے سے پینا، جمع کرنا۔ تکوز۔ جمع ہونا۔

اِسْتِيَاذُ کوزے سے پانی لینا۔

کاز۔ مٹی کا تیل دکر دسن آئل جوزمین سے نکلتا ہے تکوز۔ کوزہ جس میں کندا ہو (اس کی جمع کیزان اور اکواز اور کوزہ ہے) مکتوز۔ اس میں۔ لمبے سرو والا۔

کھوڑی۔ ایک بلند قلعہ و طرستان میں، پرندہ اس سے اونچا نہیں اڑتا اور بھی اس کے نیچے رہتا ہے۔

كَانَ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوكِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ بَرٌّ اَلْعَلَمَ مِنْ عِلْمَاتِهِ يَأْتِي الْجَبَّ فَيَكْنُزُ مِنْهُ شَيْئًا يُجَرِّدُ قَائِمًا فَيَقُولُ يَا كَيْتَنِي مِثْلَكَ يَا لَهَا نِعْمَةً تَوْكَلْ لَذَّةٌ وَخَرَجَ سُرْحًا۔ اس بستی کا ایک بادشاہ تھا وہ اپنے خدمت کار چھوکروں میں سے ایک چھوکرے کو دیکھتا مسخور کے پاس آتا اور کوزے سے پانی نکال کر کھڑے کھڑے غٹ غٹ پی جاتا۔ تب وہ بادشاہ کہتا، کاش میں بھی تیری طرح ہو یا پانی کی سی نعمت مزے سے پی جاتی اور آسانی سے پیشاب کی راہ نکل جاتی (اس بادشاہ کو احتباس بول (پیشاب رکنے) کا عارضہ تھا تو تندرست چھوکروں کو دیکھ کر ان کا سنا ہونے کی آرزو کرتا)۔

يَكْبُرَانَهُ كَذُومِ السَّاءِ۔ حوض کوثر کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہوں گے دشوار میں یا چمک مک (میں)۔

مَا أَخَذَ الْعَاشِشُ وَوَضَعَهُ فِي كُوزٍ زَكَاةً كَاتِحِيْلًا رَجُلًا كَرِيسَ كُوزٍ فِي رُكْحَلٍ۔

کوس۔ تین پاؤں پر چلنا، گرنا، کم کرنا، اٹ جانے۔
تکویں۔ سر کے بل اٹھ دینا۔
تکوس۔ اوندھا ہونا۔

إِنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا نَدَيْتُمْ
عَلَى شَيْءٍ نَدَيْتُمْ عَلَيَّ أَنْ لَا أَكُونُ قَتْلْتُ ابْنَ عُمَرَ
فَقَالَ لَهُ سَالِحُ أَمَّا دَاوُدُ لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَكُنَّا سَفَكُ
اللَّهِ فِي النَّارِ أَعْلَا لَكَ أَسْفَلَكَ. سالم بن عبد اللہ بن عمر
حجاج بن یوسف (خالم) کے پاس بیٹھے تھے۔ راتے میں
حجاج کیا کہنے لگا۔ میں کسی بات پر اتنا نادام نہیں ہوا جتنا
عبد اللہ بن عمرؓ کو پھوڑ دینے اور اُن کو قتل نہ کرنے پر۔
سالم نے یہ سن کر کہا، خدا کی قسم اگر تو ایسا کرتا تو اللہ تم
تجھ کو دوزخ میں اوندھا لٹکاتا، سر نیچے پاؤں اوپر۔
مکانکھتات شجرہ منکادیں۔ اصحاب الایمہ جند
جھاڑی میں رہتے تھے (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے
حضرت شعیبؓ ان کی طرف بھیجے گئے تھے)۔
کوع۔ کوع پر چلنا۔

کوع۔ کوع (کج) ہونا۔

کوع اور کاع۔ پینے کا وہ حصہ جو انگھوٹھ کے قریب
ہے (بعضوں نے کہا کاع پینے کا وہ حصہ جو پھنگلیا کے قریب
ہے جس کو کوع شوع بھی کہتے ہیں)۔

تکویج۔ ایسا مارنا کہ کوع کج ہو جائے۔

تکوع۔ کوع ہونا۔

اکوع۔ جس کا کوع بڑا ہو یا کج ہو۔

سلمۃ بن اکوع۔ مشہور صحابی ہیں، اکوع ان
کے دادا کا لقب تھا۔

بَعَثَ بِهِ أَبُوؤَلَا إِلَى خَيْبَرَ وَقَاسَمَهُ السَّمَاةَ
فَسَحَرُوهُ فَتَكَوَّعَتْ أَصَابِعُهُ. عبد اللہ بن عمرؓ کو
اُن کے والد نے خيبر کی طرف بھیجا تا کہ یہودیوں سے بٹائی
کر لیں۔ یہودیوں نے ان پر جادو کیا ان کی انگلیاں کج

ہو گئیں (نہا یہ میں ہر کوع یہ ہے کہ کوع کی طرف
سے ہاتھ کج ہو جائے)۔

عَسَا لَهُمَا إِلَى الْكُوعَيْنِ۔ ہاتھ کو پہونچوں کے
جوڑوں تک دھویا۔

تکلیتہ امۃ اکوعۃ بکوعۃ۔ ارے تیری ماں
تجھ پر روئے (قورے) تو وہی اکوع ہے جس نے صبح کو
ہمارا پیچھا کیا تھا (اب تک ہمارا پیچھا نہیں چھوڑا حالانکہ
دن تمام ہونے کو آیا۔ یہ غزوۃ ذاتی مشرد میں غطفان
کے لٹیروں نے کہا جو آں حضرتؐ کے اونٹ ٹوٹ کر لے
چلے گئے اور سلمہ نے اُن کا پیچھا کیا تھا۔ اکیلے اُن پر تیروں کی
بارش کرتے جاتے تھے۔ زخمی تھی اس حدیث کو یوں نقل
کیا ہے: بکوعۃ اکوعۃ۔ یعنی مشرکوں نے کہا اپنے
باپ اکوع کا جوان بیٹا۔ لیکن صحیحین میں اس طرح ہر جو
پہلے بیان ہوا)۔

کوع۔ کاشنا، گول کرنا۔

تکویف۔ کاشنا، کاف کا حرف لکھنا، کوفہ میں جانا
جو ایک مشہور شہر ہے عراق میں۔

تکویف۔ جمع ہونا، گول ہونا، اہل کوفہ کے مشابہ ہونا
یا ان کی طرف نسبت دینا۔

لَمَّا آتَا إِدَا أَنْ يَبْنِي الْكُوفَةَ قَالَ
تَكُوْفُوْا فِي هَذَا الْمَوْضِعِ. سعد بن ابی وقاصؓ نے جب
کوفہ کی بنائنام کی تو کہا یہاں پر جمع ہو جاؤ (اسی روز
اس شہر کا نام کوفہ پڑھ گیا۔ بعضوں نے کہا اُس کا پُرانا
نام کھفان تھا)۔

آتکوفی کایوفی۔ یہ ایک مثل ہے، یعنی کوفہ
والا اپنا عہد پورا نہیں کرتا (یہ مثل اس روز سے پڑ گئی،
جب سے کوفہ والوں نے امام حسینؑ کے ساتھ بد عہدی کی
اور اس سے پہلے اور بعد میں بھی کرتے رہے، ان کی تلوار
مراجی مشہور ہے)۔

تَرَكْنَهُمْ فِي كُوْفَانٍ. میں نے ان کو گول گول کام میں چھوڑ دیا۔

سَمَاتٌ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصَاةِ. میں کوہ سے بصرے تک گیا۔
كُوْكَبَةٌ. چمکنا۔

كُوْكَبٌ. ستارہ، سفید پکا جواں لکھ میں پیدا ہوا، سردار، سوار، گرمی کی شدت، تلوار، میخ، پہاڑ ہتھیار، بند، گبرو جوان، جماعت۔

دَعَادَ عَوَّةٌ كُوْكَبِيَّةً. کوکبی بد دعا کی روک تھام ایک بستی کا نام تھا وہاں کا حاکم بڑا ظالم تھا۔ بستی والوں نے اس کے لئے بد دعا کی وہ مر گیا جب یہ مثل قائم ہوئی
اِنَّ عُثْمَانَ ذُوَ نَحْسٍ كُوْكَبٍ. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کوب کے باغ میں دفن کیا روک کوب اُس باغ کے مالک کا نام تھا یہ مقام اس وقت بقیع سے خارج تھا لیکن بعد کو بقیع میں شریک کر لیا گیا۔ اُس میں دفن ہونے کی یہ وجہ ہوئی کہ باغی لوگوں نے آپ کو بقیع میں دفن ہونے نہ دیا۔ آخر آپ کے چند عزیزوں نے رات کے وقت آپ کی نعش لے جا کر پوشیدہ طور سے کوکب میں دفن کر دی۔ اب اس مقام پر ایک قبۃ بنا ہوا ہے اور وہ بقیع میں شریک کر لیا گیا ہے۔

كُوْكَبٌ. ایک گھوڑے کا بھی نام تھا جس پر سوار ہو کر ایک شخص بیت اللہ کا طواف کرنے لگا۔ جب حضرت عمر کو یہ حال لکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اُس کو منع کرو۔
اِنْ يَتِيَهُ مِثْلُ الْكُوْكَبِ. حوض کوثر کے برتن تال کی طرح چمکتے دیکھتے یا ستاروں کے شمار میں ہیں۔

يَوْمَ مَزُو كُوْكَبٍ. اندھیرا دن جو رات کی طرح ہو گیا تارے دکھائی دینے لگے۔

اَلْكُوْكَبُ كَا عَظِيمِ جَبَلٍ عَلَى الْاَرْضِ. ستارہ اتنا بڑا ہے جیسے سب سے بڑا پہاڑ زمین پر (مگر دوری کی وجہ سے

اتنا چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ بعضے ستارے زمین کے برابر بعضے زمین سے بھی بہت بڑے ہیں)
كُوْمٌ. جماع کرنا، شرمگاہ۔

كُوْمَرٌ. بڑا کوہان ہونا۔

اَكْثُوْمٌ. بڑے کوہان والا اونٹ (اس کا مونٹ کوماء ہے)۔

كُوْمَةٌ. ایک قلعہ، ڈھیر۔

اِكْتِيَامٌ. پاؤں کی انگلیوں کے کناروں پر ٹھینا۔
مَكَامَةٌ. مدخل۔

اَعْظَمُ الصَّدَاقَةِ رِبَاطُ فَرسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا يُمْنَعُ كُوْمَةٌ. سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ آدمی ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے باندھے دے (پالے) اور اس کو مادہ پر کھانے سے کسی کو نہ روکے (جو چاہے اُس کی نسل لے)۔

كَامَرُ الْفَرَسِ اُنْثَاةٌ. گھوڑا گھوڑی پر چڑھا۔
اِنَّ قَوْمًا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یُحِبُّوْنَ یَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی الْكُوْمِ اِلٰی اَنْ یُّهَذَّبُوْا. کچھ لوگ توحید والے (جو اللہ کو ایک سمجھتے ہیں اس کا شریک کسی اور کو نہیں بناتے) قیامت کے دن ٹیکروں پر روکے جائیں گے یہاں تک کہ گناہوں سے پاک صاف ہوں۔

نَحْنُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی كُوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ. ہم قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر ہوں گے، لوگوں سے اونچے۔

یَجِیْعُ یَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰی كُوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر آئے گا لوگوں سے اونچا۔

حَتّٰی رَاَیْتُ كُوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثَبَابٍ. یہاں تک کہ میں نے کھانوں اور کپڑوں کے ڈوڑھے دیکھے (جو لوگوں نے صدقہ کے طور پر دیئے تھے)۔

ہوئی ہو جا رہی کاش یہ شخص ابوسلم ہو۔

بِئْتَهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَاطَمَهُ أَهْلُهُ الْمَكْنِيَّةُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں گئے دیکھا تو وہاں کے اکثر لوگ بوڑھے لوگ ہیں جو کُنْتُ کَذَا اور کُنْتُ کَذَا کہا کرتے ہیں (اپنی عمر کے گزشتہ قصے بیان کیا کرتے ہیں تو یہ نسبت ہے

کُنْتُ کی طرف یعنی میں ایسا تھا میں ویسا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: مَاتَ إِلَى كَذَا وَكُنْتُ۔ اب تم کان اور کُنْتُ تک پہنچ گئے یعنی بوڑھے ہو گئے تمہارے حالات تقویم پارینہ ہو گئے۔

لَمَّا كَانَ بَيْنَ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ وَاهْلِهِ مَا كَانَ.

جب حضرت ابراہیم اور ان کی بیوی سارہ میں کچھ جھگڑا ہوا (وہ اپنی سوکن حضرت ہاجرہ سے رشک کرنے لگیں اور حضرت ابراہیم سے لڑیں کہ ان کو میرے گھر سے نکال باہر کر دو کہیں دور بھیجاؤ۔)

كُنْتُ فِيْ اَهْلِيْ مَا اَنْتَ مَرَّتَيْنِ. تو بے شمار دنیا میں) اپنے گھر والوں میں تھا یہاں بھی ویسا ہی ہے یا تو اپنے گھر والوں میں تو شریف گناہاں تھا اب تو کیا ہے دوبارہ تو دنیا میں جا نہیں سکتا۔

فَكَانَتْ تِلْكَ. یہ اصل قصہ جو اور کچھ نہیں ہوا۔

وَلَمْ يَكُنْ تَوَافِيْ نَفْسِهِ شَيْءٌ. اس کے دل میں اس کی محبت ذرا بھی نہ تھی۔

وَمَا يَكُونُ اِلَى الشَّمْسِ اَصْفِيْفًا وَمَا يَكُونُ مِنْهَا اِلَى الظِّلِّ يَكُونُ اَبْيَضًا. جو سورج کی طرف ہو گا وہ تو زرد ہو گا اور جو سایہ کی طرف ہو گا وہ سفید ہو گا۔

كُنْتُ اَطْيَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً. میں آنحضرتؐ کے خوشبو لگنے کی جب آپ علال جوتے اور احرام باندھنے کا قصد کرتے۔

فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ اَلْكَعَاتِ وَالْقَوْمِ سَاعَتَيْنِ. آنحضرتؐ کی توجہ رکھتیں

ہوئیں اور مقتدیوں کی دو دو رکعتیں (یعنی صلوٰۃ الخوف میں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتدا درست ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور طحاوی نے اس حدیث کو منسوخ قرار دیا ہے۔)

كَانَ اِحْدَاثًا. دچا ہے کُنْتُ تھا لیکن بحدوث تا بھی ایک لغت ہے۔)

كُنْتُ لَكَ كَأَنِّي زَرْعٌ. عائشہ میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا اتم زرع کے لئے۔

كَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مُصَلِّيًا اِلَّا رَأَيْتَهُ وَلَا تَأْتِيْكَ اِلَّا رَأَيْتَهُ. اگر تو چاہتا کہ اس حضرتؑ کو رات میں نماز پڑھتا ہوا دیکھے تو اسی حال میں دیکھ لیتا اگر یہ چاہتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو سوتا ہوا دیکھ لیتا (مطلب یہ کہ آپ نہ رات بھر سوتے رہتے نہ رات بھر جاتے رہتے۔ سوتے بھی اور شب بیداری بھی کرتے یہی میانہ روی اور اعتدال ہے اور یہی افضل ہے)

فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَالْاَمَّا نَتَالَهُ. پھر اگر وہ رات کو اٹھا اور تہجد پڑھا تو خیر در نہ وہ دونوں اس کے لئے (تہجد کے بدلے کافی ہو جائیں گے۔)

اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ. وہ تو ایسی عابدہ زاہدہ تھیں نَتْنَا كَمَا يَكُونُ. ہم جو باتیں نئی پیدا ہوتی ہیں اُن کا تذکرہ کر رہے تھے (آیا پیشتر سے ان کی تقدیر ہوئی تھی یا نہیں)۔

وَكَانَ كَوْنُهُ رَحْمَةً. آپ کا وجود! جو رحمت الہی تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیجا کہ ہزاروں لاکھوں بندوں پر رحم کیا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔

كَانَتْ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَصِيْرَةً رَّحِمًا. (الحديث) بنی اسرائیل میں ایک عورت پست قد تھی وہ دو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی اس نے کلمہ

کے دو پاؤں بنائے تھے (خیر تک)

كَانَتْ فِي الْجَسَدِ بَدَنٌ مِّنْ تَحْتِیْ۔

لَوْ كَانَتْ فَيَكُونُ كِتَابُ الْغَارِ مِثْلُ أَسْ كَالْمَعْنَى كَزُرْجِكِ

قَدْ كَانَتْ لِفُلَانٍ (کتاب الغار میں گزر چکا)

مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَرْمَةً وَلَا نَكَبَةً إِلَّا أَمَرَ فِي أَنْ أَصَحَّ عَلَيْهِ الْخِثَاءُ

آں حضرت کو جب کوئی زخم لگتا یا چوٹ لگتی تو مجھ کو حکم دیتے

میں اس پر ہندی لگا دیتی (ہندی ہر ایک زخم اور جراحت

کی دوا ہے تو دوسرا یونہی زائد ہے)

لَوْ رَأَيْتَ مَكَانَهُمَا (اس کا بیان آگے آئے گا کتاب

المیم میں)

كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُ شَيْءٌ۔ ایک روایت میں

ہے وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ یعنی اللہ تعالیٰ موجود تھا اس سے

پہلے کوئی چیز نہ تھی یا اس کے ساتھ (اس کی طرح قدیم) کوئی

چیز نہ تھی (زادہ نہ اور کوئی چیز تو اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزیں

حادث اور مخلوق ہیں اور قدیم وہی ایک ذات خداوندی ہے)

إِنَّ اللَّهَ كَانَ إِذْ لَا كَانَ۔ اللہ تعالیٰ اس

وقت بھی موجود تھا جب اس کے سوا اور کسی چیز کا وجود نہ

تھا تو اللہ کے سوا سب چیزیں حادث بالزمان ہیں اور قدیم

صرف ذات اور صفات الہی ہیں)۔

قَدْ كَانَ يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ الْكَلَامُ۔

کبھی آں حضرت بات کرتے۔

كَوْنَانِ۔ دنیا اور آخرت۔

كَانَ بِلَا كَيْفٍ۔ پروردگار کا وجود متناجب زمانہ

کا بھی وجود نہ تھا (کیونکہ زمانہ زمین یا سورج کی حرکت سے

پیدا ہوتا ہے جب زمین اور آسمان ہی نہ تھے تو زمانہ بھی نہ تھا)

كَانَ بِلَا كَيْفٍ۔ پروردگار بلا کیف تھا اس کی

کسیت بیان نہیں کر سکتے نہ اس کی ذات کی نہ صفات کی)

رُوحًا مِنْ رُوحِي وَطَبِيعَتِكَ عَلَى خِلَافِ كَيْفِيَّتِي

واللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا (تیری روح

تو میری روح سے نکلی ہے مگر تیری طبیعت میرے وجود

کے خلاف ہے) تو کھانا، پیتا، ہنگنا، موتا ہے میں ان

باتوں سے پاک ہوں)۔

فَكَانَ قَدْ صُرِّحَ إِلَى مَا صَادَرُوا إِلَيْهِ بِتَحَارَا

بھی دہی انجام ہو جو ان کا انجام ہوا (یعنی وہ بھی مر گئے تھے

بھی مر گئے)۔

مَكَانَةً۔ مرتبہ درجہ، موضع (اس کی جمع مکانات

ہے)۔

كُوِيََا كَوًّا يَا كَوًّا۔ سوراخ جو دیوار میں کیا جاتا ہے

یا چھت میں (اُس کی جمع کُوًى ہے اور كُيََاءُ اور

كُيََاءُ بھی ہے)۔

كُيَٰ۔ پانی کھول دینے کے مقاموں کو بھی کہتے

ہیں، جہاں سے کھیتوں اور نالیوں میں جاتا ہے۔

فِي كُيَٰ۔ ایک روشن دان میں۔

فَاجْعَلُوا كُيَٰ إِلَى السَّمَاءِ۔ ایسا کرو آپ کی قبر

کی چھت میں سے کچھ سوراخ آسمان کی طرف کھول دو

(تاکہ آسمان آپ کی وفات کے صدمہ کو یاد کر کے رونے

تم پر پانی برسائے)۔

لَحَى جَوَاهِلَ مِثْلِ كُيَٰ تَحَا۔ لونے یا اور کسی گرم چیز سے

جلانا، داغ دینا، ڈنک مارنا، گھورنا۔

مُكَوًّا۔ گالی گلوچ کرنا۔

تَكَوُّتِي۔ تنگ جگہ میں گھسنا، وہاں سمٹ جانا

گرمی لینا۔

اِكْتَوَّاءُ۔ داغ لینا۔

اِسْتِكْوَاءُ۔ داغ کا وقت آ جانا۔

كَيْتِي۔ ایک بار داغنا۔

لَا تَكُوِي سَعْدًا مِنْ مَعَاذِ۔ آں حضرت نے

سعد بن معاذؓ کو داغ لگایا (تاکہ ان کا خون بند ہو جائے)

فَخِي عَنِ الْكَلْبَةِ - داغ دینے سے منع فرمایا (یعنی جب یہ اعتقاد ہو کہ داغ دینے سے ضرور صحت ہوگی یا اُس حالت میں جب دوسری طرح سے علاج ممکن ہو یا بغیر ضرورت کے) أَخْرِ الدَّوَاءَ الْكَلْبَةَ - آخری علاج داغ دینا ہے جب کوئی دوا فائدہ نہ دے۔

إِنِّي أَغْتَسِلُ قَبْلَ إِحْرَاقِي شَمًّا أَتَكُونِي بِهَا - میں اپنی عورت کے غسل کرنے سے پہلے غسل کر لیتا ہوں پھر اُس سے لپٹ کر پناہ بدن گرم کرتا ہوں۔
کِتْمَةٌ: ایک شخص مر گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا، آپ نے فرمایا: یہ ایک داغ ہے اُس کے لئے (کیونکہ وہ اصحابِ صفہ اور فقراء میں سے اور فقراء اور درویشوں کو دنیا کا مال و اسباب اکٹھا کرنا زیبا نہیں البتہ دوسرے دنیا دار لوگ ردیہ پیسہ جوڑ کر رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی زکوٰۃ دیتے رہیں۔ متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم جمع کیا اور چھوڑا) هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا تَكْتُمُونَ - وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں (جھاڑ پھونک) نہ داغ دیتے ہیں (بلکہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں، اسی کو شافی مطلق سمجھتے ہیں)۔

حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْجَوْدَ جَاوَزَتِ الْكَلْبَةَ - جب بیچ آسمان میں آجاتا ہے یعنی سورج اور نصف النہار سے بڑھ جاتا ہے۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي مَسْجِدٍ حَيْطَانُهُ يَوَازُ - اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے جس کی دیواروں میں روزن ہوں۔

ابْنُ الْكَلْبَةِ - ایک خارجیوں کا سردار ہے۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ الْهَاءِ

گھڑا، گھر کنا، جھڑکنا، ہنسنا، ترش رُوئی سے پیش آنا ذلیل سمجھ کر، بلند ہونا، سخت ہونا، دامادی کا رشتہ

پیدا کرنا۔

فَبِأَيِّ حُودٍ وَأُتِي مَا ضَرَبَ بَنِي دَا شَمْنِي وَ لَا كَهَرَجِي - میرے ہاں پر آپ مدد نہ آپ نے مجھ کو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا زیا نہ ترش رُوئی سے پیش آئے۔ یہ متادیہ بن حکم نے آں حضرت کا حال بیان کیا جب انھوں نے عین نماز میں بات کی اور صحابہ رضی اللہ عنہم راؤں پر ہاتھ مار کر اُن کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ اس حدیث سے یہ نکلنا ہے کہ نادانستہ اگر کوئی نماز میں بات کر لے اس کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو کہ نماز میں بات کرنا منع ہے یا بھولے سے ایسا کرے تو نماز باطل نہ ہوگی۔ اہل حدیث کا یہی قول ہے اسی طرح اگر کوئی یہ سمجھ کر کہ نماز پوری ہو گئی ہے، بات کر لے، بعد کو معلوم ہو کہ نماز کی ایک دو رکعتیں ابھی باقی ہیں تو باقی نماز پڑھ لے اور جس قدر پڑھ چکا تھا، وہ باطل نہ ہوگی۔ ذوالتہدین کی حدیث اس کی دلیل ہے۔

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَدْعُونَ عَنْهُ وَلَا يُكَلِّمُونَ - آں حضرت کے سامنے سے نہ لوگ ڈھکیلے جاتے نہ ان کو جھڑکا جاتا۔ یہ لفظ غریب ہے اور مسلم کے ایک طریق میں ہے اکثر روایتوں میں لَا يُكَلِّمُونَ ہے اگر اہل حدیث سے یہی ان پر زبردستی نہ کی جاتی)۔

ایک قرأت سورۃ الشّعی میں دَامَا الْيَتِيمَ فَلَا تَذْهَبْ عَنْهُ - معنی وہی ہیں جو خَلَا تَقْفُوْهُ کے ہیں یعنی یتیم کو مت جھڑک۔

گھل - ادھیڑ (جس کی جوانی ختم ہو گئی ہو یعنی سین نو گزر گیا ہو یا جس کی عمر تیس سال سے متجاوز ہو یا پچیس سال سے اکاون سال تک، اُس کے بعد شیخ ہے اس کی جمع گھلُون یا گھُول یا گھَال یا گھَلَان یا گھَل ہے)۔

گھُول - کہل ہونا۔

مُكَاهَلَةٌ - نکاح کرنا، شادی کرنا۔

اِنْتَهَالُ کہیں ہونا۔

کے اہل بیت کا بالائی حصہ جو گردن کے قریب ہے یعنی مونڈھوں کے درمیان اور قوم کا سردار اور شدید الغضب (عرف عام میں جو کابل کو بہ معنی مست استعمال کرتے ہیں اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

هَذَا ابْنُ سَيِّدِ الْكُهُولِ اَهْلُ الْجَنَّةِ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر دونوں ادھیر بہشتیوں کے سردار ہیں (یعنی جو لوگ ادھیر عمر میں دنیا سے گزر جائیں ان سب کے بہشت میں سردار یہ دونوں صاحب ہوں گے)۔

هَذَا ابْنُ سَيِّدِ الْكُهُولِ الْاَوَّلَيْنِ وَالْاٰخِرَيْنِ یہ دونوں شخص یعنی ابو بکر اور عمر اگلے اور پچھلے ادھیر لوگوں کے سردار ہیں (بعضوں نے کہا کھول سے مراد وہ لوگ ہیں جو حلیم اور عاقل ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اَكْثَمَلُ النَّبْتِ یہ گھاس لمبائی کی حد تک پہنچ گئی اب زیادہ لمبی نہیں ہوگی)۔

اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ لَهٗ الْجِهَادَ مَعَهُ فَقَالَ هَلْ فِيْ اَهْلِكَ مِنْ كَاهِلٍ۔ ایک شخص نے اس حضرت سے درخواست کی جہاد میں آپ کے ساتھ شریک ہونے کی آپ نے فرمایا: تیرے گھردالوں میں کوئی بڑی عمر والا اور ہے؟ (جو بال بچوں کی خبر گیری کر سکے۔ اُس نے عرض کیا جی نہیں، سب بچوئے مچھوئے ڈبچے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا: جا! ان ہی میں جہاد کر (یعنی ان کی خبر گیری اور پرورش کر۔ عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ كَاهِلٌ بَنِي فُلَانٍ۔ یعنی وہ فلاں لوگوں کا معتمد علیہ اور نمکنا اور خبر گیر ہے۔ بعضوں نے کہا عرب لوگ اس شخص کو جو کسی نے بال بچوں کی خبر گیری کے لئے گھر میں رہ جا کاهین کہتے ہیں، تو شاید تو ان لام سے بدل گیا یا راوی نے غلطی سے کاهین کو کاهیل کہدیا)۔

اَلَا زِدْ كَاهِلَهَا۔ ازد کا قبیلہ ان کا سنبھالنے

دالا اور سردار۔

وَقَدْ اَلْحِشَاءُ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلَى اَنْ تَذْهَبَ كَوَاہِلُ اللَّيْلِ۔ عشاء کی نماز کا وقت شفق ڈوب جانے سے اُس وقت تک ہے، جب رات کے ابتدائی حصے گزر جائیں (یعنی آدھی رات تک۔ رات کے حصوں کو اونٹوں سے تشبیہ دی جو چل رہے ہوں، اُن کی گردنیں آگے ہوتی ہیں اور پیچھے پیچھے ہوتے ہیں) وَقَدْ رَسَّ السُّرُوسُ عَلٰی كَوَاہِلِهَا اور سروں کو اُن کے مونڈھوں پر قائم رکھا رگوں کو لڑنے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے نہ دیا)۔

اَتَيْتُكَ وَاَمْرُكَ كَحَقِّ الْكُهُولِ (عمر بن عباس نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا، میں تمہارے پاس اس وقت آیا جب تمہارا کام مکڑی کے جال کی طرح بودا تھا (بعضوں نے کحق الکھول روایت کیا ہے معنی وہی ہیں کھول مکڑی کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں کحق الکھدل ہے اس کے معنی وہی ہیں بعضوں نے کہا حق الکھدل کے معنی بڑھیا کی چھاتی۔ مطلب یہ کہ تمہاری خلافت اور امارت بالکل بودی ہو رہی تھی میرے آجانے سے جمی اور مضبوط ہوئی)۔ اِنْ حَمَلَتِ النَّاسُ عَلٰی كَاهِلِكَ اَوْ شَكَ اَنْ يَّصْمَدَ عَمَّا شَعَبَ كَاهِلِكَ۔ اگر تو لوگوں کو اپنے مونڈھے پر لادتا رہے تو قریب ہے کہ وہ تیرے مونڈھے کے بیج کا مقام توڑ دیں گے (اتنا بوجھ تجھ پر لادیں گے جو تجھ سے اٹھ نہ سکے گا مونڈھا ٹوٹ جائے گا)۔

كَانَ حُفْنُهُ اِلٰی كَاهِلِهِ اَبْرِيْقَ فَضَّةٍ۔ آنحضرت کی گردن دونوں مونڈھوں کے درمیان تھی جتنے تک ایسی چمکتی اور صاف تھی گویا چاندی کی سُرّاحی ہے۔ کاهیل۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

كَهْلُكَ حرارت، شیر کی یا اونٹ کی آواز، قہقہہ اِنَّهٗ كَانَ قَهْمًا اَصْعًا كَهْلًا۔ حجاج بن

اوست پست قد، کج گردن تھا۔ دُور سے دیکھو تو معلوم ہوتا تھا کہ ہنس رہا ہے مالا نکہ ہنستانہ تھا۔

کُھاکہ۔ وہ شخص جس کو تو دیکھے تو ہنستا ہوا معلوم ہو پورہ ہنستانہ ہو۔

کُھم۔ بودا کر دینا، ضعیف کر دینا۔

کُھامۃ اور کُھومۃ۔ ضعیف ہونا، گندہ ہونا۔

اِکُھامۃ۔ تھک جانا، رقیق ہونا۔

رَجُلٌ کُھامۃٌ سُت، ضعیف، بے خبر مرد۔

تَکُھمۃ۔ ٹھٹھا کرنا، مسخرگی کرنا (شاید یہ مقلوب ہو)۔

تَکُھمۃ کا جو بمعنی مسخریہ اور استہزا ہے (

فَعَمَلٌ یَتَکُھمۃٌ بِہِمۡ۔ وہ لگا اُن سے ٹھٹھا کرنے (زہنا

میں ہو کہ تکھم شکرنا اور شکر میں گس پڑنا)۔

اِنَّ سَیْفَكَ کُھامۃٌ (ابو جہل نے جو زخمی ہو کر پڑا

تھا عبد اللہ بن مسعود سے کہا جو اس کا سر کاٹنا چاہتے

تھے میری تلوار لے لو) تمھاری تلوار تو گندہ ہے (اس سے دیر

میں گلا کے گا، مجھ کو سخت تکلیف ہوگی)۔

کُھانۃ۔ غیب کی بات یا آئندہ ہونے والی بات بتانا۔

مُکُھانۃ۔ بخشش کرنا۔

تَکُھنۃ یا تَکُھینۃ بمعنی کُھانۃ ہے۔

کَاہِن۔ فصیح اور جو کوئی مستح اور مقفی کلام کیا

کرے اور جو کنکریاں پھینک کر لوگوں کے حال بتائے اور جو

آئندہ ہونے والی باتیں بتائے اور علم غیب اہل اسرار کا

دعوای کرے (کَلِمَاتِ میں ہو کہ کَاہِن جو گزشتہ باتیں بتلائے

اور عَرَافٌ جو آئندہ ہونے والی باتیں بتلائے۔ بعضوں نے

کہا کہ کُھانۃ عرب کے ملک میں آں حضرت کی بعثت سے

پہلے یعنی شیطان آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سُکر آتے تھے

اور اپنے دوستوں کو اُن میں سو جھوٹ ملا کر بتاتے بیٹھوں

خود ایک حدیث میں وارد ہے)۔

کُھین۔ شنیع اور قبیح، بد صورت (جیسے مہین)

(ذلیل اور غوار)

نَمَہنی عَنْ حُلُوَانِ الْکَاہِنِ۔ آں حضرت بخومی کی مٹائی

یعنی جو اُس کو کہانت کے بدلے ملے، منع فرمایا (وہ حرام

مال ہے جو حرام اور خبیث کام کے بدلے حاصل ہوا۔

جیسے رند کی خمرچی اور مسود کا روپیہ)۔

مَنْ آتَا کَاہِنًا۔ یعنی جو کوئی کَاہِن کے پاس جائے

اس کی بات سچ مانے وہ اس شریعت سے بیزار ہو گیا (اللہ

ہو گیا) جو عمدہ پر اُتری یہ کَاہِن اور عراف اور نجم سب کو شامل

ہے)۔

کَاہِن کی جمع کُھنۃ اور کُھانۃ آئی ہے۔

مَا أَحْسَنَ الْکُھَانۃُ (دیکھو و فتح کاف) کہانت

کیا اچھی ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْکُھَانۃِ فَقَالَ لَیْسُوْا بِشَیْءٍ۔ آپ

پوچھا گیا کہ کَاہِن لوگ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز

نہیں ہیں (اُن کی بات پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے)

مَنْ آتَى حَاثِنًا أَوْ اِمْرَاً فَاَتَى دُبْرَہَا أَوْ

آتَى کَاہِنًا فَقَدْ کَفَرَ۔ جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے

یا عورت کے دبر میں دخول کرے یا کَاہِن کے پاس جائے

(اس سے غیب کی باتیں پوچھے) تو وہ کافر ہو گیا (یہاں

کفر سے مراد فسق ہے یعنی اس نے اللہ کی نعمتوں کی انکری

کی، البتہ اگر کَاہِن کی تصدیق کرے اس کو سچا سمجھے تب تو

حقیقتاً کافر ہو جائے گا اسلام سے نکل جائے گا۔ لکذا فی

جمع البحار)۔

اِنَّمَا هَٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُھَانِ۔ یہ تو کَاہِنوں

کا بھائی معلوم ہوتا ہے (جیسے کَاہِن جھوٹی اور بناوٹی

باتوں کو عمدہ اور مسجع عباراتوں سے بیان کرتے ہیں تاکہ

لوگوں کے دل پر ان کا اثر ہو دیا ہی اس شخص کا بھی

حال ہے جس نے فَلَانِ حکمِ شرعی یہ کہا تھا کیف ندی

من لا شرب ولا اکل ولا استہل و مثل

ذٰلِكَ يَطْلُ يَعْنِي بِمِ اس بچہ کی دیت کیسے دیں جس نے نہ کھایا
نہ پیانہ آواز نکالی (رودیا) ایسا بچہ تو بے کار ہے (جمع البہار
میں جو کہ آں حضرت نے ایسی صبح عبارت پر اس لئے انکار کیا
کہ وہ ایک امر باطل اور مخالف شرع کی ترویج کے لئے کہی
گئی تھی لیکن نفس صبح اپنے مناسب اور موزوں محل میں
منع نہیں ہو خود قرآن شریف میں موجود ہے)

يَخْرُجُ مِنَ الْكَاهِنِينَ رَجُلٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَا
يَقْدِرُ أَحَدًا قَدَرَاتِهِ كَاهِنُونَ میں سے (یعنی نبی کریم
اور نبی نصیر کی قوم میں سے) ایک شخص نکلے گا جو قرآن کی
ایسی قرات کرے گا کہ وہی کوئی نہ کر سکے گا (علمائے کہا
ہے اس سے مراد محمد بن کعب قرظی ہیں جو قرآن کے بڑے قاری
اور مفسر تھے اور نبی کریم اور نبی نصیر کو جو یہود کے قبیلے تھے۔ کاهن
اس لئے کہا کہ اس میں کچھ لوگ کہانت کا دعویٰ کرتے ہوں گے
یا کاهن سے صاحب علم اور فہم مراد ہے اور عرب لوگ متبع عالم
کو بھی کاهن کہتے تھے اور بعضے مجسم اور طیب کو بھی)۔

فَلَمَّا بُعِثَ وَخَرَسَتِ السَّمَا بَطَلَتْ الْكَهَانَةُ
جب آں حضرت پیغمبر بنا کر دنیا میں بھیجے گئے اور آسمان
پر چوکیداری ہو گئی (فرشتوں کا پہرہ مقرر ہوا) تو کہانت
موقوف ہو گئی۔

كُلُّهُ لَمْ يَلْهَ هَا هُنَا سانس لینا منہ کھول کر۔

إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَهُوَ يَرِيدُ قَبْضَ رُوحِهِ كَيْفَ وَنَجَّيْ فَفَعَلَ فَقَبَضَ
رُوحَهُ۔ موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل علیہ السلام) نے حضرت موسیٰ
علیہ السلام سے کہا وہ ان کی جان نکالنا چاہتے تھے، ذرا
تم میرے سامنے منہ کھول کر سانس لو۔ انہوں نے ایسا ہی
کیا حضرت عزرائیل نے ان کی روح قبض کر لی (ایک روایت
میں کہہ ہے یہ گاہ یگا گاہ سے امر کا صیغہ ہے معنی وہی
ہیں)۔

گتھی۔ منہ پر جھانپنا، گندہ دہن ہونا، ٹھوس ہونا

شکاف نہ ہونا، نامرد ہونا، ناتوان ہونا۔

مَكَاهَاةٌ۔ فخر کرنا۔

اِكْتِهَاءٌ۔ باز رہنا۔

اِكْتِهَاءٌ۔ مرعوب ہونا، ڈرنا۔

جَاءَهُ أَمْرًا فَفَالَتْ فِي نَفْسِي مَسْأَلَةً
أَنَا أَكْتِهَيْكَ أَنْ أَشَافِيكَ بِهَا فَقَالَ أَكْتِهَيْهَا
فِي بَطَاقَةٍ۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت
آئی کہنے لگی، میرے دل میں ایک بات ہے جس کو میں پوچھنا
چاہتی ہوں مگر تمہاری شان و شوکت دیکھ کر مجھ کو زبانی
تم سے پوچھنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ عبد اللہ نے کہا ایسا
ایک پرچہ میں لکھ دے (یعنی لکھ کر پوچھ لے اگر زبان سے پوچھنے
میں میرا رعب تجھ پر طاری ہوتا ہے آنکھیں اور گتھی نامرد ہونا
بزدل ہوا جیسے اکتھئی)۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ الْبَاءِ

كَافٌ يَكْفُو۔ ہیبت زدہ ہونا، مرعوب ہونا، نامرد ہونا
اِكْفَاةٌ۔ مرعوب ہو کر خالی ٹوٹ آنا جس کام کے لئے کیا وہ نہ کر
کفایت۔ ضعیف، ناتوان۔

كَافٌ يَكْفُو۔ ہجوم کرنا جمع ہونا۔

كَفَىٰ اور كَفَىٰ۔ ہیبت زدہ ہونا، مرعوب ہونا
كَفَيْتَ وَكَفَيْتَ۔ ایسا ایسا (یعنی کذا کذا) اور
ذَيْتٌ وَذَيْتٌ بعضوں نے کہا کفیت کفیت باتوں اور اخبار
کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور كُفَيْتَ وَذَيْتٌ افعال کے لئے
اَكْيَافٌ۔ عقلمند لوگ (یہ جمع ہے کفیت کی جیسے
اَكْيَافٌ اور سین کو تاسے بدل دیا)۔

بِئْسَ مَا لَا حَدَّكُمْ أَنْ يَقُولَ تَسَيُّتُ آيَةً
كَفَيْتُ وَكَفَيْتُ۔ یہ بڑا ہے کہ تم میں سے کوئی یوں کہے میں
فلاں فلاں آیتیں بھول گیا۔

كَيْجٌ۔ چھبنا۔

اِکاحۃً ہلاک کرنا۔
کچھ غلط کچھ سستی اور غلامت۔

تَوَجَّہْ دُعا کی کچھ تسلی۔ انہوں نے حضرت یونسؑ کو دیکھا وہ پہاڑ کے دامن میں نماز پڑھ رہے تھے۔
کچھ اور کچھ پہاڑ کے نشیبی حصے کو بھی کہتے ہیں۔
کھینچ کر کرنا، فریب کرنا (جیسے مکینہ کا ہے) لڑنا، علاقہ کرنا، چمکانے سے آگ نکلنا، تے کرنا، خوب چیخنا، عافہ ہونا دم چھوڑنا۔

مکینہ کا۔ مکر کرنا (جیسے تکایہ اور التیاد ہے۔
اِنَّہٗ دَخَلَ عَلَی سَعْدٍ وَهُوَ یَکْبِدُ بِنَفْسِہِ اَخْمَرُ
سعدؓ کے پاس گئے وہ اپنا دم چھوڑ رہے تھے (مرنے کے قریب تھے)۔

خَرَجَ الْمَرْءُ اِلٰی اَبِیْہَا یَکْبِدُ بِنَفْسِہِ عَوْرَتِ
اپنے باپ کو دیکھنے کے لئے کھل سکتی ہے جب وہ دم چھوڑ
راہ ہو (گو خاوند کی اجازت نہ لے)۔
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ غَزَا عَزْدَ
کَذَا فَرَجَّحَ وَلَکُمۡ یَکْبِدُ ا۔ اُس حضرت ظال لڑائی
میں تشریف لے گئے لیکن خالی لوٹ آئے زوہاں لڑائی
نہیں ہوئی)۔

اِنَّ عَلَیْہُمْ عَادِیۃً السِّلَاحِ اِنْ کَانَ بِالْمَیْمَنِ
کھینچ ذاتِ غنہ۔ نجران کے نصاریٰ کو مسلمانوں کو غارت
کے طور پر ہتھیار دینا ہوں گے اگر مین میں کوئی دغا بازی کی لڑائی
ان پڑے دشمنانِ صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر مین میں
مسلمانوں کو جنگ کرنا پڑے تو نجران کے نصاریٰ مستعار طور
پر مسلمانوں کو ہتھیار دیں)۔

مَا قُوْلُکَ فِی عُقُوْلٍ کَاذَہَا خَالِفُہَا۔ تم کیا سمجھتے ہو
جن عقول کو عقول کے خالق یعنی پروردگار نے تباہ کرنا
چاہا ہو۔
سَلٰتُکَ عُقُوْلٍ کَاذَہَا بَارِئُہَا۔ یہ وہ عقول ہیں

جن کو ان کے خالق نے تباہ کرنا چاہا ہے (مثل مشہور ہے کہ
جب خدا کسی قوم کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی عقل
اوندھی کر دیتا ہے وہ اپنے فائدے اور نقصان کو نہیں سمجھ
سکتی آخر برباد ہو جاتی ہے)۔

نَظَرَ اِلٰی جَوَارِیِّ وَوَقَدَ کَذٰنَ فِی الطَّرِیْقِ فَاَمَرَ
اَنْ یُّنَحِّیْنَ۔ انہوں نے چند چھو کر یوں کو دیکھا جن کو راستہ
میں حیض آگیا تھا تو کہا ان کو الگ ہٹا دو۔
اِذَا بَلَغَ الصَّبَیُّمُ الْکِبٰی اَفْطَرَ اَکْرَ رُوْزَہٗ دَا
شخص نے کو (جو منہ میں آگئی ہو) پھر نگل جائے تو اس
کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

یَکَادُ اِنْ یَہ۔ دونوں اس کے ساتھ مکر کر رہے ہیں۔
مَا کَانَ فَرِیْشٌ یَّکْبِدُ۔ قریش کے لوگ مکر نہیں
کرتے تھے۔

لَا یَکْبِدُ اَہْلَ الْمَدِیْنَةِ۔ مدینہ والوں سے مکر اور
فریب کرے (ان کو ستائے تو وہ نمک کی طرح گھل جائے گا)
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کِبٰی الشَّیْطَانِ۔ تیری پناہ شیطان
کے مکر اور فریب سے۔

کَاذِبَ الْمَرْءِ۔ عورت کو حیض آگیا۔
کھینچ۔ بھٹی یا لولہ کا بھتہ یعنی چمڑے کا دھونکنا جس سے
آگ دھونکتا ہے۔
کھینچ۔ دم اٹھا کر کمر میں لگانا۔

کَاذِ۔ پیشہ، حسد (اصل میں یہ فارسی لفظ ہے اس
کی جمع کاسات ہے)۔

مکود۔ لولہ کی بھٹی جو مٹی سے بنائی جاتی ہے۔
مَثَلُ الْجَلِیْسِ السُّوِّیِّ مَثَلُ الْکَبِیْرِ۔ برے ہم نشین کی
مثال لولہ کی بھٹی یا بھتے کی سی ہے (جو کوئی بھٹی کے
پاس بیٹھے گا یا تو اس کے کپڑے جل جائیں گے یا کم سے کم
بدبو اور دھوئیں سے پریشان ہوگا۔ بُری صحبت زہر
قاتل ہے اس کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے)۔

الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ - مدینہ طیبہ کو مار کی بھٹی کی طرح ہے (جیسے بھٹی میں لڑالو تو لوہے کا میل کچیل نکل جاتا ہے اسی طرح مدینہ بھی بُرے آدمیوں کو نکال باہر کرتا ہے مدینہ طیبہ میں وہی شخص جم کر رہ سکتا ہے جو نیک اور صالح ہو یہ تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ خاص آنحضرت کے ہمد مبارک میں تھا۔ جب مدینہ کے لوگ تنگدستی اور پریشانی میں مبتلا تھے تو اُن کے ساتھ وہی مہر کرتا جو سچا مومن ہوتا جو کوئی دنیا کی طرح میں آتا تو وہ چند روز رہ کر نکل بھاگتا۔
الْمَنَافِقُ يَكُونُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً
منافق اس گھوڑے کی طرح ہے جو دم اٹھائے ہوئے کبھی ادھر بھاگتا ہے کبھی اُدھر بھاگتا ہے ایک روایت میں یَکُونُ ہے اس کا ذکر اور گزر چکا۔

الْحُجَّةُ وَالْعُمَرَاءُ يُفْقَهُنَّ الْفَقْرَ كَمَا يُفْقَهُ الْكَبِيرُ
خُبْرَةُ الْحَيَاةِ - حج اور عمرہ محتاجی کو اس طرح دُور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔
كَسِيَّ يَكِيَّاسَةً - جماع کرنا، ظریف ہونا، عقلمند ہونا، چتر ہونا

كَاسَ فَلَانًا - چترائی میں اس پر غالب ہوا۔
تَكِيَّسٌ - تھیلی میں رکنا یعنی کیسہ میں، عقلمند بنانا۔
مَكَايَسَةً - چترائی میں مقابلہ کرنا۔
اِكْيَاسٌ اور اِكْيَاسَةً - عقلمند اولاد پیدا ہونا۔
تَكِيَّسٌ - ظریف ہونا، عقلمند ہونا۔

اَلْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لَهَا بَعْدَ الْمَوْتِ - عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کی سیاست کرے اس کو بُری باتوں سے روکتا رہے اس کی نگرانی رکھے اور مرنے کے بعد جو اعمال کام آئیں گے ان کو بچالائے، رموت کا سامان تیار کرتا رہے۔

اَيُّ الْمَوْتِيْنَ اَكْيَسٌ - مسلمانوں میں کون ماقل ہے۔

فَاِذَا قَدِمْتُمْ فَاَلْكَيْسُ الْكَيْسُ - جب تم مدینہ پہنچو تو خوب خوب جماع کرو (اولاد نکالو یہ عقلمندی کی بات ہے)
فَاِذَا قَدِمْتُمْ فَاَلْكَيْسُ الْكَيْسُ - جابر جب تو مدینہ پہنچے تو خوب خوب جماع کیجیو یا خوب ہوشیار رہو (ایسا نہ ہو کہ حیف کی حالت میں جماع کرنے لگے)۔

اَسْرَانِيْ اَسْمَا كَسْتُكْ لِحَاظِ جَمَلِكِ - جابر کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ میں نے تجھ سے چالاکی کر کے تیرا دنٹ لے لیا چاہا (عرب لوگ کہتے ہیں کَايَسْتَنِيْ فَكَيْسْتُهُ اس نے مجھ سے چترائی کرنی چاہی، میں اُس پر غالب آیا چترائی میں) اِذَا كَانَتْ كَيْسَةً - جب وہ چتری اور ہوشیار ہو (مرد کے ساتھ نہانے میں ادب اور احتیاط کو ملحوظ رکھے)۔

وَكَانَ كَيْسَ الْفَعْلِ - کام کاج میں ہوشیار تھے (ہر ایک سے مہربانی اور نرمی سے پیش آتے)۔
اَمَّا سْرَانِيْ كَيْسًا مُّكَيَّسًا - کیا تم مجھ کو عقلمند اور دانا نہیں سمجھتے۔
مُكَيَّسٌ - خود دانی کے ساتھ مشہور ہو۔

هَذَا اَمِنْ كَيْسٍ اَيُّ هَآئِثَرَةً - یہ ابو ہریرہ کی تھیلی سے نکلا ہے (یعنی ان کے ذہن اور دماغ سے نہ بطریق روایت کے)۔

وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ - تجھ کو چالاکی اور ہوشیاری ضروری ہے (ہر کام میں احتیاط اور دُور اندیشی اور انجام دہنی لازم ہے اس پر بھی اگر کوئی مُصِيبَتِ آن پڑے تو حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کہہ یہ نہیں کہ خود ہی بے وقوفی اور حماقت کرے، محسوسی اور کسالت اپنا شیوہ بنائے۔ پھر اُس پر آفت میں چھپے تو حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کہہ یہ آں حضرت نے اس وقت فرمایا جب ایک شخص مقدمہ مار گیا اور اپنی بیوقوفی سے مارا ہوا روپیہ دیا، لیکن اس کی رسید نہ لی نہ کسی کو گواہ

کیا۔ آخر مدعی نے چالاکی سے اُس پر دعویٰ کر دیا اور ڈگری مائل کر لی۔

حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ۔ سب کام تقدیر الہی ہوتے ہیں یہاں تک کہ نادانی اور دانائی یا بھد اپن اور چالاکی (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز کا ازل سے علم تھا اور اس نے جو تقدیر کیا ہے وہی ہوگا، لیکن انسان کا یہ کام نہیں کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائے اور تدبیر بھڑدے بلکہ ہر ایک طرح کی تدبیر کے سب سامان چوکس کر کے اللہ پر بھروسہ کرے یہ نہ سمجھے کہ ہمارے تدبیر سے ہمارا کام ہو جائے گا)

مَا زَالَ سَيِّئًا مَا مَكُنَّا حَتَّى صَادَفَنِي وَالدَّ كَيْسَانِ۔ ہمارا راز ہمیشہ پوشیدہ رہا یہاں تک کہ دغا بازوں کے ہاتھ میں گیا انھوں نے ظاہر کر دیا۔

كَيْسَانِ۔ مختار کا لقب تھا۔ كَيْسَانِيَّة۔ شیعوں کا وہ فرقہ جو محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہے، یہ مختار سے نکلا ہے۔

كَيْسٌ يَكْبَعُ عَةً۔ ڈرنا، بُزدلی کرنا۔ كَائِعٌ اور كَاعٌ۔ ڈرنے والا، نامرد، بُزدل، اس کی جمع کا عہ ہے۔

مَا زَالَ قَرْنِي كَاعَةً حَتَّى مَاتَ ابُو طَالِبٍ جب تک ابو طالب زندہ رہے قریش کے لوگوں کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ آل حضرت کو ستائیں ابو طالب کا رعب ایسا تھا کہ قریش بُزدل رہے آنحضرت ص کو ایذا دینے کا دم خم نہ ہوا۔ جب ابو طالب مر گئے تو شیر ہو گئے (ایک روایت میں کا عہ بتشدید عین)

الْمُؤْمِنُ يَكْبَعُ عَنِ الْخَنَاءِ وَالْجَهْلِ مَوْنُ فُحْشِ اور جہالت کے کاموں سے ڈرتا ہے اس کو بُرے کام پر دلیری اور جرأت نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کو خدا کا ڈر ہوتا ہے اور کافر کو ایسے کاموں پر جرأت ہوتی ہے

مَنْ مِّنْكُمْ تَطَيَّبَ نَفْسَهُ أَنْ يَأْخُذَ جَمَاعَةً فِي كَيْفِهِ فَيُمْسِكُهَا حَتَّى تَطْفَأَ نَارُ فَكَاعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ۔ (امام زین العابدینؑ نے فرمایا) تم میں سے کون ایسا ہے جو اس سے خوش ہو کہ اپنی ہتھیلی سے ایک چنگاری تھامے پھر اس کو بجھنے تک لئے رہے یہ شکر سب لوگ ڈر گئے کسی کی جرأت نہیں ہوئی کہ آگ کی چنگاری ہاتھ میں لئے رہتا۔

كَيْفٌ۔ کاٹنا۔

تَكْيِيفٌ۔ خوب کاٹنا۔

تَكْيِيفٌ۔ سرور میں ہونا، نشہ میں ہونا، کیفیت ہونا، کم کرنا۔

اِنْكِيَاْفٌ۔ کٹ جانا۔

كَيْفٌ۔ اور کئی کیونکر، کیسا، جیسا۔

كَيْفٌ وَقَدْ قِيلَ۔ اب تو اُس عورت کو کیسے رکھ

سکتا ہے جب یہ بات کہی گئی کہ وہ تیری رضاعی بہن ہے

رگو حسب قاعدہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت کا ثبوت نہیں ہوا صرف ایک

عورت کہتی ہے کہ میں نے تم دو لڑکوں کو دودھ پلایا ہے مگر

احتیاط یہ ہے کہ تو اس عورت سے جدا ہو جا۔ اس حدیث

سے امام احمد نے دلیل لی ہے کہ رضاعت صرف مرضہ کی شہادت سے ثابت ہو جاتی ہے۔

كَيْفَ صَلَوَةُ الرَّجُلِ۔ اُس شخص کی نماز کیونکر

ہو سکتی ہے۔ قَالَ مَثْنِي مَثْنِي۔ کہا دو دو رکعت

کر کے۔

كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِي حَلَاةٍ اس

دن تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں کوئی صبح کو ایک چوڑا

کیڑے کا بدلے گا اور شام کو ایک دوسرا چوڑا راوننگ

ڈریس الگ ہوگا مارننگ ڈریس الگ یعنی تم بالدار

ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث آں حضرت نے اس وقت فرمائی

جب معصوب بن عمر رزم کو ایک پونہ لگا ہوا کپڑا پہنے دیکھا حالاً
وہ مکہ میں الدار لوگوں میں سے تھے پھر شہید ہوئے تو کفن کے
لے بھی پورا کپڑا نہ ملا (

فَكَيْفَ أَتَيْتُمْ. تم اس وقت کیسے حال میں ہو گے
فَكَيْفَ تَصَلُّوْنَ عَلَيْكَ. ہم آپ پر دو کپڑے پہنیں۔
أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَتَوَكَّلُ
الْأَبَدَ. تم رجب کے روزوں کا جو ذکر کرتے ہو تو اس کا
کیا حال ہوگا جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے۔

كَيْفَ أَصِفُ رَبِّي بِالْكَيْفِ وَالْكَيْفُ مَخْلُوقٌ وَاللَّهُ لَا
يُوصَفُ بِخَلْقِهِ۔ میں اپنے پروردگار کے صفات کی کیفیت
کیسے بیان کروں، کیفیت تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ایک چیز
ہے اور پروردگار اپنی مخلوق کی صفات سے موصوف نہیں
ہوتا نہ اس کی ذات کی کیفیت بیان کر سکتے ہیں نہ صفات
کی، بس جتنا اللہ اور رسول نے فرمایا اس کو دل و جان سے
مان لیتے ہیں اس میں چون و چرا نہیں کرتے۔

كَيْفَ أَصْغَاهُ بِكَيْفٍ وَهُوَ الَّذِي كَيْفَ الْكَيْفِ
میں پروردگار کی کیفیت کیسے بیان کروں اسی نے تو کیفیت
کو پیدا کیا۔

كَيْفَ أَتَيْتُمْ دِلَامَكُمْ مِنْكُمْ مِّنْكُمْ. اس دن تمہارا
کیا حال ہوگا جب تمہارے امام تم ہی لوگوں میں سے ہوں گے
تَكَيْلٌ يَأْمُرُكَ يَأْمُرُكَ. ناپنا گز سے ہو یا پانا سے
تَكَيْلٌ. ناپنا۔

كَتَبُولٌ. نامرد، آخری صف۔
مَكَايِلَةٌ. برابر برابر جواب دینا۔
تَكَيْلٌ. آخری صف میں کھڑا ہونا۔
تَكَايِلٌ. برابر برابر گالی گلوچ کرنا، ایک دوسرے
کو اپ دینا۔

اَلْكَيْسَالُ. ماپ کر لینا۔
كَيْسَالَةٌ. ماپنے اور تولنے کا پیشہ۔

كَيْسَالٌ. جو یہ پیشہ کرتا ہو۔

اَلْمَكْيَالُ وَمَكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْمَكْيَالُ
مِيزَانُ أَهْلِ مَكَّةَ. ماپ مدینہ والوں کی ماپ ہزار اور
قول مکہ والوں کی تول ہے تو شریعت میں جہاں ماپوں
کا ذکر آیا ہے۔ مثلاً صدقہ فطر وغیرہ میں تو مراد اہل مدینہ کی
ماپ ہے۔ تغیر اور ملک اور صاع اور مہ یہ سب مدینہ والوں
کے معتبر ہوں گے۔ نہایت یہ ہے کہ جو چیزیں آنحضرتؐ کے
زمانہ میں ماپ کر بکتی تھیں۔ مثلاً کھجور، تو اب بھی ان کو ماپ
کر برابر بچنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ تول کر بچنے میں ایک طرف
زیادتی ہو جائے جو بڑا ہے لیکن تول تو صرف چاندی
سولے سے متعلق ہے اس میں مکہ والوں کی پیروی کا
حکم ہوا مکہ والوں کا ایک درم چھ دانق کا تھا دس درم سا
مشقال کے ہوتے اور دینار تو روم کے ملک سے عرب میں
آیا کرتے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے زمانہ
حکومت میں درم اور دینار کی ضرب عرب میں جاری کی
طلیبی نے کہا زکوٰۃ کا نصاب دوسو درم ہوگا اہل مکہ کے
 وزن کے حساب سے اور صدقہ فطر ایک صاع ہوگا مدینہ
والوں کی ماپ سے۔

كَيْلُكُمْ اَطْعَامَكُمْ بَارِكْ لَكُمْ۔ اپنے غلہ کو ماپ
لیا کرو یعنی خرید و فروخت اور معاملات کے وقت اللہ
تعالیٰ تم کو برکت دے گا (اب یہ اس حدیث کے خلاف
نہ ہوگا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پاپا تو وہ تمام ہو گیا کیونکہ
خرچ کرنے وقت یا اللہ کی راہ میں سے وقت ماننا اور گننا منع
ہے جیسے آل حضرت نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ خرچ کرتا جا،
اور اللہ کی طرف سے کسی کا ڈرنہ کر وہ دیتا چلا جائے گا
اس کے خزانوں میں کی نہیں ہے۔)

نَحْيَ عَنِ الْمَكَايِلَةِ۔ برابر کے جواب دینے سے منع
فرمایا (یعنی کوئی سخت بات کہے تو ویسا ہی سخت جواب
دینے سے یا کسی نے بُرائی کی تو اس کے ساتھ ویسی ہی بُرائی

کرنے سے گویا کرنے سے گنہگار نہ ہوگا مگر افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور خاموش رہے۔ بعضوں نے کہا "مکالمہ" سے یہ مراد ہے کہ مسائل شرعی میں قیاس اور عقلی دھوکو سے پر چلنا حدیث کی پیروی نہ کرنا۔

لَعَلَّكَ إِنْ أَعْطَيْنَاكَ أَنْ تَقُومَ فِي الْكَيْدِ (ایک شخص نے آل حضرت سے تلوار مانگی، آپ نے فرمایا) اگر میں تجھ کو دوں شاید تو جنگ کی آخری صف میں کھڑا ہو (جو نامرئی اور بُزدلی کی نشانی ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں میں آخری صف میں نہیں رہوں گا۔ آخر آپ نے اس کو تلوار دی، وہ لڑتا جاتا تھا اور یہ شعر پڑھتا جاتا تھا

إِنِّي أَمْرًا عَاهَدًا فِي حَبْلِي
أَنْ لَا أَقُومَ إِلَّا دَعَمًا فِي الْكَيْدِ

یعنی میں شخص ہوں کہ میرے جانی دوست نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں ساری عمر آخری صف میں نہیں کھڑا ہوں گا۔
کَيْدٌ: زمین کے بلند حصے کو بھی کہتے ہیں۔
كَيْدٌ بِهِ: اس کے بدلے قتل کیا گیا۔
يَكَايِلُ بَيْنَهُمَا: ان دونوں میں وزن کرتا تھا کون افضل ہے۔

أَحْشَقَا دَسُوءَ كَيْدِكِ: ایک تو خراب کجوردیتا ہے دوسرے ماپ میں بھی بے ایمانی (یہ ایک مثل ہے)۔

تمت بآخیر

طلبہ جمعہ
سید نذر عباس
سید (محمد علی)

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آلام باغ کراچی

اسماء الرجال

مَشْكُوهُ الْمَصَالِحِ

جسمین

ایک ہزار سے زائد صحابہ صحابیاتؓ، تابعینؓ اور ائمہ دینؓ کے حالات و مرجہ میں

مؤلفؔ

علامہ شیخ ولی الدین خطیبؒ تہریزی

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب اسلام آباد کراچی

علامہ ابن حجر عسقلانی کی جمع کردہ سولہ احادیث کا مجموعہ

لبوس المستعالم

دینی احکام پر مشتمل صحاح حدیث کا انمول خیرہ

یقین علم حدیث کیلئے تحفہ جو اعتقادات و اعمال کو
پاکیزہ تر بنانے کیلئے بہترین معاون ثابت ہوگا

بشر

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب کراچی

بارہویں صدی ہجری کی لاجواب و نادر روزگار تالیف



مولفہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ
ترجمہ - مولانا محمد عبدالحمید خاںؒ

پیدائش و تاریخ مذہب شیعہ - ان کی مختلف شاخیں - ان کے اسلاف علماء اور کتب کا بیان -
الوہیت، نبوت، امامت اور معاد کے بارے میں ان کے عقائد - ان کے مخفی مسائل فقہیہ - صحابہ
کرام، أزواج مطہرات اور اہل بیت کے حق میں ان کے اقوال و افعال اور مطاعن - مکاتیب
کی تفصیل - ان کے اولیاء، تعصبات اور مہفوات کا بیان - قولاً اور تبرا کی حقیقت - یہ باتیں
مذہب شیعہ کی معتبر کتب سے نقل کی گئی ہیں۔

نیز ان تمام امور کا احاطہ، کمال تہذیب کے ساتھ ان پر سیر حاصل بحث و مباحثہ غلط فہمیوں کا ازالہ اور
مطلوبہ جوابات اس عجیب و غریب پیرایہ میں قلمزد کیے گئے ہیں جو فی الحقیقت شاہ صاحب ہی کا حق تھا۔

اس تالیف سے ہزار بندگان خدا کے شکوک مٹ گئے اور عقائد درست ہو گئے۔
یہ کتاب متلاشیان حق کے لئے مشعل راہ ہے۔

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی